

COMMENTARY ON FIRST THESSALONIANS

BY

REV. J. J. LUCAS

تھسلاونیکیوں کو پولس رسول کے
پہلے خط کی تفسیر

مصنف

پادری جے۔ جے۔ لوکس صاحب

PUBLISHED BY

"THE MILTON STEWART EVANGELISTIC FUNDS"

AVAILABLE FROM

THE NORTH INDIA TRACT SOCIETY

18, CLIVE ROAD, ALLAHABAD

OR

REV. J. J. LUCAS, LANDOUR, MUSSOORIE

1928

پہلی بار

کل خط کا خلاصہ

تفسیر کی فہرست

صفحہ	تفسیر
۲۰۰-۱	۱- تفسیر یہ سوالات
۲۲۰-۲۱	۲- تفسیر کا وسیعہ
۲۲-۱	۳- نفسانی مہجوں کی بھی روحانی حالت کا شکر
۲۲-۳۳	۴- نفسانی مہجوں میں پوس رسول کی زندگی کی کیفیت
۷۳-۲۵	۵- تفسیر کے سکون و مرید سچوئی کی ثابت قدمی اور پوس رسول کی شاکہ گزاری
۹۷-۷۶	۶- نفسانی مہجوں کے دیکھنے کے لئے رسول کا اشتیاق اور انکی
۱۱۹-۹۹	۷- بھی خبر سنار اس کی خوشی اور دعا
۲۸۰-۱۲۰	۸- پاکدامنی اور برادرانہ محبت اور محنت کشی کی نصیحتیں
۱۷۲-۱۳۹	۹- برادرانہ محبت اور محنت کی نصیحتیں
۱۷۷-۱۵۷	۱۰- مسیح کی آمد اور مردوں کی قیامت کے بیان میں
۱۹۶-۱۷۷	۱۱- مسیح کی آمد کی تیاری کے بارے میں
۲۰۷-۱۹۷	۱۲- نومرد مہجوں کو طوع طوع کی نصیحتیں
	دعا اور سلام

تخصیص کیوں کو پولس رسول کے پہلے خط کی تفسیر کے سوالات

داخل ہو کر کل خط کے مضامین پر باب پر اس
سوالات تیار کرنے کے ہیں اس غرض اور اس کے
کہ صحابی کے مدد کے لئے اس کے ہاتھ سے ہر
کی باہل کلاسوں میں یہ تفسیر پڑھائی
جائے جہاں پڑھنے والوں کو وہ
پڑھا گئے والوں کو اس سے
نماز و سجدہ

باب پہلا

نمبر	سوال	صفحہ
۱	پولس رسول کے ایام میں شہر قیام کی کون کونسی تو ہیں	۲
۲	رہتی تھیں؟	۲
۳	جب پولس نے قیام میں پہنچا تو اس نے پہلی باتیں کیں کی شادی کی؟	۳

سوال

نمبر	سوال	صفحہ
۱	پولس نے یسوع کی کتاب میں کتوں کو کھانا سے کیا تاریت کیا؟	۳
۲	اس کی شادی کیا کی گئی؟	۳
۳	یسوع کی شادی اور اس کے ساتھیوں پر کیا الزام لگایا؟	۳
۴	تفسیر کے شہر میں پولس کی شادی کے بعد پہلی باتیں کیں جو شہر وہ کون تھے؟	۴
۵	پولس نے قیامت کے میں کس طرح سے اپنا گناہ کیا؟	۵
۶	نفل اور امینان میں کونسی سو وقت تھی؟	۶
۷	مسیحی کلیسا سے کونسی جماعت مراد ہے؟	۷
۸	مسیحی اور غیر مسیحی میں کیا فرق ہے؟	۸
۹	جو مسیحی کی کلیسا میں شامل ہیں وہ کیا کلام میں	۹
۱۰	جب پولس نے گنہگاروں کو یسوع کی شادی پر بلایا تو ان کی کیا باتیں	۱۰
۱۱	شمالی یسوع کو وہ کونسی باتیں کہیں یا مراد کی اس بھرتی کیا	۱۱
۱۲	جانا تھا۔ اس برادری کا کچھ بیان کرو۔۔۔۔	۱۲
۱۳	پولس کے ساتھی کیا وہ کونسی باتیں کہیں؟	۱۳
۱۴	پولس کے ایک اور ساتھی کی تفسیر کا کچھ ذکر کرو۔	۱۴
۱۵	پولس نے کونسی تفسیر کا ختمہ کروایا؟	۱۵
۱۶	پولس نے تفسیر کے یسوع کی طرف انی نسبت کس طرح ظاہر کی؟	۱۶
۱۷	تفسیر کے یسوع کی اسیرو اور ثابت قدمی کی بات کیا تھی؟	۱۷
۱۸	پولس نے تفسیر کے یسوع کی کونسی بات کو یاد کر کے خدا کا شکر	۱۸
۱۹	ادا کرنا تھا؟	۱۹

نمبر	سوال	صفحہ
۱۹	اچھی لکھی ہوئی سوال کیا جاتا ہے کہ آیا کسی کو پورا جین میں ہو سکتا ہے کہ میں خدا کے برگزیدوں یا چنے ہوئے میں ہوں یا نہیں؟	۳۱
۲۰	اس سوال کا کیا جواب آتا ہے؟ میں پایا جاتا ہے؟	۳۱
۲۱	پس یہ تعقل کیوں کی برگزیدگی کا کوئی ثبوت ہی نہیں دے سکتا؟	۳۱
۲۲	اس کے نتیجے کیا ہیں کہ تعقل کی سبکی کو نکلنے نہ دے؟	۳۱
۲۳	یونانی اور رومی بہت اور مختلف باتوں کو بنایا کر کیوں انکی پوجا کرتے تھے؟	۳۱
۲۴	خاتم کرو کہ جن باتوں میں انہوں نے دیکھے تھے خدا کی سچپان نہیں ہو سکتی؟	۳۱
۲۵	دوسری بات میں پس مسیح کے حق میں کوئی بائبل کی کتاب ہے؟	۳۱
۲۶	بنا کر کوئی خرابیاں آئے تھے اسے تعجب کی پر جانیاں	۳۱
۲۷	اور پیش نشانیوں ہیں؟	۳۱
۲۸	فطری طور پر انجیل کی شادی کرنا اس کے نتیجے میں ہیں؟	۳۱
۲۹	تجسس کے کسی کوئی باتوں میں ہمارے لئے نمونہ ہیں؟	۳۱
۳۰	بہتر سے سچا ہونے میں کرتے کہ جوڑ کے کوئی دوسرا ہمارے ہمارے	۳۱
۳۱	تعجب سے نہیں بچا سکتا۔ تو بھی اپنے ہندو اور کھدی جان	۳۱
۳۲	سچاؤں کے ساتھ کا بھر ہر جانیں کرتے ہیں۔ اسکی کیا ایک	۳۱
۳۳	وہی لکھتا ہے؟	۳۱
۳۴	خاتم کرو کہ بہت پرستی سخت گناہ ہے۔	۳۱
۳۵		۳۱
۳۶		۳۱
۳۷		۳۱
۳۸		۳۱
۳۹		۳۱
۴۰		۳۱
۴۱		۳۱
۴۲		۳۱
۴۳		۳۱
۴۴		۳۱
۴۵		۳۱
۴۶		۳۱
۴۷		۳۱
۴۸		۳۱
۴۹		۳۱
۵۰		۳۱

دوسرا باب

- ۱۔ پولس کے تعقل کے ساتھ جو ملے کے بعد آگے دشمنوں نے اسے کیا الزام دیا؟
- ۲۔ پولس نے انکی تحسینوں کا کیا جواب دیا؟
- ۳۔ پولس نے اپنے مخالفین کی بنے بنائے دشمنوں کا جواب کیوں دیا؟
- ۴۔ جس چھوٹی بات سے پارساں یا ستار یا مشنری یا مسیح کا کوئی خادم بدنام کیا جاوے۔ ہم کیوں ایسی باتوں کا چرچہ نہ کرتے؟
- ۵۔ دنا داری کی نشانیاں کون کونسی ہیں؟
- ۶۔ پولس تعقل کی لازمہ باتوں کو کس طرح سمجھتا ہے؟
- ۷۔ ایک ایسی ستار کا خطاب "ہری بات" کیوں مشہور ہو گیا؟
- ۸۔ مشنری تعقل میں پولس کی کامیابی کا حیدر بناؤ۔
- ۹۔ آیات ۱-۱۰ ایک جو تین سوالات کے ساتھ ایک خادم اپنے دل سے کرتے سوتاؤ۔
- ۱۰۔ تعقل کی لازمہ سمجھوں میں پاک و رنج کے جو تین خاصہ ہیں

نمبر	سوال	صفحہ
۱۹	اچھی لکھی ہوئی سوال کیا جاتا ہے کہ آیا کسی کو پورا جین میں ہو سکتا ہے کہ میں خدا کے برگزیدوں یا چنے ہوئے میں ہوں یا نہیں؟	۳۱
۲۰	اس سوال کا کیا جواب آتا ہے؟ میں پایا جاتا ہے؟	۳۱
۲۱	پس یہ تعقل کیوں کی برگزیدگی کا کوئی ثبوت ہی نہیں دے سکتا؟	۳۱
۲۲	اس کے نتیجے کیا ہیں کہ تعقل کی سبکی کو نکلنے نہ دے؟	۳۱
۲۳	یونانی اور رومی بہت اور مختلف باتوں کو بنایا کر کیوں انکی پوجا کرتے تھے؟	۳۱
۲۴	خاتم کرو کہ جن باتوں میں انہوں نے دیکھے تھے خدا کی سچپان نہیں ہو سکتی؟	۳۱
۲۵	دوسری بات میں پس مسیح کے حق میں کوئی بائبل کی کتاب ہے؟	۳۱
۲۶	بنا کر کوئی خرابیاں آئے تھے اسے تعجب کی پر جانیاں	۳۱
۲۷	اور پیش نشانیوں ہیں؟	۳۱
۲۸	فطری طور پر انجیل کی شادی کرنا اس کے نتیجے میں ہیں؟	۳۱
۲۹	تجسس کے کسی کوئی باتوں میں ہمارے لئے نمونہ ہیں؟	۳۱
۳۰	بہتر سے سچا ہونے میں کرتے کہ جوڑ کے کوئی دوسرا ہمارے ہمارے	۳۱
۳۱	تعجب سے نہیں بچا سکتا۔ تو بھی اپنے ہندو اور کھدی جان	۳۱
۳۲	سچاؤں کے ساتھ کا بھر ہر جانیں کرتے ہیں۔ اسکی کیا ایک	۳۱
۳۳	وہی لکھتا ہے؟	۳۱
۳۴	خاتم کرو کہ بہت پرستی سخت گناہ ہے۔	۳۱
۳۵		۳۱
۳۶		۳۱
۳۷		۳۱
۳۸		۳۱
۳۹		۳۱
۴۰		۳۱
۴۱		۳۱
۴۲		۳۱
۴۳		۳۱
۴۴		۳۱
۴۵		۳۱
۴۶		۳۱
۴۷		۳۱
۴۸		۳۱
۴۹		۳۱
۵۰		۳۱

نمبر	سوال	صفحہ
۱۱	ظاہر جو سے سوتاؤ۔ جسوں شہر میں پولس انجیل کی خوشخبری سنانے کے لئے جانا تھا اس کے ہم قوم یہودی اسکے پیچھے پڑنے کے کیا حکمت رکھتے تھے؟	۳۶
۱۲	پولس نے نصیحت کے فوری پیچیدوں کی تاب نہ نہی سہ کیا بیترو کاؤ؟	۳۷
۱۳	ہا دیں اور ۱۰ ویں آیات میں پولس اپنے یہودی قوم والوں کے عقائد کی فہم نہانا چاہا۔ اسکا پھر بیان کرو۔	۵۱-۵۲
۱۴	خداوند مسیح سے یہودیوں کی بغاوت اور پریشانی انگوری ہمارے کے پیشکے داروں کی تخیل سے ظاہر کی۔ اس تخیل کو سناؤ اور اس کے نتیجے بتاؤ۔	۵۳-۵۴
۱۵	انجیل خدا کا کلام کیوں کہلاتا ہے؟	۵۵
۱۶	کبھی بھی مسیح کے سناؤ سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کب سے انجیل بنائی گئی۔ اس کا کیا جواب ہے؟	۵۶-۵۷
۱۷	کبھی بھی سوال کیا جاتا ہے کہ چند اور صحیفوں کے پاس انجیل کو چھ اور دسے اسے سننے اور پڑھنے بھی میں۔ مگر وہ ظاہر ان کے دلوں میں کچھ اثر نہیں کرتی۔ یا بہت تھوڑا اثر کرتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس میں کے جواب کی کیا ہیں؟	۵۸-۵۹
۱۸	اگر کوئی - اعتراض کرے کہ انجیل کی تاثیر کچھ تو ہے۔ مگر	

نمبر	سوال	صفحہ
۱۹	صرت فریوں اور عقیدوں میں جو بی ہے۔ تو پولس اسکا کیا جواب دیتا ہے؟	۶۰
۲۰	کھن کو سبکی پڑنے کے سبب سے اپنی قوم والوں کے ہاتھ سے بے پروا ہو گئی کے ساتھ ساتھ وہ کہہ سکتا ہے کہس بات کا نشان ہے؟	۶۱
۲۱	بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ یسوع خدا کے غضب کی نشان دہی پر ہے۔ ثبات کرو کہ یہ خیال غلط ہے۔	۶۲-۶۳
۲۲	خدا انہی باتوں کا لحاظ کر کے یہ قوم اور ہرگز وہ اور ہر شخص کی عداوت کرے؟	۶۴
۲۳	جو خاص برکتیں خدا نے بنی اسرائیل کو بخشیں ان کا کچھ بیان کرو۔	۶۵-۶۶
۲۴	یہودی قوم پر کیوں خدا کا غضب پولس کے زمانے سے اب تک اُڑا ہے؟	۶۷
۲۵	پولس رسول کا مذکورہ مذہب مسیح کی طرف توبہ اور ایمان کے ساتھ پھرنا کس قوم کے مسیح کی طرف پھرنے کی شہنشاہی ہے؟	۶۸-۶۹
۲۶	بنی اسرائیل کی بھالی کب ہو گئی؟	۷۰
۲۷	بنی اسرائیل کی بھالی کے سبب سے انہی کی قوموں پر برکت پر برکت نازل ہوئی۔ اسکا کیا ثبوت ہے؟	۷۱-۷۲
۲۸	اگر کوئی بوجھ کر پولس کے کی دوسری زندگیوں بہت پر اکتفا تو اسکا کیا جواب ہے؟	۷۳-۷۴
۲۹	جس شہر قوم یا ملک کا حاکم اپنی عملداری میں نہیں سنانے	

صفحہ	سوال	نمبر
۱۹۰	سے متاثر ہو کر کوئی نہ کوئی دانت اور کسی دھنسی طرح سے اُس پر اس کی قوم پر خد کا غضب اُڑ گیا۔ اس بات کی تصویر بناؤ۔	۳۹
۱۹۱	چوتھوں ان دونوں میں چوتھی چھ لڑکوں میں انہیں منانے کے طریقوں پر سوچتے ہوئے اسے اور کچھ میں گزارو پوس کے دونوں کے کون سے حق انہوں کی رائے سمجھنا ہے؟	۴۰
۱۹۲	آیات ۱۳-۱۴ تک جو سوالات پڑھنے والا اپنے دل سے کرے وہ بتاؤ۔	۴۱
۱۹۳	تسلیمی کے سچوں اور پوس میں کسی کو کسی پر ایمان لگایا تھا اور اس کی وجہ کیا تھی؟	۴۲
۱۹۴	پوس کے بھائیوں نے شاہ شہزادہ کے اس سے یہ سوال کیا کہ جو خیر پوس کے لیے میرا بیٹا کی خاطر اپنے لہر والوں کو ترک کرے۔ اب تم سب کے بدلے میں کیا کیا پایا؟ پوس اپنے بھائیوں کو اس کا جواب دیکھنا تھا؟	۴۳
۱۹۵	تک ڈاکٹر جٹری صاحب کے ساتھ کچھ کاکینا اور پوس کو پوس تسلیمی سچوں کے پاس آئے اس کا سبب بتانا ہے کہ شہیدان نے بگڑ کر رکھا۔ تاکہ کس نے پوس کے شہیدان کے آگے روک رکھا؟	۴۴
۱۹۶	جس دن پوس نے فریڈرک اور گلف کے علاقوں سے گزر کر آپ کے علاقوں میں انجیل کی خوشخبری سنائی تو کس نے	۴۵

صفحہ	سوال	نمبر
۱۹۷	آپ کو اس میں کلام خدا سے متاثر کیا اور اس کا کیا ایک نتیجہ ہوا؟	۴۶
۱۹۸	یورپ کے کس شہر میں مسیح کی پہلی عیسائی بنیاد رکھی گئی اور کس شہر میں دوسری عیسائی بنیاد رکھی گئی؟	۴۷
۱۹۹	ان دونوں میں مسیح کا نام کیوں رکھا جان سکا کہ انجیل سنائے میں کون سی طرف خدا کی طرف سے اور کون سی شیطاں کی طرف سے ہے؟	۴۸
تیسرا باب		
۲۰۰	جب خطبے کو پوس کا جاننا تک پہنچا تو اس نے اس کا دل کو شیطاں کا جملہ جان کر اس کو انہوں کے نظریات کے بدلے کیا تبدیل کیا؟	۴۹
۲۰۱	تسلیمی سچوں کی طرف سے تیسریں میں ہی خبر پائی کہ پوس پوس کا دل خوشی سے بھر گیا؟	۵۰
۲۰۲	شہیدان کے کوئی تینوں کے بدلے سے تسلیمی سچوں کے دلوں میں پوس کی طرف سے اتفاق کیا؟	۵۱
۲۰۳	پوس کے تسلیمی سچوں کے پاس آئے تاکہ خاص شخص کا نام ۱۰۔ اوس اور عابدین آیات میں پوس تسلیمی کو بتایا گیا کی کوئی کی طرف اشارہ کر رہے؟	۵۲

نمبر	سوال	صفحہ
۶	پولس نے تھیلکے کے بیچوں سے کیوں محبت کی؟	۹۰، ۸۹
۷	کون بنی ڈیجا پنے میں شیطان کا چیلہ نہ جان کر شراب	۵۲، ۹۱
۸	ہی لی کرکے میں بخش گیا؟	
۹	ہی اسرائیل کے کون سے نامور قاضی نے اپنی قوم کو دشمن کے ہاتھ سے بچرایا مگر خود ایک غیر قوم عورت کے بخش گیا۔ اس کا علی کا کچھ مال بیان کرو۔	۹۲
۱۰	شیطان سے توح کے کس رسول سکول میں روپیوں کا لاپٹ ڈال کر اس کو ہلاک کر ڈالا؟	۹۲
۱۱	کیا پولس شیطان کی رکاوٹ چبان کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہا اور سوا دھاکے اور کچھ نہیں کیا؟	۹۳
۱۲	پولس نے کونسی باتیں کنکر بیعتیں کو تھیلکی بیچوں کے پاس روانہ کیا؟	۹۳
۱۳	جس گیت کی پہلی سطر یہ ہے کہ "خائف بے شمار تھے تھے ہیں" وہ سننا۔	۹۳
۱۴	۱۷ ویں آیت میں جس لفظ کا ترجمہ اب کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے اور اس سے ہمارے لئے کیا ہیک فوہ ہے؟	۹۵
۱۵	جو فرق یا صلہ کی کسی جماعت اور غیر متبعی جماعت میں ہوتی ہے سو بتاؤ۔	۹۵، ۹۶

نمبر	سوال	صفحہ
	جو تھیا باب	
۱	تیسرے باب کی آخری آیت میں پولس نے تھیلکے کے نو مرتبہ بیچوں کے لئے کیا دعا کی؟	۹۹
۲	جو تھیا باب کی دوسری آیت میں وہ انہیں کیا یاد دلایا؟	۹۹
۳	توح کے کس حکم کے موجب پولس نے تھیلکے کے بیچوں کو تعلیم سالی تھی۔ وہ حکم سنائیے۔	۱۰۰، ۹۹
۴	تیسری سے آٹھویں آیت تک پولس کون سے گناہ کی طرف اشارہ کر کے تھیلکے کے نو مرتبہ بیچوں کو اس سے بچنا چاہتا تھا؟	۱۰۰
۵	وہ کس طرف سے اس گناہ کی طرف ان کے دلوں میں نفرت اور خوف بکھرتا چاہتا ہے؟	۱۰۰، ۱۰۱
۶	پولس کی طرف خدا کی طرف سے جو وہ کس طرح کی باتا ہے؟	۱۰۱
۷	جو تھی آیت میں جو نصیحت ہے کہ ہر ایک شخص پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا چاہئے۔ اس کے لئے کیا ہیں؟	۱۰۲
۸	۵ ویں آیت میں حرام کاری کو کس لئے بکھرتے ہیں؟ کیا وہ پیش ہے؟	۱۰۲، ۱۰۳
۹	رومی اور یونانی علماء کی کتابوں میں کونسی گھنٹی اور شرم ڈالا	

صفحہ	سوال	نمبر
۱۰	۱۰۔ دانی پائیں پائی جاتی ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے ؟ اگر کوئی پوچھے کہ ان بڑی اور لمبوں میں ایسی بے شرمی حرام کاری اور شہوت پرستی کی کیا وجہ تھی تو اسکا جواب بتاؤ۔	۱۰
۱۱	۱۱۔ شہوت کی خاص مراد کیا ہے ؟	۱۱
۱۲	۱۲۔ جان جنس صاحب سے شہوت پرست آدمی کو کیا نام دیکر اسکا بیان کیا ؟	۱۲
۱۳	۱۳۔ یہ ہیں اور کیا آیات میں پوسس نے قہقہے کے زور پر بیبیوں کے دلوں میں حرام کاری کی طرف کس طرح سے تغییب کیا تھا ؟	۱۳
۱۴	۱۴۔ خدا نے قہقہے کے زور میں کس طرح سے کلیسیا پر بھاری کر دیا تھا ؟	۱۴
۱۵	۱۵۔ زمانہ کاری اور حرام کاری کچھ گناہوں میں شامل ہیں ؟	۱۵
۱۶	۱۶۔ سیاہی سے بھری ہوئی شیشی یا بوتل کے ساتھ لپائی دیا سکتے ما سنے والے کے ہاک صاف رکھنے جانے کی مثال بتاؤ۔	۱۶
۱۷	۱۷۔ مثال کی کتاب میں ملیان حرام کاری کے بد نتیجوں کا کیا بیان کرتا ہے ؟	۱۷
۱۸	۱۸۔ حرام کاری اور حرام کاری کی ساتھ فراموشی بتلاؤ۔	۱۸
۱۹	۱۹۔ بیچ سے کس طرح سے کلیسیا کے اوپر پاسبان اور افسر مقرر کئے گئے ہیں ؟	۱۹
۲۰	۲۰۔ سمون کی بربادی سے خدا کے سبب بد سے چاہیے ہوئے	۲۰

صفحہ	سوال	نمبر
۱۱	۱۱۔ چوں یا چھو سے کیا کیا صحبت اور عورت پر کیا ہے ؟ خدا کی طرف سے بیاہ کا رشتہ نظر سے جانے لگا ایک سبب بتاؤ۔	۲۱
۱۲	۱۲۔ جس کی بیوی اپنے شوہر کو اس کے کسی جہیز کے سبب چھوڑ دے تو کیا شوہر اس عورت کی پابندی میں شریعت پر یا اس سے آزاد ہو کر دوسری عورت سے بیاہ کر سکتا ہوگا اور کیا جواب دیتا ہے ؟	۲۲
۱۳	۱۳۔ اگر کوئی اس کے حرام کاری اور شہوت پرستی کے چوٹی سے بچے رہنے کی یہ تدبیر پیش کرے کہ وہ ان چیزوں میں پکارتا ہو تو کیا ہے؟ اور یوں آزمائش سے بچ جائے تو کیا اس کو کوئی نیکال بالکل غلط ہے۔	۲۳
۱۴	۱۴۔ خج سے شاگردوں کی دو خاص نشانیاں بتلاؤ۔	۲۴
۱۵	۱۵۔ تہات کو کجبت تمام فضیلتوں میں افضل اور سرفہر ہے پوسس کے دلوں میں کسی کلیسیائی بڑی ترقی کی کیا وجہ تھی ؟	۲۵
۱۶	۱۶۔ رحمدل سامری کی مجلس میں جیسا سے سے کیا مراد ہے ؟	۲۶
۱۷	۱۷۔ انگلستان دار لہر کے دور دورہ سرسے بھی مکوں میں مشغول کے خلاف کیا کیا شکایتیں کیں گئے ہیں۔ اور ان کے کیا جواب ہیں ؟	۲۷
۱۸	۱۸۔ فریبہ عرب کی خبر گیری سے کبھی کبھی بد چھپا نہ لگے ہیں کیا کیا ہیں ؟	۲۸
۱۹	۱۹۔ آیت میں پوسس قہقہے کی بیبیوں کو یاد دلاتا ہے	۲۹

صفحہ	سوال	نمبر
۱۳۱	کہ دستہ محمد خاصہ ہاتھوں کے کر سکتے کی گنت کریں۔ سہ سے	۳۱
۱۳۱	ہائے تہاؤ۔	۳۱
۱۳۱	ان آیت میں ہیں لفظ کا ترجمہ بحث کیا گیا ہے یا ناں ہاں	۳۱
۱۳۱	ہیں اس کے لئے کیا کیا ہیں؟	۳۱
۱۳۱	کون اور جنہوں میں یہ لفظ پایا جاتا ہے؟	۳۱
۱۳۱	دنیا اور سبکی کا حوصلہ کیا ہے؟	۳۱
۱۳۱	مختلفہ کے لئے لومہ سبکیوں میں اپنے یا حقوں سے بحث	۳۱
۱۳۱	کر سکتے ہاؤس میں کہ کیا خرابیاں تھیں؟	۳۱
۱۳۱	پامردانوں کے ساتھ شہر کی سے پتاؤ کر سکتے کیا چھو گیا ہوگا؟	۳۱
۱۳۱	مکیشگی کے لئے کیا ہیں؟	۳۱
۱۳۱	سبکیوں کی جبر اس کیا ہے؟	۳۱
۱۳۱	سبکیوں کے شریکوں کو طرب سبکی جو آؤں اور چیلوں کی	۳۱
۱۳۱	دوسرے کے خاص اشتہام کیا کر چاہئے	۳۱
۱۳۱	برقیہ کے سبکیوں میں کیلیا کی پتاؤں کی ہندی کے	۳۱
۱۳۱	لئے کیا اشتہام کیا گیا تھا؟	۳۱
۱۳۱	پولیس سٹریٹو شلیم کے طریقہ اور لاچار سبکیوں کی دوسرے	۳۱
۱۳۱	لئے کیا خاص اشتہام کیا؟	۳۱
۱۳۱	۱۲-۹ میں آیات تک بحث کر سکتے کی تعریف ہے اس کی	۳۱
۱۳۱	چار خوبیاں بتلاؤ۔	۳۱
۱۳۱	مختلفہ کے سبکیوں میں یہ لفظ بھی کہ اگر صبح آج آدھے	۳۱

صفحہ	سوال	نمبر
۱۳۱	کو ہم جو زندہ ہیں اس کی بادشاہت میں دھن ہاؤنگ	۳۱
۱۳۱	گر اس دن ہمارے گزرے ہوئے سبکی بھائیوں کا کیا	۳۱
۱۳۱	جاں ہوگا۔ کو پوئس اس کا کیا جواب دیتا ہے؟	۳۱
۱۳۱	یونان اور روم کے بڑے بڑے نامور علما موت کے	۳۱
۱۳۱	دوسرے میں کیا بیکھلائے تھے؟	۳۱
۱۳۱	ایک نامور یونانی شاعر بنام ہومر نے موت کے بارے	۳۱
۱۳۱	میں کیا بکھا ہے؟	۳۱
۱۳۱	سبکی اپنے مرحوم مبارک عزیزوں کے لئے کیوں غم نہ کریں؟	۳۱
۱۳۱	پولیس کے ان الفاظ سے کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے	۳۱
۱۳۱	آئے تک باقی رہیں گے۔ بعض سبکیوں سے صفت کیا چھوئے ہیں؟	۳۱
۱۳۱	آیات ۱۷-۱۸ میں اس طرح کے کہوہ کا کیا بیان کرتا ہے؟	۳۱
۱۳۱	بیچ کی دوسری آمد کے وقت کیا سب لوگوں کی قیامت	۳۱
۱۳۱	ہوگی۔ یا صرف راستہ از مرحوموں کی؟	۳۱
۱۳۱	راستہ از مرحوم کس دن کی انتظار کی کر سکتے ہیں۔ دوسرے کو	۳۱
۱۳۱	ہاں یا نہی کے ذمہ دار ہیں؟	۳۱
۱۳۱	کیا راستہ از مرحوم سب کے آئے تک کسی طرح کی پاک	۳۱
۱۳۱	خدمت میں مشغول رہتے ہیں؟	۳۱
۱۳۱	اعمال ۱۱-۹-۱۰ ایک دور راستہ از مرحوموں کی خدمت	۳۱
۱۳۱	کا کچھ بیان کرو۔	۳۱
۱۳۱	مکاشفہ ۶-۹-۱۰ ایک مقامیں مرحوموں کی خدمت	۳۱

صفحہ	سوال	نمبر
۱۵۹	آدم کے بارے میں کوئی سی بھینس اور آج بھی کی ہائیں لکھا ہے؟	۱
۱۵۹	پولس رسول مسیح کی دوسری آمد کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟	۲
۱۶۰	پرانے عہد نامے کے پاک نوشتوں میں خداوند کے دن کا بہت ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ کیوں خداوند کا دن کہلاتا ہے؟	۳
۱۶۱	کیا پراسعہ عہد نامے کے پاک نوشتوں کے کھینچ والوں سے مسیح کی دوسری آمد کی پیش گوئیاں کی ہیں؟	۴
۱۶۱	۶ دس اور ۷ دس آیات میں پولس دینا داروں کو سبب عجب نام دیتا ہے اور کیوں انکو یہ نام دیتا ہے؟	۵
۱۶۲	۷ دس آیت میں فرماؤں کے لئے کوئی ایسا نام کیا ہے؟	۶
۱۶۳	مسیح اپنے شاگرد کو لاشہ بازی کی نسبت کیا لگا رہی دی؟	۷
۱۶۳	ہر کسی کو کون دو بات کے ہر طرح کی شے کو چیزوں کے پرہیز کرنا چاہئے؟	۸
۱۶۳	۸ دس آیت میں پولس سچوں کے کن کارگر خضیاہوں کا ذکر کرتا ہے؟	۹
۱۶۳	پاک نوشتوں میں خود سے ہمیشہ ایک ہی بات مراد ہے دہ کیا ہے؟	۱۰
۱۶۵	اس کل خط میں سچوں کی آمد سے کہا مراد ہے؟	۱۱

صفحہ	سوال	نمبر
۱۶۳	کے بارے میں کیا دریافت ہو سکتا ہے؟	۱۲
۱۶۳	مکاشفہ ۱۰:۱۱ میں مقدس مرحوم مردوں میں جگہ پولی آسکا بیان کرو۔ اور اس سے انکی عزت کے بارے میں کیا نتیجہ نکلتا ہے؟	۱۳
۱۶۳	مقدس مرحوموں میں پولس رسول کی کیا خدمت ہوگی؟	۱۴
۱۶۳	کیا مقدس مرحوموں میں درجے ہیں؟	۱۵
۱۶۳	مسیح کے آئے وقت جتنے مسیح کے ہونگے چاہئے وہ مردوں میں چاہئے زندہ ہیں ہوں ان کا کیا حال ہوگا؟	۱۶
۱۶۳	مکاشفہ کی کتاب میں پہلی پاک اور پاک قیامت کیا بیان کی ہے؟	۱۷
۱۶۳	پہلی اور دوسری قیامت کے پتہ میں کسے برسر کا وعدہ کیا گیا ہے؟	۱۸
۱۶۳	پولس رسول اس پہلی پاک اور مبارک قیامت کے درجے ملک پہنچنے کی کیا آمد اور کشفش کرتا ہے؟	۱۹
۱۶۳	یو لوگ آدمیوں کے کھٹے کو ماننے میں انگوشت کے وقت کیا آمید ہو سکتی ہے؟	۲۰
۱۶۳	جو اسکا وہ جہنم لینے کے کیا سہ ہیں؟	۲۱
۱۶۳	جھوٹے گدار سے جو کسے عزیزوں کی مبارک حال کا یقین ہے ان کا یقین کس بنیاد پر مبنی ہے؟	۲۲
۱۶۳	پانچواں باب	
۱۶۳	پولس اس خط کے پانچویں باب میں خداوندی مسیح کی	۱

صفحہ	سوال	نمبر
۱۶۹ و ۱۶۵	نجیل کوئی امید کو نجات کی امید بتلائی ہے ؟	۱۳
۱۶۵ و ۱۶۶	ہر دوں آیت میں پوسل تک کی سوت کا کیس ذکر کرنا ہے ؟	۱۳
۱۶۶ و ۱۶۷	۱۰۰۔ بیان تک سوت کی دوسری آمد کے بارے میں جو پانچ باتیں لکھی ہوئی ہیں سو تھناؤ۔	۱۴
۱۶۷ و ۱۶۸	سوت کے پنے شاگر دوں کے اس سوس کا کیا جو سوت کے پنے شاگر تیرے آئے اور دنیا کے اجر جو لے کر نشانہ لیا ہے ؟	۱۵
۱۶۸	کیا جو نشانیاں سوت کے پنے شاگر نے اور وہی کے آخر چلے کے بارے میں بتائیں وہ ان باتوں میں پوری ہوتی ہاں ہیں یا نہیں ؟	۱۶
۱۶۸ و ۱۶۹	سوت کے کہا کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہوئیں پنے نشانیاں نہ ہوئیں نہ کہیں یہ سوت سرگز تمام نہ ہوگی۔ اس سوت کے کوئی قوم مراد ہے اور اسکا مطلب کیا ہے ؟	۱۷
۱۶۹ و ۱۷۰	۱۰۸۔ آیت تک دنیا والوں کی بے ہوشی اور مایہ کے لئے کیا نجات ہے ؟	۱۸
۱۷۰	۱۰۱۶۔ اس آیتوں پر غور کر کے سچ ۲ خادام کس بات پر موروں کر کے ؟	۱۹
۱۷۱	اگر چھ ماہ کر مہی کس مہینے کے ایک دوسرے کی ترقی کے باعث نہیں ہو سکا کیا جو ب ہوگا ؟	۲۰
۱۷۲	۱۰۱۷۔ آیت کے لفظ محنت کے لئے کیا ہیں۔ اس آیت میں	۲۱

صفحہ	سوال	نمبر
۱۷۲	کس قسم کی محنت کی طرف اشارہ ہے ؟	۲۲
۱۷۲ و ۱۷۳	دن راتوں میں محنت کے دنوں کے مخالفوں کے خاتمہ مقام کون کون ہیں ؟	۲۳
۱۷۳ و ۱۷۴	آیت ۱۰۱ میں لکھا ہے کہ جو خداوند میں قرار سے بنو ا ہیں ان کو مافوق سیت میں کیا پست اور ان کی سوت اٹھا ہے ؟	۲۴
۱۷۴ و ۱۷۵	ان پستوں کے پستوں کی سماعت کے کون کون سے کام نہ لگے گئے تھے ؟	۲۵
۱۷۵ و ۱۷۶	عقبت کے کون کون ہیں جھگڑا جو نے کیا سبب ہو ؟	۲۶
۱۷۶ و ۱۷۷	جو اس آیت میں سبب برامی ہیں سے خادہ پختہ ۱۰۸ کے	۲۷
۱۷۷ و ۱۷۸	کیا مراد ہے ؟	۲۸
۱۷۸ و ۱۷۹	عقبت کے سببوں میں کس سے بعض کم کم ہوتے تھے ؟	۲۹
۱۷۹ و ۱۸۰	بے خادہ پختہ دنوں کے کھانے کے لئے کھانے کی کیا ضرورت ہے ؟	۳۰
۱۸۰ و ۱۸۱	۱۰۸۔ ۱۰۱۷۔ جو میں پوسل عقبت کے کون کون ہیں کو	۳۱
۱۸۱ و ۱۸۲	کون کون خاص عقبت ہیں ؟	۳۲
۱۸۲ و ۱۸۳	۱۰۸۔ ۱۰۱۷۔ آیت میں پوسل کتنا ہے کہ ہر ایک بات میں نہ کرنا	۳۳
۱۸۳ و ۱۸۴	کون کون ہیں ؟	۳۴
۱۸۴ و ۱۸۵	عقبت کے کون کون ہیں ؟	۳۵
۱۸۵ و ۱۸۶	کس طرح عجبت لگے تھے ؟	۳۶

کہ وہ پیر جس کا ایک عابد مکر یہ ہے کہ کچھ مناوی نہیں کی تھی تھی۔ پورے
 شہر میں سے جس قوم میں سب سے پہلے مسیح کی تبلیغ کی شہادت کی تھی
 تھی وہ تھی جسے پورے پورے کادوسرے خیر میں مسیح کی تبلیغ کی شہادت کی تھی
 کی تھی سو تبلیغ کا ہے۔ اہل وہ ہیں جسے جو تک پہلے مسیح کے پورے
 سر پہلی اور تبلیغ کا ہے۔ پہلے وہ ہے۔ پہلے وہ ہے کہ اہل میں سے بہتر کے
 مت پرست اور غریب لوگ تھے۔ (وہو انجیل ۱: ۱۰) وہ تھے ۱۲: ۱۷
 پورے کے۔ ماننے سے تبلیغ کا شہاد اور نامور شہر تھا جس میں چودہ
 وحی اور یونانی رہتے تھے۔ ان ۱۲ میں بھی وہ نامور شہر ہے جس میں
 عنقریب ۵۰ ہزار یودی رہتے ہیں۔ اور باقی ۵۰ ہزار یونانی اور ترک و غیر
 ہیں۔ ان دونوں میں وہ سالوں کا نام سے مشہور ہے۔ اور وہ اس کی
 علامت دی ہیں ہے۔
 مسیحی علماء بتلاتے ہیں کہ پورے شہر کے ۱۲ میں شہر کے نام سے
 خط لکھ کر پہلے پورے جیسے تبلیغ کے نام سے تبلیغ کی قوم انجیل کے
 پاس بھیجا۔ اس نے یہ خبر دی تھی کہ تبلیغ کی قوم مسیحی عبادت پر وہاں سے
 شہر کے نام سے اس کو یہ خوف ہوا کہ شاید وہ یہاں سے کہہ بیٹھ سکے
 سب سے بڑا ایک مذکورہ عابد مسیحی سلطان ہو کر کسی نہ کہہ بیٹھ سکے
 انکو دھوکا دیکر مسیح سے اس کا چاہت کے بعد کہہ دے۔ اس نے یہ خبر دی تھی
 تھی کہ وہاں کے مسیحی قوم میں پورے پورے مسیح کے نام سے کہہ دے
 میں سے بعض گز گئے تھے اور وہ مسیح کے تبلیغ اور نام عید ہو کر آئے تھے
 اور وہ مسیح کے پورے پورے خبر دیکر، جس کے پاس جابجا تھا دیکر
 دیکر گئی۔ چونکہ انہوں نے اس کا نام لکھا تھا کہ وہی درود تھا۔ اور وہی کرے

اس نے اس سے تبلیغ کو ان کی حالت دریافت کرنا اور تبلیغ کے
 کے لئے آگے پاس بھیج دیا۔ اور جو وقت تبلیغ کے وقت کر کے تبلیغ
 اس کو تبلیغ کو توڑی تھی۔ مگر یہ خط کو بھیجا۔ جس میں اس نے
 طرح کی تبلیغ سے خصوصاً اوندھو مسیح میں سے تبلیغ کے لئے کی تبلیغ
 سے اس کو تبلیغ اور تبلیغ کے لئے کی تبلیغ کے لئے ہر ایک باب
 میں مسیح کی دوسری آگے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ دیکھو ۱: ۱۰ اور ۱۲: ۱۷
 ۱۳: ۱۴-۱۵ اور ۱۶: ۱۷

جس حال میں کہ ہندوستان کے بہتر کے مسیحی ان ۱۲ میں بھی
 طرح مشائے جاتے ہیں جیسے کہ تبلیغ کی سبھی مشائے تھے۔ یہاں تک
 کہ وہ مسیحی برادری سے ملتا جلتا ہے۔ اور کبھی بھی ان میں بھی
 محو کر دیا جاتا ہے۔ کو میں نے مسیحی تبلیغ اور لکھتے کے لئے تبلیغ
 دیکھی۔ میں نے اس خط کی تبلیغ پر غور کر کے سے اور خدا کے نام سے تبلیغ
 ہر نے پورے پورے سے ہندوستان کا نام لیا ہے۔ میں نے اس امید پر یہ
 تبلیغ لکھی ہے کہ میرے مسیحی بھائی اسکو خبر دے اور عالی ناکہ آتھا ہیں۔
 میں نے ڈاکٹر جیمس ڈینی صاحب کی تبلیغ سے جو انگریزی زبان میں لکھی
 گئی ہے ہندوستان کا نام لکھا کہ وہ اس سے بہت باتیں لکھا کہ اس بصر میں
 درج کی ہیں۔ میں ڈاکٹر ڈینی صاحب کا بہت شکر گزار ہوں مگر کوئی
 یہ خیال نہ کرے کہ یہ تقریر اکثر ڈینی صاحب کی تقریر کا ترجمہ یا خلاصہ ہے
 میں نے اس خط کی ہر ایک آیت کے معنیوں اور مسیح کے پورے پورے
 ہندوستان کی تبلیغ کی حالت پر غور کر کے اس مقصد کے لئے تبلیغ
 لکھی ہے کہ جو مسیح اور تبلیغ کے نام سے تبلیغ کی مسیحوں کو دی وہ ہر

سچی بھائیوں کے لئے بھی سعد ہو۔ یہ اس آئینہ کے ساتھ اس
مدد کی تفسیر اس لئے بھی بھائیوں کے ہاتھ میں سپرد کرتا ہوں۔ غرض کہ
یہاں کوہِ ہر وخت خوش رہو۔ بلا ناغہ و حالانکہ۔ ہر ایک بات میں
شکر گدہ رہی کرو۔ کیونکہ یہ روحِ یسوع میں تمہاری بہت مددائی بھی مرئی
ہے۔ روح کو نہ بھلاؤ۔ ہاتھوں کی حقارت نہ کرو۔ مبارکی بائیں
ازمانہ جو ابھی پوچھو اس کے پکڑے رہو۔ انجیل ۵: ۱۶-۲۱ +

اللہ آباد
۳ مارچ ۱۹۲۱ء
جے۔ جے۔ سچہ لوکس

تحقیقیوں کو پولس رسول کے پہنچنے کی تفسیر

پہلا باب ۱-۱۰

۱) پولس اور سلوانس، اور تھیسیس کی طرف سے تحقیقیوں کی گلیلیا
کے نام جو خدا باب اور فطرت یسوع مسیح میں ہے یہ فعل اعلیٰ انسانی
حاصل ہوتا ہے۔

(۲) تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر کہتے ہیں۔ اور اپنی
دعاؤں میں ہمیں یاد کرتے ہیں۔ (۳) اور اپنے خدا اور آپ کے حضور
تمہارے ایمان کے کام اور بہت کی محنت اور اس آئینہ کے صبر کو
بلا ناغہ یاد کرتے ہیں جو تمہارے خداوند ہوتا مسیح کی بابت ہے۔
(۴) اور، سچے بھائیو! خدا کے بیاد رہو کہ ہم کو معلوم ہے کہ تم بزرگوار ہو۔
(۵) اس لئے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر
چلی بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی آ
چینا۔ تمہارے لئے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تمہیں کہتے ہیں۔ تمہیں
اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول
کر کے ہماری اور خداوند کی امت۔ جے۔ (۶) یہاں تک کہ تمہارے
کے ساتھ رہو۔ (۷) کے لئے نمونہ ہے۔ (۸) کیونکہ تمہارے پاس
نہ فقط کہ تمہارے اور احباب میں خداوند کے کلام کا جرجا یہ ملاحظہ ہے۔

ملکہ بھول ایمان جو خدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے
کھنڈر کا کچھ حاجت نہیں۔ ۱۹ اس نے کہ وہ آپ ہمارے ذکر کرنے میں
کہ ہمارے پاس ہمارا آنا کیا ہوا۔ اور تمہوں سے پھر کر خدا کی طرف
رجوع ہوئے تاکہ زندہ اور حقیقی خدا کی شکل کو۔ (۱۰) اور اس کے
بیٹے کے آسمان پر سے آئے کے منتظر ہو جسے اس نے مردوں
میں سے خدا یعنی مسیح کے جو چکے آئیو اسے غضب سے بچانا ہے۔

مترجمہ

تفسیر اشتیباکیوں کی عمدہ روحانی حاست کا تذکرہ

دس سو کے دنوں میں تھینکا ایک بڑا مشہور شہر تھا۔ ہاں رومی
یہ مانی اور یہودی رہتے تھے۔ اس شہر میں ان سب قوموں کے درمیان
میں خدایاں جو ہوا تھا کہ بہتر ہے رومی و یونانی تعلیم یافتہ لوگ
یہودیوں کے عبادت خانوں میں جا کر رہتے تھے۔ جب پولس اپنے شاگردوں
سیلو پولس اور فیلیپس سمیت وہاں گئے تو انہوں نے اپنے شاگردوں
تو پولس نے یہودیوں کے عبادت خانے میں فارسی زبان کی کتاب مقدس
سے ثابت کیا کہ مسیح مسیح کے اکلوتے اور اس کے مردوں
میں سے ہی تھے کی بستانگولی ہمارے کتاب میں لکھی ہوئی ہے
وہ مسیح، صریح ہے جس کی جیسے میں نہیں دیکھا ہوں۔ اسی
طرح میں سبوں تک پولس سے یہودیوں کے عبادت خانے
میں جا کر وہ کتاب مقدس کے سب کچھ کو ثابت کیا
کہ مسیح صریح صریح کہ یہودیوں کے نامی جان سے ماروا تھا

اور جو تیسرے روز صریح اٹھ خدا دیکھا پہنچ گیا ہے۔ پتہ نہ ہوا
کہ ستے دنوں میں سے کتنے یہودی اور یونانی مسیح نامی کو مسیح
میں کر اس کے پیر ہو گئے۔ ان میں سے بعض پولس اور پولس کے
شریک بھی ہو گئے۔ ان کے علاوہ خدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت
اور بہتری شریف عورتیں ان کی شریک ہوئیں۔ مگر یہودیوں نے مسجد میں آکر
بارتی آدمیوں میں سے کئی بددعاؤں کو اپنے ساتھ لیا اور پھر لگا کر شریک
خدا کرنے لگے اور پاسوں کا گھر گھر کر انہیں گھوٹوں کے سامنے لے آنا چاہا
وجہ نہیں دیا یا تو پاسوں کو کسی ایک بھائیوں کو شہر کے مالکوں کے پاس
پہلے سے جوئے بیچنے کے لئے کہ وہ انھیں انھوں سے جہان کو دینی کروا سکیں
جس آسمان اور پاسوں نے انھیں اپنے ہاں لانا ہے اور یہ سب کے سب
فیصلہ کے حکموں کی مخالفت کر کے گئے ہیں کہ وہ شہر اور ہی ہے جسے
بستہ جیسن کریں لوگ اور شہر کے مالک گھبرا گئے اور انہوں نے پاسوں اور
باقیوں کی مخالفت کی کہ انہیں تھوڑا سا نہیں بھائیوں کے قہر سے راتوں رات
پارسی اور یہودیوں کو ہر تہ میں بھیجا۔ وہ پاس چاہتے کہ یہودیوں کے عبادت خانے
میں گئے۔ یہ کہنے کہ پاس نے کتاب مقدس میں موسیٰ کی توحید نہ ہو اور
ایلیا کے حصوں کے لئے کھول کھول کر اور اسے توری دینیوں کی مثال کر
تھانہ نہ کہیں مسیح کا ان کتابوں میں دیکھا ہے وہی تیسرا نام ہے
میں کی کتاب میں کرنا ہوں۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ شہر تھینکا میں پولس کی شاہی
میں کر چکے ہیں وہ یہودیوں کے انہیں یونانی اور یہودی۔ ان کے لئے یہ عجیب تھا کہ
یہودیوں نے شہر تھینکا میں یہودیوں کے لئے یہودیوں کے لئے پتے
یہودیوں کے لئے یہودیوں کے لئے یہودیوں کے لئے یہودیوں کے لئے

یا روی کھاتے تھے مگر اس سے بڑھ کر سنا تھا۔ مہیسی بے چارہ نہ سوئی
 یا پوری سے دیکھتے تھے سو دیکھا کار نہ تھا۔ وہ آنکھ لگی یا توئی رفتہ رفتہ گریج
 پر ایمان لا کر اس کی جماعت یا گھبراہٹاں چو کر رہا۔ انکار نہ آ سکتا نہ کیے
 مسیح تان بہتے۔ وہ اپنے بچے خدا کے پاک روح کی قدرت سے اور سوچا
 جو شے پس سے ملتی ہوئی تھی ہے۔ نئے نیلا ت۔ خوشی۔ جو جیسے وہ حصہ
 اور اس ال سر سے حصہ بھی اور ہے۔ انکا کفر سماں پر ہے۔ وہ میں دنیا میں
 صرف مات مہر گئے کے لئے تھا۔ فرار پر کسی ہیں جو ش کے نامہ ہیں جب۔ انی سوچا
 مار بالی سیجی جو کرسچ کی کلیسا میں شامل ہوا تھا اور وہ یہاں تک جا تھا۔ وہ
 پرانی قومیت۔ انہماک پاس کی پادری سے آ کر کئی بار دہی میں بھرتی کیا جاتا
 تھا۔ ایسا شخص۔ پہلے بچے اور روح اللہ کے ہم پر چشمہ پاک پر۔ ان لیا ہے
 کہ۔ ہر باپ ہے۔ اور خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ سے بچا ہے۔ اور روح اللہ
 میرا پاک کر سکتا والا اور دعا ہے۔ جسے مسیح پاکر مسیح کی کلیسا میں شامل ہے
 میں وہ سب ایک دوسرے کو بھائی بہن بھائی کہتے ہیں۔ وہ ان سے ایسی محبت
 کہنے کا اور کرتے ہیں جس کی بھائی بہنوں کو اس میں محبت۔ کتنا خوش ہے ہوش
 نے یہ خوشی ہے۔ کے پورے یوں یا یوں ان کا میں گھبراہٹ میں جو سب کو جو اس
 سر کی سب دوسرے میں سے محبت کر اور خداوند یسوع مسیح کو بنا سکا۔ دینہ کار ایک
 ہی جماعت بن گئی تھی۔ سب کے پہلے وہ انکا ہی اور اپنے دو ہم خداؤں کی وقت
 سے دعا ہے۔ پھر کے کتاب ہے کہ نفس اور ایمان نہیں ماحصل ہوتا ہے سو اس
 و جمعیٹس نے پھر جمعیٹس میں اس کی مدد کی تھی۔ مذہب اور خدا کو وہ انکا نام سلام
 کے کھاتا تھا۔ اور کرے۔ اعلیٰ کی کہ بہ محاسن اس کی نسبت ہے ذکر یہ جاتا
 ہے کہ وہ برہنہ کے رنگ تھیوں کی طرحی نامہ شخص تھا۔ ۱۳۰۰ء

جس وقت پولس نے یورپ میں انجیل کی سنا۔ ان کا قصہ کیا تو اس وقت
 سوسائٹس اسکا ہم سفر اور ہم خدمت تھا۔ شریکی میں یوہاری کے ماکوں
 پولس اور سوسائٹس کے کپڑے پہنا کر گناہ ڈالنے کے لئے لڑتے تھے۔ انکا نام دیا
 (۱۱۹-۱۲۳-۱۲۴)۔ سوسائٹس کے اعلیٰ پائے سے ملتا ہوتا ہے کہ وہ
 پولس کا گھبراہٹ اور وہاں شاہ۔ سمط مت تھا۔ میں انک کہ وہ مسیح
 کی سنا۔ کی کہنے میں اپنی جان کی بکھیرا وہ نہیں کرتا تھا۔ سو سب پولس اور
 وہ شریکی کے قید خانے سے حوث کے لئے لڑتے۔ یہاں تک کہ جان بچانے
 کے جہاں کے جمعیٹس کی سب دی کر رہا ہے۔ جیوڑ۔ بلکہ نور پر شریکی
 اور جمعیٹس کے ساتھ مہر جھپٹنے کی۔ وہی آگ وہاں بھی جمعیٹس کی مساوی کرے
 جا ہے اس خدمت میں بھی کا طرح ہوتا ہے۔ اس کے بہت بار سے ملتا تھا
 میں خود عاجھے۔ میں سب سے سب تھا کہ پولس چپے نظر میں سوسائٹس کو یاد دہانے
 اور اس نام اپنے نام کے کہ دعا ہے۔ ہر کے سلام میں خال کرے۔ اس خط کے
 دعا ہے خبر کے سلام میں پولس نے جمعیٹس کا نام بھی درج کیا ہے۔ کیونکہ اسے
 پولس کے کہنے کے پھر جمعیٹس کو جا کر وہ دے سے نہ ہو سکتا ہے۔ یہ سب
 کے ایمان کو مضبوط کیا تھا۔ وہ شکر پولس کو یہ خوشی کی چیز تھی کہ
 جمعیٹس کے اور کسی بھی وجود نہ تھے جاسے کے پٹ یا ان پر قائم ہو جیو
 ہیں (دیکھو بات ۱۰۶-۱۰۷)۔ جمعیٹس پریشان تھا۔ اس میں کوئی دین تھی وہاں
 ملے تھی مگر باپ یو تھی تھا۔ اس کی اس دعا کی کہ عرف میں یہ تھا ہے
 کہ اس دعا کو پکا جان بے یا تھا۔ وہ جیو ۱۲۰۰ء - ۱۳۰۰ء۔ چرک
 جمعیٹس پر شریکی تھا۔ یہی اسکا باپ پورپ کا اور اس ایٹیا کی بچہ۔ اسکا
 تھا۔ میں یہ تھا۔ مگر جب وہ پولس کا جو سفر تھا تو پولس نے اسے مدد دی

کہ وہ اندر کے صبح کو ایمان کی آنکھوں سے دیکھ کر اس سے پہلے رہتے تھے۔ ایمان اور اعمال کا تعلق رحمت کی جڑ اور اس کے پھل کا سا ہے۔ جب دل پرستی سے تھیلنے کے سببوں کے نیک کاموں کی خبر ملے تو اس نے فرما دیا کہ ایمان کے آگے دل میں تھا اور زندہ ایمان ہے کہ میں سے یہ اچھے فعل پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہذا وہ ان نیک کاموں کو ایمان کے کام کہتا ہے اور پھر انکا ایمان ہے اسکو پہچان کر دے اسکا شکر یہ دعا کہ ایمان سے جو وہ نہیں دیتا۔ نیک اعمال ایمان کے گواہ ہیں۔ ایمان کوئی وعدہ ہے یا باعہا خیال نہیں ہے بلکہ ایک قوی اور دلی یقین ہے جو ضرور باعہود کا ہرگز اور پھل دیتا ہے۔ کبھی کبھی پوس ایمان کا دوسرا کھانا ہے جسے وہ اپنے سطوں میں ایمان کی ضرورت پر پڑا اور دوسرا ہے لیکن یہ بھی ہمارے گمراہ ایمان اور اعمال کو جدا نہیں کرتا ہے۔ اسے تخصیص کی سیجیوں کے ایمان کو ان کے نیک اعمال سے یقین کیا اسی سے وہ نیک اعمال کے کاموں کو یاد کر کے بلانا خدا کا شکر یہ اور کیا کرتا تھا۔ وہ ان سیجیوں کے ایمان کے کاموں کے علاوہ انکی محبت کی محبت کو بھی یاد کر کے خدا کا شکر کرنا ہے۔ محبت محبت کا ٹیوٹ ہے جس سے محبت رکھنے میں کیا مشکل بہتری اور جلدائی کے سے محبت کرنے کو ترس میں ہے دیکھو میں اسے بچوں کے سہارا تھیں محبت کرتی ہے۔ اس محبت کی جڑ یا سبب کیا ہے۔ کیا محبت ہی نہیں ہے آپس سے رہنے باتوں سے محبت کی تھی۔ اسے شکر شکر وافر سفر کے طریق اور تحکارت کی راستہ کی تھی۔ اسے دوزے کے ساتھ دعا کی تھی اس کے ہاتھوں کی محبت اور سفر کے خطروں اور دلی دعاؤں کی محبت کی پڑیا تھی وہ خود بتا ہے کہ صبح کی محبت سے بچے بچہ کیا کہ میں اپنی رہنمائی میں

کے سے نہ گذراؤں وہ محبت کر کے اس کے ساتھ گزروں جس نے مجھ سے اس قدر محبت کی کہ میرے لئے اپنی جان دی۔ محبت محبت کی عاقبت ہے۔ پوس نے تخصیص کی سیجیوں کی طرف بڑی محبت اور شفقت کی دیکھ کر خدا کا شکر میں کیا اسے کہ اس شکر میں سمجھتی اور جیست سے پوری اور وہی ہے۔ محبت ایک عام بات ہے۔ ہر قوم اور ہر شہر میں بے شمار سمجھتی لوگ ہمارے مانتے ہیں۔ انکی محبت دیکھ کر پوس نے خدا کا شکر میں کیا جس محبت کو دیکھ کر پوس کا دل شکر گذاری سے بھر گیا وہ وہ محبت تھی جو صبح کی محبت سے پیدا ہوئی تھی راج کی محبت نے تخصیص کی سیجیوں کے دل کو صبور کیا تھا اسلئے وہ اسکی خاطر اسکی خوشامد سے بھلا سکتے ہیں یا اسے غریب بھائیوں کی مدد کرنے میں بالوس اور اس کے ہم مددگاروں کی خدمت کرنے میں یا اور طرح طرح سے محبت کر کے وہ بھگ گئے تھے۔ ان ساری محبتوں کا سبب یہاں کر کے صبح کی محبت کی خاطر ہیں۔ پوس بلا آخر خدا کا شکر کیا کرنا تھا +

تخصیص کی سیجیوں کی ایک روغنی کو یاد کر کے پوس کے دل سے شکر شکر کی دی پیدا ہوئی وہ قوی تھی کہ وہ لوگ صبح کے پھر آنے کی امید رکھتے تھے۔ اس قسمی بخش اور قوی امید کے سبب سے وہ لوگ دیکھ دیکھتے اور دیکھ ارسائی کے درمیان تبدیل اور ٹا آئیں نہیں پوسے پاکہ پھر اور برداشت کے ساتھ دیکھ پتے رہے پوس نے انکو یہ خوشی کی خبر دی تھی کہ صبح بڑے جلال کے ساتھ پھر آوے گا۔ صبح نے خود اپنے شاگردوں کو بار بار یہ خوشی کی خبر دی تھی۔ کیا اس سے آئے یہ نہیں کہ خدا کا جانتے یہ ہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کون سے دن یا کون سی گھڑی میں آوے گا یہ جاننا اور خواہش میں ہے جیسی کہ دوست اپنے دوست کے لئے کرتا ہے۔

یا جیسے دشمن برات کے آسنے کی تھوڑی سی ہے۔ یا جیسے دیانت دار عوام آتے
 ایک کے آسنے کی راہ دیکھتا ہے۔ پھر کہ بیچ سے آسمان پر چڑھتا ہے اس کے
 بعد پہلے پہل اپنے شاگردوں کو جوئی کی خوشی بھی کہ جسے میں تھوڑی برکت
 دیتے ہوئے اس میں برچھو گیا ہوں دیکھتی برکت دینے ہوئے چھوڑا دنگ
 پس اس نے تفسیر کی کہ بیچوں کو مسیح کے اس طرح آسنے کی ہرادی مٹی
 اس نے۔ ورنہ اس کا پھر تباہی یقین کرنے کے لئے کہ وہ ضرور دنگ و گارادہ
 صرف اس کے آسنے کی انتظار ہی کرتے تھے بلکہ وہ اس کے آسنے کے لئے ہرے
 خواہش تھے۔ جو وقت وہ سناٹے تھے اس کے تو تکی بچا۔ یہ تھی کہ اسے
 حد اور کب تک۔ حلد اور پس اس و کھڑی مصیبت کے تھا۔ اس تائبہ
 کا بھل مہر تھا۔ وہ کیوں ثابت خدم رہے؟ اس لئے کہ ان کے دل میں
 یہ آمید تھی کہ شاید کچھ جلد آوے اور میں اس دکھ سے رہائی دیکھ سکے
 آئے کا وقت کسی کو معلوم میں ہے۔ نہ رسولوں کو۔ نہ کسی نبی کو اور نہ کسی
 فرشتے کو بلکہ ہر وقت تیار رہنا وہ اس میں یہ آج۔ رکھا چاہئے کہ کاش
 میرے۔ اس میں بیچ پھر آجاسے +

آیات ۴-۹ میں قہقہے کے سچوں کی خدا کی طرف سے برگزیدگی
 ظاہر ہوئی ہے۔ کبھی یہ سون کیا جاتا ہے کہ آیا کسی کو برا تعین ہو سکتا
 ہے کہ میں خدا کے برگزیدہ ہوں یا جتنے چاہوں میں ہوں یا کہ میں۔ یا یہ کہ آیا
 ظالم ظالم خدا کے برگزیدہ ہے یا نہیں۔ اس سوال کا صاف صاف
 جواب ان آیت میں پایا جاتا ہے کہ میں ہر ایک کا تعین نہیں کرتا ہے۔
 پس تفسیر میں سچوں سے کہتا ہے کہ ہم کو سنا ہے کہ تم برگزیدہ ہو (آیت ۴)
 اور وہ اس تعین کے ثبوت در سبب بناتا ہے چاہے وہ یہ ہے کہ جو وقت

اس نے شہر تفسیر کی میں کھیل کی جو تفسیر سلفی لوگوں نے انجیل کی
 باتوں کو صرف ظنی مائیں خیال کیا۔ یہ کہتوں نے انہیں بالوں کو مدد
 کی باتیں دانا۔ جنہوں نے کوئس کی نہیں بلکہ روح القدس کی باتیں
 کیا دے سمجھوں کے سامنے بیچ کو اپنا نجات وہاں کر کے پیر ہوئے
 اور وہ سب ہی کر یک ہی باروری میں شامل ہوئے۔ اس نئی باروری کا نام
 مسیح کی کلیسا ہے اس لئے کہ وہ انکا استاد اور کاہن اور بادشاہ ہے سویتے
 ہو چکا تھا۔ شاد اور کایاں اور بارشاد مگر ایک ہی جماعت یا باروری ہے
 کیا میں شامل ہونے میں البتہ میں پورے کے خدا کی طرف سے برگزیدگی
 کا شامل رکھا۔ سنے اُن سے کہتا ہے کہ تم کو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو۔ برگزیدگی
 کا یہی اکیلا معیار نہیں ہے۔ بے شک یہی کلیسا کے سب سربراہ برگزیدہ ہیں
 ہیں۔ مگر۔ مات صاف دیکھو کہ جو دسی انہیں کی جو تفسیر شکر اسکی باتوں
 کو صرف ظنی مائیں ماننا یا آگوشوں سمجھتا ہے وہ برگزیدہ اس میں نہیں
 جاسکتا جس حال کہ وہ مسیح کو جو خدا کی طرف سے برگزیدہ ہوں کی کثرت کے لئے
 سمجھا ہوا ہے انہیں ماننا کہ وہ جسے خدا کا برگزیدہ تصور کیا جاسکتا ہے؟ مسیح
 نے خود برگزیدگی کا یہ نشان بنایا ہے۔ وہ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا
 جب تک کہ وہ اپنے پیچھے بھی ہے۔ یہ کیلئے نہ اس میں اسے آخری دن
 پھر۔ وہ کہہ گا۔ میں نے تمہیں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ سب خدا سے
 تعلیم پائے ہوئے ہونگے۔ جس کی سنے اس کے سنا دیکھا ہے وہ
 میرے پاس آتے۔ کہ کوئی مسیح کا کلام شکر آسکو۔ دکرے یا ان کے کلام
 کو صرف ظنی سمجھے اور اس سب سے بیچ کا پیرو نہ ہوئے اور نہ اس کی
 باروری پیچھے کلیسا میں شریک ہو تو نہ ہر نتیجہ کماں سکتے ہیں کہ وہ خدا کا

برگرم ہوتے ہیں وہ درود و تسبیح کے پاس آکر اور اس کی باتوں کو
تفسیر کی باتیں مان کر مٹا دیں۔ مگر انہیں دیکھ کر اور اس کا
دور وہ جانا۔
تفسیر کی باتوں کی برگرمی کا ایک اور ثبوت یہ تھا کہ میں وقت بوقت
انکو خدا کا کلام سناتا رہتا تھا تو روح القدس بھی ہوش کی درجہ کے ساتھ گواہی
دے رہا تھا۔ وہ گواہیوں کا کتنا حال میں بھی تیرے اس کلام کی سمجھائی پر جو تو
تجربہ کی بات کہ وہ اپنے گواہی دیتا تھا۔ اس لئے سے ہوش کو خوف نہ کر
اور نہ گھبرا کر دلییری کے کتا جان۔ سو جب ہوش نے تفسیر کی گواہیوں
ساتھ وقت اپنے ہی دل کے اندر روح القدس کی دلی ہوتی آواز کو شنایا
تو نہ صرف اس سے اس کے بڑی تسلی اور دلیری ہی حاصل کی بلکہ اس سے
طور پر یقین کیا کہ سننے والے روح القدس سے بھی کلام نہیں رہے ہیں
اس لئے یقین کیا کہ روح القدس بہرہم خدمت ہو کر اس گواہی کے کام
میں میرے ساتھ ضرور یک ہے اس لئے میرا کلام اس سے آواز کے من کے دلونہ
پر کر محمد روح القدس سے نرم سننے کے ہیں تا میرا کلام اس سے تسلی کی
سمجھوں کی برگرمی کی کا ایک ثبوت انہی ہی روح کی گواہی سے نکالا۔ تسبیح
کی تجلیں کا تجریم کار مٹاؤ بھی نہیں مٹاؤ کر سننے وقت یقینی طور پر عبادت سے
کہ اپنے والہا میں نہیں ہوں۔ میں تو صرف بچار سننے والے کی ہوں۔ اور
روح القدس میری معرفت ہونے والا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس میں کو
کلام سننا سے وقت بھر تسلی اور یقین نہیں ہوتا کہ وہ روح القدس میرے
کلام کے ساتھ گواہی دے رہا ہے۔ اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس وقت میری
مٹاؤی اور گواہی سے سننے والوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوا ہے۔ اور

شاید اس کو پہنے کلام کی لئے تاثیر ہی اور پچھلے بن کی وجہ سے معلوم ہو کر
میں نے وہاں عصمت کی۔ پاس سے اپنے کسی خاص کردار نہیں کیا۔ یا میں نے
روح القدس کی دلی ہوتی آواز کو۔ جو یہ کہتی تھی کہ یہ نہ کر دو نہ کر نہیں سنا۔
پھر کسی بھی نہ کے ساتھ جس کے زیادہ سختی سے پیش آیا اور اس کے لئے
میں سے معافی جس مانگی۔ یا یہ کہ جو کر واپس اور بکشت میرے دل میں نکالے
تفسیر کی طرف ہے اس کو میں نے دعا کر کے میں نکالا۔ انہیں وہ بات ہے
روح القدس کے رکھ دہ جو کر سادی کرتے وقت میرے ساتھ گواہی دیتا
ہی۔ اسی لئے میری ساری سننے والوں کے پاس صرف بعض طور پر ہی جو
روح القدس کی قدرت و عظمت سے بالکل غفلت تھی اس سب سے میری
روح اس کی برگرمی کے حق میں کچھ نہیں تھی۔ بلکہ غفلت پہل کے سے
والہا کی برگرمی کی کسی دھوس یا مٹاؤ یا سنا کی روح کی حالت پر ہوتا
میں ہے۔ مگر میں دھوس یا مٹاؤ یا سنا کی حالت کو نہ چاہتا تھا بلکہ
کہ وہ مٹاؤ ہے کہ اس میں وقت میں کو گور کو مد کا کلام سننا تھا تو میرا
تفسیر تھا۔ میری محنت میرا گرم تھی۔ میں نے وہ صرف غفلت تھی اور میرے
دل میں کسی کی طرف بکشت تھی۔ ایسا مٹنے والوں کی برگرمی کی گواہیوں
ثبوت ہے اس سے نہیں نکال سکتا ہے۔ اور نہ وہ ہوش کے ساتھ ہر کو
سکتا ہے کہ اسے چھوڑا کہ میں کو معلوم ہے کہ تم خدا کے سرزیدہ
ہو۔ اس لئے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط بعض طور پر بھی بلکہ روح القدس
کی خدمت اور پورے وقت کے ساتھ تھی۔ چنانچہ تم جاسے جو کہ ہر نماز کی
حاضر میں کیسے ہنسنے لگے تھے۔
ہوش کو تفسیر کی سمجھوں کی برگرمی کا ایک اور ثبوت معلوم ہوا اور

۱- یہ تھا کہ اگر کسی کے پروردگار کی وجہ سے مناسبت کے لئے
بہت معصیتوں میں مبتلا ہوئے تھے اور انہوں نے کلمہ حق سے ہٹ کر
اور انہوں نے مسیح کا سارا ذات و کھانا تھا۔ پھر اس سے وہ اپنی برگزیدگی کا ایک
نوعت اس میں پایا تھا کہ وہ بڑی بڑی معصیتوں میں گرفتار ہو کر بھی نہ تو کوئی کوتاہی
تھا اور نہ ہی اس پر جاننا تھا بلکہ برعکس اس کے خوش ہوتا تھا جیسے کہ جب
وہ سر پہلی میں باغ میں تھا تو اس نے کہا کہ وہ بڑی بڑی بات
کو بڑی خوشی کے ساتھ سمجھتا تھا کہ وہ اس کے لئے ایک نیا کھانا تھا۔ جس کی پیروی
کرنے کے سبب سے معصیتوں کو طاعت کے ساتھ لینا اور ان کے درمیان
کوڑھ لگانا اور یہاں پر پانا پیدا ہونا بلکہ مسیح اللہ سے منسوب کی برگزیدی
نشانہ خدا کی طرف سے برگزیدگی کا ایک خاص نشان ہے کہ کبھی بھی معصیتوں
کے سبب سے مسیح کے کوہ پر پیرو بہن یا بے بین ہونا نہیں اور آخر کار
مسیح کی پیروی کرنا پھر دینے نہیں لیکن یاد رہے کہ یہ معصیتوں کی برگزیدگی
کی بجائے انہیں اپنی منہ غیبی کی معصیت وہ مسیحوں کو ایسا بنانی کے
درمیان غرضی کے تحت جو تہ ہوتے مسکرتیں کیا کہ یہ شک یہ ہوگ

۲- کے بارے اور برگزیدہ میں
برگزیدگی کا ایک اور نشان غیبی مسیحوں کا ہونا کہ برگزیدہ اور برگ
صرف دل ہی سے ہیں بلکہ ان کے بھی مسیح کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ سب
صرف اپنے اپنے گھروں یا اپنے مسیح کے ساتھ انہیں ایمان طے کر کے
اپنے ہر برگزیدہ مسیحوں کے سامنے بھی مسیح کی تعریف کرتے رہے اور ان کی طرف
پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ وہ گونے سے بھی نہیں ہٹتے۔ چنانچہ وہ اس قسم کے
مسیحی نہ تھے کہ جو اور طرح کی نو سیکڑاں باتیں کہتے تھے یا ان کی زبان پر نیا نیا

۱- کچھ روپ میں قدرت اللہ کے معاملات میں تو خوب کھلی ہوئی مسیح
کی تعریف کرتے تھے اور ان کو مسیح کے لئے کوئی شکر کرتے تھے۔ اس وقت اسے
پہچان کر کے کہتے ہیں کہ ہم کو اس کے لئے اس میں رہا کہ ہم انہیں
مسیح سے ہوتا ہیں۔ اس کے بعد ہم کو اس میں یا مسیح یا مسیح ہی کا ہے
پھر انہیں کہتے ہیں کہ وہ نشان خود کچھ ہی ہو کہ میں سے پھر سے یہ سچا نا کہ
غیبی مسیحی خدا کے بارے اور برگزیدہ میں وہ نشان ہے کہ اس کے
مسیحوں میں ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ انہوں نے صرف اپنے ہی مسیح میں
خدا کے کلام کا حرا نہیں کیا تھا بلکہ جس میں وہ مسیح کے ساتھ کرتے تھے
اس کو ایک نیا مسیح کی جان کر مسیح کی بھائی کی خوشخبری لوگوں کو سنا کر تھے
ان کی یہ سرگرمی ان کی برگزیدگی کا نشان ہے۔ ان کے اس کام کا ثبوت
بھی ان کی پلٹ کر اس سے کہتا ہے کہ تمہارے پاس سے نہ فقط کہ میں
وہ انہیں خداوند کے کلام کا حرا نہیں ہے بلکہ تمہارا ایمان و خدا
پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ جاسے کہنے کی کچھ حاجت نہیں رہے
۲- دوسروں اور جان پہچانوں کے لئے اس کے روز قرعہ کے بارے میں اور خدا
میں یہ حاجت بھی دیکھی کہ وہ مسیح کی صلیبی موت اور اس کے قبر میں
سے پھر جی اٹھے اور اس میں ہر جگہ سے اور پھر بڑے بڑوں کے ساتھ
موت دینے کی آہ کا چرچا اور خشک کیا کرتے ہیں کہ ان کے اعتقاد ہے
سنا کے جاتے اور انکا ماں بھی ضبط کیا جاتا تھا۔ مسیح کی خوشخبری
پہنچان سے اس سے سرگرم اور حرا نہ تھے کہ انکا ایمان و خدا کی طرف
مشہور ہو گیا تھا۔ ان کے مسیحوں کی زندگی اور روز قرعہ کے بارے
سے مسیح کی بھائی کی خوشخبری پہنچان کی۔ یہاں تک کہ میں میں مسیح

پس جانا تھا وہ ان کے اچان کی شہرت پہنچی ہوئی پاتا تھا۔ مئی طرح سے
 نگہ بند اور غیر کے سامنے لوگوں کے سے ہو کر دیکھو اور نہ صرف ان کے
 نہ صرف ان کے بلکہ اس وقت کے اس ملک پر ملک اور ہر دم کے
 بکھڑوں کے لئے بھی وہ نونہل قرار دئے گئے ہیں۔
 وہیں تینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تھیں گے کے بیکور میں صحت سے
 ہونا لی اور دینی تھے۔ یہ لوگ پہلے نہیں کو مانتے تھے اور اس کے بعد بکھڑے
 تھے۔ وہ لوگوں کے سامنے بکھڑے تھے، اس لئے کہ وہ ان سے
 ڈرنے لگے تھے، ہرگز نہ تھیں تو اسے اور نہ پورے کو یہ سمجھا۔
 وہوں کو کسی کی بیماری میں مبتلا کر دیتے، اگر ہم اسے نہ تو پورے
 کوئی آنت یا آٹھ آٹھ کی طرف سے ہی ہم کے سبب ہونا لی اور دینی
 ہینہ سے جو کو بتا کر ان کی بوجھ کر دئے تھے۔ ان کی ہت پرستی کی
 ایک اور چیز تھی کہ وہ بکھڑے تھے کہ وہ بتاؤں کے دے سے طرح
 طرح کی پرستش کی ہیں۔ مثلاً وہ ایک دینا نام نام کو لڑائی اور
 جنگ کا خدا مانتے تھے۔ وہ بکھڑے تھے کہ ان کی خوش سے
 درمیں دینا کی صورت تاکر ان کو بوجھ کر دئے تھے۔ یہ بکھڑے تھے کہ
 وہ دے ہونا لی تھے اور وہ سب سے ہوں کی پرستش، اکل بکھڑے کی تھی
 اور یہ اس بات کا صاف اور بھنہ بیوت تھا کہ ان کا بھان میں
 مضبوط تھے۔ ان دونوں میں بھی تو ان کے سامنے نہ بکھڑا اور ان کی پوجا
 کو ترک کر دینا اور ایمان کا ایک ثبوت ہے حقیقت میں نہ کوئی مذہب
 نہیں وہ صرف ایک دنیا کی بات ہے۔ خدا ان کی دوسرا ہے۔ اس کا نہ بکھڑے
 روپ ہے نہ کوئی جسم۔ بھوکا کوئی آدمی اپنی یا دوسرے کی اور نہ ہی کوئی

بنا سکتا ہے ہرگز میں تو پھر وہ خدا کی مولا نہ تھی وہ سچ ہے تصویر کس
 طرح کی طرح رکھتا ہے یا بکھڑے تھی صورت بنا سکتا ہے؟ جس کو کسی نے نہیں
 دیکھا وہ اس کی صورت یا صورت کیاں کے بارے میں بکھڑے؟ ہمارے؟ ہمارے؟
 کی صورت کس سے ہوائی ہے؟ کیا اس کے ہتھ سے؟ اس صورت کو
 میں نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کون بکھڑے ہمارے؟ یا اس کے ہتھ سے؟ اس کے ہتھ
 سے ہمارے کی صورت ہی ہے؟ کیا ہم دیکھ کر اس کو کسی بکھڑے کی صورت کے
 ذریعہ کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وہ ہرگز ہمارے ہے۔ وہ ہمارے ہمارے
 ہمارے ہے ہمارے ہرگز اس کی بکھڑے میں جس طرح ہم ان سے ہے
 بکھڑے ہیں وہ ہمارے ہتھ سے کو بوجھ ہے نہیں اگر ہم یہ خیال کریں کہ
 بکھڑے کی صورت میں چھپا ہوا ہے کہ اس کا خیال بالکل غلط اور بکھڑے
 ہمارے اسے بکھڑے کی صورت کے اندر چھپا ہوا ہے۔ بکھڑے ہمارے ہمارے
 اس کی طرف نگہ کر اس کی عبادت اور عبادت کریں۔ ان میں ہمارے خدا
 چھپا ہوا ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان کے دینے کے خدا کی بھان
 میں چھپتی ہے ان کے ذریعے کو خدا اس کا لے رہے ہے
 اور چھپا ہوا ہے۔ خدا ایسی عبادت اور ہے عجیب انتظام سے ظاہر
 کیا جاتا ہے۔ ان پر خود کر کے ہم ذات کی ذات اور صفات کچھ ریافت
 کر سکتے ہیں۔ بکھڑے کسی دینا یا ہونا یا ہونا کی صورت پر خود کرنے سے
 ہمارے ذات و صفات کی بھان حاصل ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ خدا
 اور انسان کے سمجھنے کے لئے ان کو ہونا کو ایسا کر کے انسان کے
 دوسری اس کا اثر یہ کر رہا ہے۔ ہمارے کوئی خدا کی صورت میں ہونا کر کے
 بکھڑے ہے ہمارے کہ وہ خدا کو نہیں بھان بکھڑے ہمارے ہمارے ہمارے

کسی شخص نے خبر لیا بھاری پر وہ رکھ دیا ہے۔ توں کی پیش سے اس کے
 بندوں کی کم بھی ناہوتی ہے۔ دسے توں پرانی بھڑکنے یا نگوں سے دیتے
 ہیں۔ کیا وہ کسی پہلے پہلے آدمی کی دسے توں کا محتاج ہے یا کیا ہوگا
 ہے کہ اس کے پوسنے واسے اس کے سنے نامیہ اور جادوں یا جملہ جوں
 غیروں کہیں کہ وہ آپ ہی رواق پر کہ سب جوں کو نہیں کھلا دیتے، پھر اسکی
 عبادت اور خدمت اس طرح کیوں کی جادو کے گویہ وہ جو کھو کا بیاس ہے
 پادشاه کے زمانے میں پادشاه کے لئے بڑے بڑے درشنہ و شہرہ مندوں میں
 ہزاروں کسبیاں ہوتی تھیں جن کی پرورش اس توں سے ہوتی تھی کہ وہ
 مذہبوں سے پوری تھی۔ پادشاه کے لئے اسے عام ان مندوں میں جاکر
 دوسرے دوسرے اور جو وہ کی پادشاه کرتے تھے کیا خدا کا کلام ان کے
 تا کہ وہ اس کا حال ٹھیک میں تھانہ کہ اسے اپنے آپ کو راجا کر
 بے خوف بن گئے۔ اور میرانی خدا کے جلال کو کھانی، اسان، ہر مذہب
 اور جمہور اور تیرے کو توں کی صورت میں بدل تھا۔ اسو سے خدا نے
 ان کے دلوں کی جو بھولوں سے۔ طریق انیس نامی میں چھوڑا۔ اور
 جس طرح اسوں نے خدا کا پچھا سا پسند کی، قبی طرح وہ سے بھی نگو
 تھانہ یہ شخص کے خواہے گرد یا کہ دایق پر نہیں گویں۔ دیکھو وہی ۱۰۱
 تفسیر کے لئے کہ وہ توں سے ہر جہتوں اور دلی و دلیوں کی پوجا
 کیا تھی پادشاه کی ساری شہسواروں میں وہ توں کی پرستش میں سے ہرگز
 تھانہ وہ تفسیر خدا کی زندگی کو سنے گئے تھے۔ توں سے وہ پادشاه پرانہ
 کہ خدا اور پادشاه میں فرق ہے۔ ان میں کچھ علان ہے نہیں اسو انھیں
 توں کے لئے ہر جہتوں سے۔ دسے توں وہ سنے میں کہ سنے میں اس کے پاس

نہیں مگر چنے نہیں۔ اب اسوں نے پچھا کہ خدا ایک ہے اور یہ توں میں کیا
 دیتوں اور محدثوں کی ہیں تو پھر ایسے معبودوں کی سداوت سے عابد کیے
 پادشاه میں لکھا ہے؟ توں سے بھی پچھا کہ خدا دسے توں ہے اس سے وہ
 عورت کا حق نہیں ہے پادشاهوں سے یہ بھی پچھا کہ خدا نے حال
 کو یہ پیر کیا کہ اس سے چنے پادشاه سے اس طرح کیسے ہو چکا کہ وہ
 ہمارے گناہوں کے پادشاه ہیں پادشاه کے حق پرانہ خدا کا جادو ہے
 توں سے پادشاه کے یہ خونی کا پادشاه کہ اس سے اسان پر چڑھ
 جاسے کے بعد اسے پہلے پہل اپنے شاگردوں کو یہ تھی پادشاه میں
 پچھا کہ جیسا میں تم کو رکھ رہے ہوں۔ اسان پر چڑھ گیا میں پھر پوری
 تم کو برکت دیتے ہوں کہ لوٹ آؤ تھانہ احوال ۱۰۱-۱۰۲ میں، جانتک
 آؤ تھانہ پیرنے آئے گا توں کسی کا طوم نہیں ہیں ایک کہ توں کوں تک کوئی
 نہیں معلوم اس لئے تم ہر وقت جانتے رہو اور عیسیٰ سے میرے آئے کے
 متکر ہو۔ اور تھانہ کے کوہ پر عیسیٰ پادشاه کے ساتھ سے پہلے تھانہ
 پادشاه کے اسان پر آئے کے تھانہ کے تھانہ ہے دسے صرف اسے
 تھانہ کہ وہ پھر آؤ تھانہ اور نہ صرف اس کے جہان سے کے تھانہ رہے
 تھانہ دے اس کی تھانہ کے بہت خواہش تھانہ سے
 دسوں کویت میں پادشاه کے حق میں دلی کی پادشاه میں کتا
 ہے وہ کہ عیسیٰ خدا کا پادشاه ہے اس خدا سے اسے توں میں سے جلا
 (۱۰۱) وہ اسان پر ہے (۱۰۲) کسی نہ کسی وقت وہ اسان پر سے (۱۰۳) تھانہ
 وہ اپنے دیکھان لائے توں اور اسان پر سے اسے کے متکر رہے توں کو
 آئے تھانہ کے تھانہ کے پادشاه کیا کسی نہ کسی دلی، یا کسی نہ کسی پادشاه

یہی ہے کہ اس نے خود یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اور جتنے بھی دیکھا ہے
اس نے خدا باپ کو بھی دیکھا ہے۔ کسی نے خدا کو نہیں دیکھا کہ کوئی نہ دیکھ
نے اسے دیکھا اور کسی نے اس کو نہ دیکھا ہے۔ (یوحنا ۱: ۱۸) اس
نے یہودیوں سے کہا کہ اگر خدا تھا، اب چوتھا تو تم مجھ سے مخفی رکھتے
اس لیے کہ میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں۔ میں تم سے چھپا ہوا نہیں ہوں
کہ وہ راہ پر پیدا ہوئے ہیں۔ یہ باتیں مسیحیوں کو یوں نے اس کے
کارنے کے ساتھ چھپا رکھے۔ (دیکھو یوحنا ۲: ۲۴-۲۵) یسوع کے
اس دعوے کے سبب سے یہودیوں نے اس پر کفر کا الزام لگا کر اسے
جان سے مرد ٹھاننا چاہا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ مردار کا بننے سے اس کے
کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو زندہ خدا کا بیٹا ہے
تو تم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس سے کہا کہ تو نے خود کہہ دیا۔ بلکہ میں
تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم بہن۔ تم کو خدا و مطلق کی یہی طرف پیچھے
اور آسمان کے بیویوں پر آئے دیکھو گے۔ اس پر مردار کا بننے سے یہ کہہ کر
پتہ کھڑے پھاڑے کہ اسے کفر لکھا ہے۔ اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت
ہی۔ دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سننا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟۔ تمہوں
نے جواب میں کہا کہ وہ مطلق کے لائق ہے۔ (متی ۲۶: ۶۳-۶۶) آخر کار
انہوں نے اس کو صلیب پر چڑھایا۔ وہ چلنے والے سر ہلا رہا
کہ اس کو سکولین ملنے کر کے اور کہتے تھے۔ اسے مقدس کے ڈھانسنے
والے اور تین دن میں اٹھنے والے اپنے نہیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا

ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح مرد و کائنات بھی نہیں اور نہ گویا
کے ساتھ ملکر شیشے سے کہتے تھے۔ اس نے اوروں کو بچایا، بپتسمے نہیں
نہیں بپتسمہ دیا تو اسرائیل کا باؤ شاہ سے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے
تو ہم اس پر جان لائیں۔ اس نے خدا پر ہر سہ رکھا ہے۔ اگر وہ اسے
چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑا دے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا
بیٹا ہوں۔ (متی ۲۷: ۴۰-۴۲) مسیح پر کفر کے اس الزام کا بعد اسے
کہہ جو اب وہ مردار کا بننے سے تو مسیح کا یہ دعویٰ سن کر اسے پڑے پھاڑ
کر کہا تھا کہ اس نے کفر لکھا ہے۔ لیکن خدا نے کفر کی اس خبر کو جس میں
مسیح رکھا گیا تھا کھول کر مسیح کو مردوں میں سے جلایا۔ جس پر کھانا اور
اس میں سے مسیح کا زندہ کھانا ہی۔ اس کی طرف سے یہودیوں کے من
جھوٹے الزام کا جو بیٹا تھا۔ اور اسی سے سکایا دعویٰ کہ میں زندہ
کا بیٹا ہوں۔ منظور اور ثابت کیا گیا۔ (متی ۲۷: ۴۳) اس نے یہودیوں کو
دور دیوید کے مسیح کا مردوں میں زندہ ہونے کا حال سن کر ان کو لیا کہ
بے شک یسوع کا خدا کا بیٹا ہونا خدا کی گواہی سے ثابت ہے
اس سے بڑھ کر اور کوئی گواہی دیا نہ صاف اور مضبوط ہو سکتی ہے۔
لہذا انہوں نے سوئے چاندی اور تمہاری بے جان مردوں کی پرستش
کرنا چھوڑ دیا اور اس کے جہ سے یسوع کو زندہ اور حقیقی خدا کا اقرار
اور کھانا کھانا کر اس کو پانچاٹ دہہ نبیوں کو لیا اور علانیہ
اس کے شاگرد بن گئے۔ انہوں نے یقین کیا کہ گمراہ کے سب سے خدا
کا غضب نازل ہونے والا ہے اور کہ وہ اٹھے والا ہے۔ کہ جس میں
خدا الٰہائیک سخت دہلے۔ باغی ملاں اور خدا متوں پر اپنا ہر دکھانا لگا۔

کے دل کو بچھ جانے میں اس کے خوراک پہنے گستاخوں کی بجائی کو بھان
کر تو یہ کہنے میں۔ میں وقت ہمسے کے شہر تھیں میں اچیل کی بیٹی اچیل
نوروت القدس نے اپنی مدت دکھا کر تھے وہیں کو سب کی طرف رجوع
کیا۔ اگر سادہ انھیں کی مساوی کرتے وقت اپنے تجربے اور حالت سے پتہ
سب کو ملتا کہ اگر خدا کے مقدس میرے ساتھ ہے یا نہیں۔ اگر وہ میرے
کلام کی سچائی پر گواہی دے گا ہے یا نہیں تو وہ میرے ساتھ ہے مجھے کو میری
مساوی صرف لفظوں کا جوہر ہے میں کی خدمت کو نہیں ہے۔ اگر مساوی
کر کے دست ملاؤ گا دل سرگرم نہیں تو شاید اسکا سبب یہ ہوگا کہ میں نے
کسی طرح سے خدا کی روح کو بچھ دیا ہے۔ مساوی یہ دکھا کر کہ اسے
خدا کے ساتھ ہے یا نہ کہ مجھ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس سے تو باوقف
ہو کہ میری مسادہ کے دیکھنے اپنی خلوت میں دکھا جا ہے۔
۴۔ تھیں کے کہ کتنی ہی باتوں میں جہاد سے ملے ہو ہیں۔ ان میں ہے
و کہ دھنوں میں پھر شکایت نہیں کی بلکہ خوشی کے ساتھ مصیبتوں کی مشقت
میں۔ پھر لا بر میں سولی سے سسج پر ایمان لانے کے باقی تھیں۔ حال میں
اور جاکے تھے۔ پھر باور کر کے تھے۔ اس کے تین کی طرف یہ بھی کر کے دے
بھی تھے پھر ایمان لاکر ان کو کہیں میں ان کے شریک ہو دیں کیا یہ کر کے
انہوں کی بات نہیں ہے کہ سب سے سچی دے تو سب کے سب کے سب کوئی
جو سوا محبت۔ ہند میں چک۔ اور کہ کسی اور سے ہم گستاخوں کے
تھے اپنی بات نہیں دی سکتی اور سب کو سب کے سب کو چاہتا ہوں ہر
انہیں بڑھ گیا تاکہ وہ اپنی خدا کے حضور میں ہماری دعاؤں کو سب کر کے
پورہ ہماری سبلی ۱۰۱۱ اور ساری کے لئے دعا ہے کہ اس کے کوئی

دوسرا میں ہر گناہوں کی معافی کا اختیار میں رکھتا ہے۔ کوئی دوسرا جسم
گنہگاروں کو آٹنے والے غضب سے نہیں بچا سکتا ہے۔ کوئی دوسرا اپنے
اسپہن داروں کو بے شمار برکتیں دینے کے لئے آسمان پر کے آٹنے والا
میں ہے۔ غرض خدا خود ان سب باتوں کو ماننے والوں کے لئے بھی
پاٹنے میں لیکون، انہیں صدمہ انہوں کو دے دے اپنے ہمدرد سلطان جاس پھانوں
دور آس پاس کے تھوں اور ایسی دیوتاؤں کے پوجنے والوں کے توجہ
کی موت اور اس کے مردوں میں سے کسی کے لئے اور آسمان پر چڑھ جانے
اور بھر پور سے جہنم کے ساتھ لوٹا آٹنے کا کچھ چرچا میں کرتے ہیں۔
اس نئی وجہ کیا ہے؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شیخ پر انکار نہ کیا
نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شیخ سے ان کی محبت کم اور غضب
ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ پندھیوں کی طرف سے بھی محبت پسند کم ہے
اگر ابعاد چوتھا تو دوسرے ضرور ان کو آٹنے والے غضب سے بچنے کی راہ
نہاں ہے۔ ایک اور وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شاید ان کی زندگی میں کوئی
گناہ ہے جس کی شرم کے مارے ان کا منہ بند ہو جائے تاکہ وہ اپنے
کے لئے اور ان سے یہ کہے کہ اسے جیہم ہے آپ کو تو چھوٹا کرتب یہاں
دیکھا میں نے۔ شاید دوسری آپ ہی میں اور دوسری کو تلاش کو نہایت
آپ اس کے گھر کے لوگ ہمارے ہیں۔ اس لئے اس کا منہ بند ہو جائے
تھیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کیس اسے بھائی آپ کے گھر سے دوسری ایسا
کام چوتھا ہے سو آپ میں کیا سکتا ہے؟
۱۔ یہ پرستی سخت گناہ ہے۔ جو عبادت خدا کا حق ہے وہ کسی جتہ
سے منسوب کرنا کیا، گناہ میں سے؟ پس آدمی باہر یا اندر یا کسی

جاہل کی صورت کے سامنے جھکنے اور اس کی عزت اور خدائی کی عظمت گناہ ہے۔ اس سے خدا ہر ہے کہ سلطان نے آدمی کی عقل کو نہا کر دیا ہے کہ وہ خالی انسان یا بے سجدہ سائنس یا مدعوت ہند اور بدوں یا حتیٰ یا کسی اور جاہل کی صورت کو خدا جان کر اس کی پوجا کرے۔ ہندوستان کی سورتوں کو ذرا دیکھئے مثلاً شیش کی صورت جسکا سر باغی کا اور بدن چیتو آوی کی کام ہے کیا سکونہ جان کر اس کے سامنے جھکنے سے خود کی تہ کی چو سکتی ہے؟ کیا خدا ایسا کی عبادت کرنے سے خوش ہوگا یا کہ ناخوش؟ بے شک ایسی سورتوں کی پوجا کرنا خدا کی سخت لعنت ہے اور سدائے۔ ہنومان کو دیکھئے جو ہندوں کا ایک بھجا جاتا ہے یہ اس کے سامنے جھکنے خدا کی تہ کی بھی جائے یا کہ اس کی سند؟ پھر عبادت کی صورت کو دیکھئے اور تھو کو سطر سوار پوجا دیکھئے کیا اس کے دیکھنے سے خدا اچھا سمجھتا ہے اس کی تہ کی چو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ ہند پر ہم کی بت پرستی کو چھوڑ دین چاہیے کیونکہ ہوس کی پرستش کرنا خدا کی نظر میں سخت گناہ ہے۔ رقت پرستی کی نظر میں سخت گناہ ہے۔ ہند پرستی کی نظر میں ایسا ہی سخت گناہ ہے جیسا کہ لاکھاری یا پرستری گن کرنا گناہ ہے۔ ہند پرستی ہندوستان کی تہری اور خدائی کی ایک صاف وجہ ہے۔ ہند اپنے مہبود کے چور کر میں ہو سکتا ہے۔ ہندو یا لاوں کی سورتوں کے چھکرتوں کی وجہ سے جاہلوں کے خیال اور ہدائی سے پاک نہیں بن سکتے ہیں۔ عبادت کی رویت اپنے مہبود اور بدین جاتی ہے اگر مہبود ناخوش ہو تو عبادت کی روح بھی مہبود نہیں اور ناپاک ہوس مانتی مانتے پوجش سے

خدا کا شکر کیا کہ تھیں کی سورتوں کی پوجا کرنا چھوڑ دی ہوگی میں مسیح کے مہبود اور پاسبانوں اور مشنریوں کو چاہئے کہ وہ مسیح کے درمیان کسی قسم کی بت پرستی کی بدولت نہ کریں بلکہ ان کو چاہئے کہ ان کے اپنے کو تھیں کی پوجا کرنا اس امر میں ہر ایک بھی تھیں کی سورتوں کے نیک نمونے پر ہے۔

۶۔ آسٹریا اور اٹلی کی خیالی بات نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ کوئی مسی ڈرائے والی بات ہے جیسی کہ ان اپنے سے جس کو کنگ ڈرائی ہے اور ایک خوشامیاد حقیقت ہے کہ جس سے خدا داخل اور بے پروا ہو گا اور کو چھکا ہے۔ مسیح نے بھی لوگوں کو آسٹریا کے غضب سے آگاہ کیا اور دیکھو حتیٰ ۶۱۱-۶۹۔ جس میں حال کر ہم نے آسٹریا کے غضب کی عبادت کر کے بت پرست تھیں کیوں کو سمجھا دیا اور آہیں لھکتی کی بند سے چھکا یا فرمایا مناسب نہیں ہے کہ مسیح کا مناد بھی ایسے ہتھیار کے ہندوستان کے بت پرستوں کو چھکا دے یا کیا عدالت کے رشتہ میں اور ہنومان یا سائنس یا ہندو کی صورت اپنے پجاریوں کی وہائی کی آواز کو سیکھے؟ جس میں وہ لوگ اور ہر کے بت پرستوں کو کس طرح شینے یا لوہیں گے؟

۷۔ آسٹریا کے غضب سے جانے والا صرف ایک ہی ہے کوئی۔ وہ نہیں آسٹریا مہبود سے مہبود عمر کی۔ ان کا نام ہے جس کے تھیں کا آسٹریا ہے جس وقت مہبود دیا جس آسٹریا کا تھا تو ایک غریب نے فرمایا کہ اس کا تھا کہ تو آسٹریا مہبود رکھنا کہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ حتیٰ ۶۱۱-۶۹۔ پوجش نے لوگوں کو یہ خوشی کی خبر دی کہ یہ پوجا والی مہبود خدا کا بیٹا ہے۔ وہ اپنی جان خدا سے میں دیکر ہمارے گناہوں کا کفارہ

جنا۔ اور دلوں میں سے زندہ آٹھ کر آسمان پر چڑھ گیا۔ وہ خدا کے حضور
میں ہوا۔ یہی سطرش کرنا ہوتا ہے۔ اور آخر کو حبیب خدا کا خلیفہ بنایا
اور کھسار دل ہے کہ لڑنے نازل ہو گا تو وہ اپنے بولے اور دل کو کہتے ہیں
پندہ و پندہ یا شکستہ ہے پندہ جس میں شہر یا گاؤں میں جاتا تھا اور اس پر غی
کی خبر سنانا تھا۔ یہی طرح ہندوستان کے ہر ایک گاؤں میں اور ہر ایک
شخص کو یہ عشی کی خبر سنانی جاوے۔ اور کا شکر بیہ تسلیم کی جس پر غی
کی خبر لا چر چا چاروں طرف کرتے تھے۔ ہر ایک یہی جی منے منے پر
وہیں بیٹھا ہے نہیں مشغول اور سرگرم رہتے +

۱۔ یہی دوسری آمد کا تصور ہونا چاہئے۔ کیوں؟ اسے کوئی معلوم
نہیں کہ وہ کب اور سے آئے گا۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ یکایک آئے گا جب وہ
آئے ہیں کہ اس کے آئے گا کوئی نشان نہیں تو یہ اس کے آئے گا ایک
نشان ہے۔ کہی نہ کہ ہے کہ آخری دن میں ایسے عقلمندوں کے آئے
آئیں گے۔ (دیکھو ۲ پطرس ۲ باب ۱)۔ ہم اس کے آئے کے تصور میں
اسے کہ اس نے خود بار بار حکم دیا کہ مجھے تہہ کو نہ برا تاں ایسا ہو گا
عیسائے کے دستانے میں طوفان کا آنا چوڑا اور سوخت سے بھر اور اسے
گھرا سنے کے کوئی اور طوفان کے آئے گا کچھ عیاں نہیں کرتے تھے
لیڈا طوفان یا کنگہ یا اور ان فاعلوں کو ہر بار گردیا۔ کا شکم آگلی
لاہر دہلی کے نتیجے سے ہجرت حاصل کریں اور اپنی طاقت بیکر کرنے کے
سے مسیح کے آئے کی راہ دیکھیں اور اس کے بہت عوام ہمنہ جو
ہم کیوں ایسی خواہش رکھیں؟ اس سے کہ اس زمانے میں جب تک
وہ لوٹ نہ آوے ہر طرح کی برائیاں مثلاً لڑائی جھگڑا نہ ہائیاں

اور ہمارے دل اور طرح طرح کی خرابیاں پھیلنے لگیں۔ اور ماہ یا جنگ
سوت کو ہے۔ سوت ہم جوں کا آخری دشمن ہے۔ ملک الموت
جیسے ہمارے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر موت کی جھونٹہ ہوتا ہے
کہ ہم کو یا ہمارے کسی عزیز کو پکڑ کر قتل یا گور کی طرف گھسٹا لیاوے
ایسے مرنے والے پر ہڈی کتر دیں اور دوستوں کو بلا کر ان کے مدد طلب
کرتے ہیں کہ سب ملکر اس دشمن موت کو گھر سے نکال دیں مگر وہیں
کہ سب کی کوشش نہ کیا یا اب فطرتی اور وہ موت ہمارے عزیز پر لگا
مگر اس کے بدلہ کو را کہ اور خاک کر دیتی ہے۔ اور جب تک خدا وہ
ہو یا مسیح بھر۔ اور جب تک ہم اس آخری بے رحم دشمن پر فتح
نہ دینگے۔ مسیح کی آمد کے وقت ہم موت پر غالب ہو کر مسیح کا جیت
لگا دینگے۔ اسے موت ہر آدمی کا ہے اور اسے ہر پیری فتح کہاں
اس آئندہ کے مسیح کی آمد پر موت کا ڈر اور اسکا راج ختم ہو جائیگا
یہ خوشی کے ساتھ اس کے آئے کے منتظر ہیں اور بزرگ بوجھا
رسول کی آخری دعا کرتے ہیں کہ "اے خدا وہ مسیح آئے"

سوالات جو پڑھنے والے کو اپنے دل سے کرنا چاہئے
(۱) کیا میں ایسے مسیحی مساجدوں کے ایمان کے عام اور محبت کی نصیحت
اور آمین کے ممبر کو دیکھ کر یا ان کی خبر پا کر اس میں دقت ہو تا ہوں کہ خدا
کا شکر ادا کرتا ہوں؟ یا اگر ان کے ایمان اور محبت اور مسیح کا کچھ عیاں نہیں
کرتا بلکہ مسیح کے آئے کی نکتہ چینی کرتا ہوں؟
۲۔ کیا میں اپنے اور۔۔۔ عرصہ کے چل چل میں خدا کی

خوف سے اپنی برگرہ کی کی نشانیاں پاتا ہوں؟ کیا میں نصیحت کے وقت کرکڑاتا ہوں یا موسیٰ القاسم سے لٹنی پا کر خدا کے ہاتھ سے نصیحت کا پالہ لیکر مسکونی جاتا ہوں؟ کیا میں سرسجکھ جاتا ہوں وہاں موتی پا کر یا مونی جہاں کریم کے وسیلے نجات کی خوشخبری کا چرچا کرتا ہوں یا کہ میں ایک گونگا سبکی ہوں؟

(۱۱) کیا میں کسی جنت یا صراط کی ہدایت کرتا ہوں؟ کیا میرے گھر کا کوئی شریک صراط کے ساتھ جھٹکتا ہے۔ کیا میں ان کی پیش کی طرف نہ ہوں؟ اور ان کی طرف ہرگز ہوں کہ میرے گھر کے سب لوگ اور جان و جان بھی جاسے ہیں کہ اس دور میں کلام جنت و انہیں ہے بلکہ یہ جس اس کے اور خداوند کی مدد سے کلام ہے؟

(۱۲) کیا میں یقین کرتا ہوں کہ خدا کا غضب اس دنیا پر آئے گا؟ کیا میں اور وہی کو اس کی جبر سے گراؤ کو صحت کی نشانی سے جگہ سے کی کرشمات کر رہا ہوں؟ کیا میں اس سے واسطہ نصیب سے کہے کی رو کا چرچا اور دھرم کر رہا ہوں یا کہ مجھ کو اس سے کچھ مطلب نہیں میرے لئے جو چاہئے ہے؟

وہ کیا میں خداوند کی مدد سے مسیح کے آسمان پر آئے کی انتظار کر رہا ہوں؟ کیا میں آسمان آنا اس سے چاہتا ہوں؟ کیا آسمان میرے نزدیک جہنم کی آئینہ نگاہ ہے؟ کیا میں اس سے یہ دعا کرتا ہوں کہ "اے خداوند! میری آواز

دوسرا باب ۱-۲

(۱) اے ہمایو تم اب جانتے ہو کہ ہمارا شمار سے پاس آتا ہے یا نہ ہوا۔ (۲) بلکہ تم کو معلوم ہی ہے کہ یہ جو پیشتر وقت میں دیکھ کر اٹھانے اور بے عزت ہوئے کے ہم کو اپنے خدا میں یہ دیر ہی حاصل ہونے کی خدا کی خوشخبری کی حافضانی سے نہیں سنائیں۔ (۳) کیونکہ ہماری نصیحت نہ کرانی سے ہے نہ مانا کی سے نہ قریب کے ساتھ۔ (۴) بلکہ جیسے خدا نے تم کو قبول کر کے خوشخبری ہمارے سپرد کی دیکھتی ہو یہ بیان کر سکتے ہیں اور میں تو نہیں بلکہ خدا کو خوش کر سنے کے مستحق ہمارے لوگ کو آزمائے۔ (۵) کیونکہ تم کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبھی ہمارے کام میں خوشامد پائی گئی۔ نہ وہ لوح کا پردہ بنا۔ خدا اسکا گواہ ہے (۶) اور ہم نے انہوں سے عزت نہیں چاہتے تھے۔ انہوں سے نہ جو اس سے۔ اگرچہ مسیح کے رسول ہوئے تھے، عیسیٰ تم پر جو حمد و امان سکے تھے۔ (۷) بلکہ میں ہر حال میں اپنے بچوں کو اپنی بے کسی طرح ہم تمہارے درمیان نبی کے ساتھ رکھتا ہوں۔ (۸) اور میں ہر طرح ہم تمہارے بہت مشتاق ہو کر نہ فقط خدا کی خوشخبری بلکہ اپنی جان تک بھی تمہیں دے دینے کو اچھی سنتا ہوں اس لئے کہ تمہارے پیارے چوکے تھے۔ (۹) کیونکہ اے بھائیو تم کو ہماری محنت اور مشقت یا وہی کہ ہم نے تم میں سے کسی پر بوجھ

مذکورہ اسنے کی غرض سے رات دن محنت مزدوری کر کے تین سو
 کی خوشخبری کی منادی کی (۱۰) تم بھی گواہ ہو اور خدا بھی کریم
 سے جو ایمان لے آؤ پوچھ کسی پاکیزگی اور استیلازی اور
 بے بیبی کے ساتھ پیش آئے۔ (۱۱) چنانچہ تم جاتے ہو کہ جس
 طرح باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے اسی طرح ہم بھی تم
 میں سے ہر ایک کو بیعت کرتے اور دلاسا دیتے اور سمجھاتے
 رہے۔ (۱۲) تاکہ تمہارا جاں چین خدا کے دینی ہو جو تمہیں اپنی
 بادشاہت اور جلال میں بلاتا ہے +

سرنامہ

تھنیکوں میں رسول کی زندگی کی کیفیت

ان بات میں سنا ہے کہ رسول کے چند اہل اس کا جواب دیتے
 اس نے شہر تھنیک میں انہیں کی خوشخبری سنائی تھی جس کو سن کر
 بودی یونانی اور دیسی کی طرف جوئے ہو کر اس کے پروردگار کے
 وے بودوں کے عہدہ حائز اور دانیوں کے مندوب کو چھوڑ
 کر سب سے چلیا میں آئے تھے۔ انہیں سے گفتگو کے موسوی رسومات
 درودی دیتا تھا کہ وہی کو انکی ترک کرنا تھی اس سبب سے بودی اور
 یونانی دونوں پوس سے سخت مار مار کر طرف حرج سے اسے شہر
 رہنے کر سنے تھے۔ اس وقت جب پوس تھنیک شہر سے چلا گیا اسے
 پوسوں نے اس پر محنت لگا کر اس کے پیڑوں کو چروا کر اور انہیں

سج کی پروری سے تباہی کی بہت کوشش کی۔ انہوں نے پوس پر
 یہ لازم لگایا کہ وہ روزی اور خوشامی توی ہے۔ وہ چلی پٹری اور
 چا پوسی کی باتیں کر کے لوگوں کو دھمکتا رہا۔ انہیں گراہ کرتا ہے۔
 انہوں نے اس پر پانی کا لا کر بھی لگایا وہ کہنے سے کہ وہ لاپرواہی کیا ہے
 مگر اسے لایا اور خود غرضی کو طرط طرح کے پردوں میں چھپا کر رکھا
 وہ خود کلیسا کے لڑکیوں سے کچھ نہیں بتاتا مگر اس کے لالچ کیا
 حرف بہت پر وہ ہے۔ وہ اپنے ہم خدمتوں سے اس پر غصے کے
 زمرے میں کچھ لکھتا ہے وہ جو انی میں کیسا شخص تھا؟ کیا وہ خدا
 اور تھنیک میں اور اپنی مارنے لگا؟ کیا اس نے ایک شخص نام تھنیک
 کو تھراؤ کر کے نہیں مر دیا تھا؟ کیا اس میں ماکہاتہ مزاج نہیں
 دکھائی دیتا ہے یاں تک کہ اگر کوئی اس کے پاس نہ جائے تو اس کے خلاف
 اور بھی کچھ اسے پاس سے سخت کرے خود کسی کی بات نہیں ہوتا
 بلکہ جبری سختی سے جو بہ دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا کردار سب سے
 بہت مرم مزاج کا تھا۔ وہ وہ لوگوں سے کسی بھی محبت کے بغیر
 نہ تھا جیسا کہ اس باپ اپنے بچوں سے۔ مگر وہ پاس کو جبری سختی سے
 نصیحت کرتا ہے۔ وہ کھٹ مہر سے کا طریقہ نہیں جانتا۔ وہ سواں یا مہر میں
 کر کے واسے کا سخت غصہ کر دیتا ہے۔ اور کوئی اس کی ضرورت نہ پہنچ
 سکتا یا سنا ہستی کی خوبوں کا بیان کرے یا دلیلیں پیش کرے تو وہ فوراً
 تباہی میں آکر تری سرگرمی اور جوش سے انہیں چپ کر دیتا ہے۔ پوس
 کی نیلے کے پیچھے اس کے مخالف اس کے حق میں ابھی کسی باتیں نہ کر
 تھنیک میں کے پروردگار کے ایمان کو بگاڑنے اور میں پوس کی

اعلیٰ اور پاک آدمی ہے۔ وہ لایع کے کئی پھندے بنا کر لوگوں کو
 قریب دیتا ہے۔ لیکن وہ دے کر کم لے لے جیسے دھوکے پر قحط لگتا
 کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کیا نرسپوس نے بیج ہر طرح طرح کے درم
 میں لگائے کہ وہ لکھاؤ اور شری ہے۔ وہ بد دلوں کے سردار ہیں۔ وہ
 کی حد کے بد دلوں کو نکالتا ہے۔ وہ سب سے کم ان لوگوں کو نہیں مانتا۔ وہ کہتا
 جاتا ہے۔ وہ کہنے کو بھر در نہ دیتا ہے۔ اور کیا ایسے جو شے
 نرم لگا کر لوگوں کے لئے جان سے نہیں مراد آں اور ان میں
 بھی مسیح کے مخالف ہیں ان کے سناؤں اور عداوتوں اور مشوروں
 کے نفرت کئی جھوٹی ہیں کہ وہ تو فریبوں اور ہتھکنڈوں
 شایعوں اور کھوکھلوں کے کی کو شش کر رہے ہیں۔ بیچ ایسے کھوکھلوں
 دلوں اور ہتھکنڈوں کی آگاہی کے سناؤں کہتا ہے کہ کوئی
 ان جھوٹوں میں سے جو بھرپور دے دے میں کی کو کھوکھلا ہے
 اس کے لئے شے نہ دے۔ ایک ٹری لکھی جا پات اس کے لئے میں لکھاؤں
 اور کھوکھلوں کو دیا جائے۔ کھوکھلوں کے سبب دنیا پر فساد
 ہے۔ کیونکہ کھوکھلوں کو لگنا ضرور ہے۔ لیکن اس کوئی ہر قسم
 جس کے باعث سے کھوکھلوں کے لئے (۱۸: ۱۹-۲۰)۔ ہم مسیح کے
 حامیوں پر نہ صرف یہ دنیا اور ازم ہی نہ لگائیں نہ تو فریبوں اور
 متلاشیوں کو کھوکھلوں کے نکالیں۔ بلکہ ہم جس اس کے کھوکھلوں کے کہ ایسی
 ہی باتیں ہیں۔ اور اگر مسیحی ہوں تو دھوکہ دہاؤں کی طرح نہ کریں
 جس جھوٹی بات سے سنا دیا شہزی مسیح کے کسی آدمی نہ۔ جی
 جو سے مسکو کھوکھلوں۔ بلکہ اس جھوٹی بات کے لئے نہیں جیسے

لیکھ جی ہونے کہ گروہ کسی طرح سے حد کو نہ بناگو ہر گز دے
 ۱۰۔ مسیح کے جس کسی خادم میں خوشہ یا چکنی چٹری نہیں یا ناپا
 و داسو۔ کی خواہش نہ ناپا کی ہو تو اس سے نوہرید سبھی اور
 شدہ و چھری جو مسیح کے تہذیبی ہوں ہرگز نہ کرکھ جینگے۔ دوسرے جھٹ
 بچاں بیٹھے کہ یہ وہی کی کٹ نہیں ہیں۔ دے یہ سوچیں گے کہ جس
 حصہ میں پائیں ہیں تو سے وہی مسند یا گرو کیے نہیں؟ اس
 میں اور دیا۔ مذہب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب کو چھپے سے کست
 ہر مذہب سے چپ پر نومرہ مسیح جو پتے ہوں انہیں جلد پہچان سے ہیں۔ لایع
 کی عادت انسان کو جس جہت حلقے سے کھم سکھ چڑا ہدی پر
 پیا ہوا ہے۔ وہاں رفتہ رفتہ دلی میں اثر پڑ جاتی ہے۔ رہنما کی
 ساری جوہر کو بکار دینی ہے یہاں تک کہ وہ پائیں اس کے میں
 جو کہ کھوس ہیں ہر مذہب۔ حد اس کے کلام میں تک جی کے خادم جی کی
 نام نہ ذکر پایا جاتا ہے جس سے لڑ بڑا کر سونا دیا کھانے کے لئے
 ایک۔ رکن قرب دیا اور جی سے جھٹ ڈال اس طرح اور غریب کے
 سبب سے اس پر خدا کا غضب مانا جاتا اور وہ کوڑی بن گیا۔ لایع
 کی نصیحت کرن سبکا؟ کیا سننے والا یہ وہاں نہ گیا۔
 سو مٹی گز و لایع جی
 ہولان ترک میں چھپ گیا
 حد کا کلام یہی شخصوں کو چڑھوس۔ مسکھ سہ اور تہرہ و سہ
 کر کے آرا کو یہ آکا دیتا ہے کہ وہ خدا کی بارشاپست میں ڈالنا
 نہ پڑنگے۔ لہذا پوچھیں گے پتے اور ہر گز کا ارم مسکھ اس پر عادت سے

جہر سے اپنی بھائی کے سے شخص کی نوہرید سبوں کو اور اپنے چار بھن
 کی یا کیزگ اور سب کی حاضر ہے۔ بے نموں کو اور۔ ہی محنت اور شفقت
 کو۔ و۔ خیر۔ حد کو کھی اپنا گرو پیں کیا۔
 ۱۱۔ لون۔ اس میں اس بات پر تہذیب اور دین کا مسیح کا خادم شخص
 حد تک کرے۔ بیٹے۔ فرد فرد ایک ایک کو مسیح کے پاس لائے کی
 کوٹ نہ کرے۔ پوٹ سی مرگ تھیں کی نوہرید سبوں میں۔ ایک ایک
 کے ساتھ جس کی حالت اور ضرورت کے موافق سوکھ کرتا اور نصیحت
 دے۔ دیکھنا نہ تہذیب سے ہی اسی طرح ایک ایک کو اس کی حالت
 کے مطابق تعلیم اور نصیحت دی۔ مسکھ ہر ایک کو ایک ہی مسی تھیں اور
 نصیحت تھیں۔ اس تہذیب کو مقام کر دو جس سے نوہرید سب کے سر فہرست
 کو۔ و۔ سام۔ نہ عورت کو لگ الگ ہی۔ ہی خیر نصیحتوں سے دے
 نہ باقی۔ و۔ مسی شخصوں کو جو تعلیم اور نصیحت میں نے دی۔ اسے بھی لاؤ ان
 و۔ شخصوں کو کی جھٹی دلی حالت اور حاجت کے موافق مسیح نے
 مختلف حکم اور نصیحت دی۔ یہ اس کے ہاں سے تہذیب چھانوت
 ہے۔ ایک مسی ساد کا خد یا اسی بات "مشہور ہو گیا ہے سنے کر
 جس رعایت کو وہ سمجھتا ہے جس شخص کو نصیحت دیتا ہے، ان سب کے
 وہ ایک ہی بات کہتا ہے۔ ہند۔ سنے۔ داؤں سے شط کے طور پر سکھ
 "دی بات" کا خط پاد سے دیا ہے۔ مسیح کے خادم کو پائے کر
 تعلیم نصیحت۔ یہ سنے سے پہلے خوب سوچ اور خود کر کے کہ سنے کی ہوگی
 حقیقی۔ اندوہی ہر ایک ہے۔ تب اس کے مطابق حکم نصیحت دے
 کہ خیر کا حکم یا ڈاکٹر سب مریضوں کو ایک ہی دوا دیتی دیتا ہے

کیا وہ سب تو ایک ہی شخصہ دیتے ہے ؟ کیا وہ ایک ایک مصلحت کی
 سیاری - بھر کر دے گی - بعض اور بدعت و عہد اور بہت سی اور باتوں
 کا خیال کر کے ستر نہیں لکھتا ؟ اگر کوئی حکم مریضوں میں فرق نہ
 کر کے سب تو ایک ہی نسخہ دے دے کہ ہر دور و دسے تو کیا اسو
 یہ خطاب دینا واجب نہ ہو گا کہ وہی نسخہ دینے والا پوچھنے والے
 کے ایک ایک نومریب کی حالت میں متنبہ ہو شخص کر کے مصل
 تجربہ کر کے حکیم کے نسخہ کی راہ نہ لے لے اسکا نسخہ ہو ؟ نتیجہ
 یہ ہوا کہ وہ ایک ایک حالت سے واقف ہو کر ستر بہت ترسے
 لگا۔ پس جیسے ہاں ہے چوس کے اور باب اپنے نزدوں کے
 اور اسے اپنے شاگردوں کے اور حکم سے مریضوں سے ویسے
 ہی سمجھ کے ستر پڑھیں بھی ایک ایک کے ساتھ مل کر لکھا
 ہوا آیات ہیں پڑھیں کی کامیابی اند اس کی زندگی سے چلا
 ہونے کا بیدار ہر ہوتا ہے ۔ وہ خدا کو نظر نہ کر کر اسکی کے لئے
 کام کرنا تھا ۔ وہ خدا کو پہنچانے کا حوصلہ اور خواہش لکھنا تھا اسی
 لئے وہ خدا کو اپنی صفائی کے لئے گواہ پیش کر سکتا تھا ۔ پھر وہ عینی
 چشمی یا کسی ساکر نومریبوں کو نہیں دیکھتا تھا بلکہ عینائی سے لکھے
 میدان زندگی میں کرتا تھا ۔ تاکہ نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی صفائی و پاکیزگی
 ہر وہ گواہی سے ہو سکتی تھی ۔

اس سب کی کامیابی کی ایک وجہ یہ اور تھی کہ وہ محنتی، دلی توجہ دینے والے اور محنت کی محنت سے سزا کا حق خط خطوط گھوم کر تھا۔ یا کسی بیمار یا سبب سے تروہ نو عمر بچے کے گھر پر کر کے اس کے ساتھ رہ کر اس کے لئے

رہتا تھا۔ یہ کسی شخص یا جماعت کے لئے اور نہ کے ساتھ دعا کرنا
 تھا۔ علاوہ ان باتوں کے وہ دلیر اور غلٹی آدمی بھی تھا۔ سواچہ اس کے
 وہ کسی سے نہیں ڈرتا تھا۔ وہ ہر ایک سے عالیں محبت رکھتا تھا
 گر یہ سوال یہ جاوے کہ کسی جان نثاری یا کینہ کی محبت اور محبت
 کی جڑ کیا ہے۔ تو اس کا جواب جو اب یہ ہے کہ وہ ہر کسی کی بات اور
 دعا کو دیکھ کر مضبوط بہادر اور اس کی تمام آسنے والے، حریر
 تھی۔ اس کی آنکھیں ہمیشہ کی زندگی کے لئے توجہ پر مبنی تھیں اس لئے
 اس دنیا کے لوگوں کا کچھ خیال نہیں کرتا تھا۔ اسے پوشش ہم تہی
 جان نثاری۔ خود انکاری محبت، شفقت، جہالت، محبت اور تمام کو
 یاد کر کے تیرے لئے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ تو نے کانٹا لگا کر وہ محبت
 کیا ہے کہ شکیم تیرے محبوب شہنشاہ اپنے لئے تو دیکھ کر کہتا
 ہے ہر ایک بوجھ اور بردے، خاص کر ان بھادروں کو جو تیرے ہاتھ
 سے بچھا رہی ہیں دور کر کے اس دور میں جو ہمارے سامنے خدا کے
 انتقام کے درپیش ہے تیرے جیسے عزت کے ساتھ ابھر رہے
 رہیں۔ جہاں ۱۱۱-۲۰

سوالا ت جو پڑھتے والے کو اپنے دل سے کرنا چاہئے
 دن اگر کسی وقت تجھ کو کوئی اور دکھایا جائے ہے تو کہیں اسے تو
 کے اور نہ بھکر خدا کو اپنی صفائی کے لئے گویا بھکر اسکتا ہوں
 یہ بھکر خدا سے یہ کہتے پڑ بھکر میں کیسا بھکت ہوں کہ میرے گناہ کے
 سبب سے خداوند سیدنا مسیح کے پاک نام اور اس کی صفائی حاصل

پیش روئے اللہ! کیا ہے؟

کیا یہ سارا جہاں کسی اور گناہ کو چھپانے کے لئے فریب کا
 پردہ بننا چاہوں؟ کیا شیطان ہمارے لئے فرشتے کی صورت میں چوکر
 پاک حلال کی باتوں کو چھپا کر دے گا تو اسے میری کسی بد عادت یا
 بد دستور کو چھپانے کے لئے پردہ بنا کر مجھے دھوکا دینا ہے؟
 کیا اس نے ایک دوستوں کے عین پردہ سے کہیں کبھی دھوکا
 دینے کی کوشش نہیں کی تھی؟ کیا یہ شیطان کے شیعوں اور
 یاروں کے دھوکے کھانے کا خوف نہ تھا؟
 دعوہ جس طرح مارا اپنے بچوں کو پالتی ہے یا باپ اپنے فرزندوں
 کیساتھ سلوک کرتا ہے کیا اسی طرح میں ایک بہن نو جوان اور گزراہی
 کے ساتھ سلوک کرتا ہوں؟

دومریا پ ۱۳-۱۴

(۱۳) اس سے ہم بھی لانا غرض خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا
 کا بیٹا ہماری معرفت مختار سے باطنی طور پر ہم سے ملے، اس کے
 کام کام مجھ کو نہیں۔ بلکہ جیسا حقیقت میں ہے خدا کا کام جان کر
 قبول کیا۔ اور وہ تم میں جو ایمان سے پہلے دنیا پر تشریف کر رہے
 تھے، اس سے کہ تم اسے بھائیو، غرض کہ یہ کیا اس کی مانگیں گے
 جو یہودیہ میں پہنچاؤں گے، اس کو کہہ دے گی، اپنے قوم داہل سے
 پہنچا دے گی، اس میں جو انہوں نے نہ دیکھا ہے۔

4. $\frac{1}{2} \log 2$

خداوند تعالیٰ کو اور تینوں کو بھی ما، عوالا۔ اور ہم کو شہادتیں کا لہذا۔
 وہ خدا کو پسند ہیں اے اور سارے آدمیوں کے مخالف ہیں۔
 (۱۶) اور وہ ہمیں غیروں کو اپنی نجات کے لئے کھانچ رہے ہیں، جنہوں نے
 منع کرتے ہیں۔ تاکہ اُسے گناہوں کا پیمانہ چھوڑ دے۔ لیکن
 اُن پر اصرار کا غضب رہ گیا۔

سازمان

تحفہ تلمیذ کا کہ نوہریہ مسیحیوں کی ثابت قدمی و پارس سول
کی شکر گزاری

اگرچہ پولیس سروس کے مخالفوں نے اس بڑی حرکت کے اہرام لگائے تھے کہ وہ آدھیں سے حرکت اور ناسوری چاٹنا ہے۔ اور کہ وہ لالچی مادرِ خوشامد کی اور پاک توحی جیسے پھر کسی قصبہ کے نو مرید بھیجیے۔ ان باتوں کا کچھ خیال نہیں کیا تھا بلکہ برعکس اس کے مختلف طریقوں کے پولیس کی طرف اپنی محبت ظاہر کی۔ علاوہ اس کے اگرچہ پولیس کے یہودی مخالفوں نے ان نو مرید بھیجے۔ کو بہت تیار کیا تھا تو یہ وہ نہایت قدم رہے تھے اور انہیں ان میں جھوٹ تھا۔ ان کی غیر متکثر پولیس کو بڑی تیزی اور خوشی حاصل ہوئی اور اس کا دل شکر گذشتہ سے بڑھ گیا۔ ان بات میں اس کی شکر گزاری کا بیان ہے۔ وہ بلاشبہ خدا کا شکر کرتا تھا اس لئے کہ قصبہ کی بھیجیوں نے جو سب کام اور خوشیوں میں سبھی ملکر برعکس اس کے آئے خدا کا رسول مان کر اور اس کے کلام

قد و کھنڈ غلام بن کر تھل کا تھا لادھیو آیت سے اس کی شکر گزاری کی گئی ایک اور دوسری وجہ یہ تھی کہ جو کلام اس نے غفلت کا میں لایا تھا وہ سبک فانی اور سینہ پہل میں رہا۔ بلکہ میں چھپے بچ کے ۱۰۰ روپے کے نوکریں کے درمیان بیکاروں کے کئی ایک بھلے لایا تھا۔ دوسرے کے بھلے جو بن بنی فانی ہوئے سو یہ بھلے بھلے کے ڈکھ میں ثابت ہوا۔ ۱۰۰ روپے کے نوکریوں کو خدا کو چننا مانا تھیں خدا کے خادم اور رسول کے خلاف جہاد میں لاقوں کو نہیں مانا کہ اس سبب سے اس سے روز بروز محبت کی۔ دکھو آیت ۱۳۔

چودھویں آیت سے ظاہر ہے کہ غفلت کا شہر کے بہت سے پھر بھی مسیحی ہو گئے تھے اس سبب سے ان کے یہ فرقہ یہودی اپنی قوم و لوگوں سے مارا جاتا تھا کہ ان کو بہت متانت تھی یہودیوں کی قوم و لوگوں سے جدا رہنا چاہتا تھا۔ جس میں شہر میں وہ نہیں کی گئی تھی۔ مٹا دے کو مانا خدا سے کہنے کیلئے کے دہلی کے گھر کو واپس تھے اور تباہی و بربادی کے سہارے آئے گئے گشت گار سے لاسے و اس پر تیرہم کے ناموں پر ہونے کا الزام لگاتے تھے۔ یہ سن کر وہی کام ڈھکیا سے گھر گیا چاہے اس کا بیوی کیا ہوگا اگر فیصلہ دہم تک یہ خبر پہنچے کہ ایک یہودی نام ایسے کو بہت فرقہ نے یا چاہا ہے تو وہ فرقہ جو کہ اس سے فحش ہو کر ہیں رہی اس کو دیکھ کر اس کو کوئی تیز آگئی۔ اس لئے وہ فوراً پولیس کو کہہ دیا کہ اس کی ایک بہت بڑی سیڑھی ہے اور وہ بھارت پولیس ہی سنائی ہوئی ہوگی اس لئے اس نے اس کو مارتے سے منسوب سے وہ اس کی

سلوک کر سکتے تھے۔ جب پائیس سے یہ خبر پائی کہ یہودی قوم یہ مسیحی اپنی قوم و لوگوں سے ایسی سخت تکلیف پا کر جی اپنے ہمارے ہر کام میں رہتے ہیں تو وہ بہت فحش ہوا اور یہ نتیجہ نکالا کہ سنا ہے حاتم اور دیکھ کے بیچ میں میں ثابت قدم رہا خدا کے وح اور پاک کلام کے سننے کا بھل ہے۔ اس لئے یہ قوم بھی یہودیوں کے دکھوں کی خبر سن کر وہ بلا نہیں گیا جیہ کہ اور قوم نے ایسی بات میں کر سکتے ہیں۔ سینے میں اس کیس لیا یا اس کے کہ جس نے ان دکھوں کے بیچ میں کی ثابت قدمی دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا کہ یہودیوں کی بھی جانی مسیح خدا کے برگزیدہ سے اور پھر سے اس کے لئے

فحش کے ساتھ دیکھ سہینہ یہ خدا کی عجیب قدرت کا نشان ہے اگر خدا ان کو کھپا اور سنا ہے ہوشیاری کو اس کو تو متانتا تو وہ ضرور بے دل ہو کے پناہ مان چھوڑ بیٹھتے۔ جیسا ہمارے۔

یہودی اور میران کے ہم قوم یہودی جہانوں نے انہیں یہودی میں رکھا تھا وہ یہی تھیں کہ یہودیوں نے جی ظاہر کیا تھا کہ یہودی بھی اور وہی قوم و لوگوں سے مناسبت ہے کہ اس کا اپنے ایمان پر قائم رہنے سے۔ وہ اس کو میں یہودی ملک کی کسی کھپیا کے نوکریوں کے جہانوں کے فحش میں لکھا ہے کہ بعض عہد فی سنی قوموں میں جو سنا ہے اور کوڑے کے اس کے بلکہ زنجیروں سے مانا ہے اس کے اور تہ میں پڑنے سے آزما دئے گئے۔ بعض مسلمانوں کے گئے۔ بعض آئے سے چیرے گئے۔ بعض تھوڑے سے مارے گئے۔ اور بعض بھارتوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں مصیبت

میں بدسلوک کی حالت میں مارے رہے۔ پھر سے۔ سے شکوک اور
چاٹوں اور غامض اور زہریلے گزشتوں میں، ہمارے ہونے کے (دیکھو
عمر ۲۸-۳۶۔ جیسا کہ وہ دین کے صحیح سہ ماہی
میں ہمارے اور جانفشانی، کدائی و سی ہی تشلیکی سیکھوں نے بھی
دکھائی تھی۔ پش کے خوب ہی جوانی میں عزائی مسیحوں کوست یا تھا
جیسا کہ احوال کی کتاب میں لکھا ہوا ہے اس سے خدا کی پیروی سے
کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے کی کوشش میں جو وہوں کے
دار کاہن کے حیار اور پروہتوں کا تھا کہ ان کو بائبل کی طریق پر اسے
خواہر ہو یا حضرت مسیح کو بائبل کی روش میں لائے۔ وہ یہ کہ میں نے شاگردوں
کے ساتھ ٹری فنی سے پیش لانا تھا۔ وہ اپنی زبان سے بھیجے کے
نات اپنی مخالفت کا یہ کہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مردوں اور عورتوں
کو باندھ باندھ کر رہا تھا۔ سنے بے لڑاؤں کر سبھی طریقوں کو
یہاں تک کہ وہ دو تہی ہوا۔ چنانچہ سرور کا ہونا اور سارے بزرگ
میرے گھر میں کہ ان کے میں ہادیوں کے نام خط لیکر و مثنیٰ کہہ
ہو، تاکہ جلتے، پاس ہوں نہیں بھی باندھ کر یہ وہیم میں سزا دلانے کو
لاؤں اور سب شیعہ نفس کا خون یا حد کا شہ نہیں ہی وہاں ٹھہرا
تھا اور اس سے قتل ہوا۔ مثنیٰ تھا۔ سب یہودی جانتے ہیں کہ یہی قوم کے
اور میان یہ وہیم میں تروں جو فنی کے میرا جہن جیسا۔ پاسہ میں
نے بھی سچا تھا کہ یہ وہیم نامری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت
کر لی تھی پر فرض سے چنانچہ میں نے یہ وہیم میں اس بات کی کیا اور
سرور کا ہوں کی طرف سے اختیار کیا۔ باکرہ بت کے مقدسوں کو قید

میں ڈالا۔ اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں بھی رائے دیتا
تھا اور میرا دیکھا ہے میں نہیں سزا دلانا کر رہا ہوں ان سے
کھڑکھڑاتا تھا بلکہ ان کی مخالفت میں ایسا رویہ نہ بنا کہ غیر ضروری
میں جا کر انہیں سزا دیتا۔ دیکھو اعمال ۱: ۹-۱۰: ۱۳-۱۴: ۲۲ و
۱۵: ۱۶-۱۷: ۲۸

چند مہینوں اور مہینوں کی بات میں پش اپنی قوم والوں کے
گھر چور کی ایک فرست دے کرتا ہے۔ پہلے سنوں سے خدا کی پیروی
کو مار ڈالا جیسا کہ احوال کی کتاب میں لکھا ہے۔ اسے سر شلیکوں باتیں
میں کہ یہ وہیم نامری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر
نہ تھوڑے اور عجیب کاموں اور سناؤں سے ثابت ہوا جو خدا نے
اس کی معرفت تم کو دکھائے۔ چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔ جب
وہ خدا کے مقررہ انتظام اور حکم سبقت کے موافق پڑا یا گیا تو تم نے
بے شرم لوگوں کے ہاتھ کے سے جسب دوا کر مار ڈالا۔ براہیم اور
اصحٰق اور یعقوب سب کے خدا سے تمہارے پاس اور ان کے خدا سے اپنے
خام لیرے کو جلاں رہا جسے تم نے بکرا دیا اور جب بلا اس نے اس
کے چھوڑ دینے کا قصد کیا تو تم نے اس کے سامنے اس کا انکار کیا
تم نے اس قدر اس اور اس کا انکار کیا۔ اور درخواست کی کہ
اک خلی تمہاری خاطر چھوڑا جائے۔ مگر زندگی کے دیکھ کو قتل کیا
جسے خدا نے مردوں میں سے جلا یا تھا۔ اعمال ۲۲: ۱۲-۱۳: ۲۲-۲۳
یہودی قوم والوں نے نہ صرف مسیح کو ہی مڑوا دیا بلکہ خدا کے
کئے نہیں کو بھی قتل کیا تھا۔ یہ وہیم کے یہودیوں نے جس شخص کو

ماہر تالافتا کیونکہ اس سے افراد کی تھک سے بچاؤ تھا۔ یہاں رہتا ہوں
اس سے یہودی قوم کے سردار کاہن اور بزرگوں کی حد تک جس کے
معا سے صاف ثابت کیا کہ انہوں نے اور ان کے باب دادوں سے
نبیوں کے کلام کو نہیں مانا تھا بلکہ برعکس اس کے اپنی سخت
کر کے انہیں متناہت۔ جیسا کہ اس سے کہ "اسے کہ وہ کثرت اور
دس اور کان کے نامختو نورم ہر وقت روح القدس کی خدمات کرتے
ہو۔ جیسے ہمارے باپ دے کر کے دیکھتے ویسے تمام جی کرتے
ہو۔ نبیوں میں سے کس کو ہمارے باپ دادوں نے نہیں متناہت؟
انہوں نے تو اس راہستہ کے آسے کی پیش خبری دی ہے۔ اور
کو قتل کیا اور اب تم اس کے پکڑوانے سے اور قاتل ہو شے۔
تم سے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی اور عمل نہ کیا اور جس
۲۴-۵-۳۰ یہودیوں کے گناہوں کی خبرست میں پوس ایک
اور گناہ درج کرتے ہیں اور وہ یہ کہ انہوں نے ہر صفت خداوندیوں
میں سے کو اور خدا کے نبیوں کو مار مارا تھا۔ اور مسیح کے پہلے کو کشتا
مستاور پر قدیم اور یہودیہ ملک سے ہر گناہ دیا تھا۔ بلکہ ان کے
عظا و دے ہمارے آدھوں کے مخالفت ہو گئے تھے۔ اس کے اور
سب اور قوموں کے درمیان مخالفت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ انہوں
نے ہر شے کو اور اس کے ہم خدمتوں کو غیر مسیحوں کے درمیان
ہون کی نجات کے لئے کلام مناسے سے منع کیا تھا دو کچھ بیت ۱۶
گناہ کی غلطی سے نجات پانے کی راہ دکھا کر سے منع کرنا اور یہی
کے خدمات ایسا سخت گناہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ حکیم کو منع کرنا کہ وہ

ہزار اور یہودیوں کو ان کی صحت کے لئے دوا دے تیار ہے۔ یا کسی کو منع
کرنا کہ وہ چنگل میں کھڑے ہوؤں کو بچنے کی راہ نہ دکھاوے۔ یا کوئی
کو منع کرنا کہ وہ بچوں اور گرسے ہوؤں کو نہ دے اور ترقی کرنے کے
طریقے نہ سکھائے۔ یہودیوں کا ایسا ہی گناہ تھا۔ تو نے ہر شے
انکو ہمارے آدمیوں کے مخالفت تصور کرتا ہے۔ یہ بھی بتلاتا ہے
کہ وہ نہ پشت در پشت اور نہ بہ زمانہ اسی طرح حد اسکے بندوں کو
مستساہ کر اور انکو نجات کی غرض سے سے منع کر کے کہنے گناہ
کیا پیمانہ بھرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اب ان کے گناہوں کا پیمانہ
یا یارو لبریز ہو گیا اس سبب سے خدا کا غضب ان پر انگیزا رہا
آیت ۶۱ یہاں یہ پوس خدا کے کس خاص غضب کی طرف اشارہ
کرتا ہے۔ یہیں چھک معلوم نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ غضب دوا ہے
جو یہودی قوم پر خیر و اس کی بنیاد کے سبب سے آیا۔ یا وہ
غضب جو اسم نویسی کے دنوں میں یہودی کی بکلی کی بغاوت اور خدا
کے غضب سے یہودی قوم پر آیا۔ (دیکھو اجمال ۵: ۳۶-۳۸)۔
بعض یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑا گناہ جو کلو دیں ہا شہ کے حد
میں یہودیہ اور دیگر ملکوں میں پڑا پوسس کی طرف اشارہ کر کے
انکو خدا کے غضب کا نشان بتاتا ہے۔ بعضوں کا یہ بھی خیال ہے
کہ کلو دیں ہا شہ کے سخت حکم کے سبب سے یہودیوں کے
روم سے نکالے جانے کے باعث جو انکی ہر گناہ کی وجہ اور جو
مصلحتیں اور امتیں ان پر ان کی طرف اشارہ کر کے ہر شے
انکو خدا کے غضب کا نشان سمجھ کر گناہ ہے کہ یہودیوں کے گناہوں

کایا لہ اب بھریا اس سے آتے ہر عقیب اس پر چڑھ بیویوں کی
 ہر ایک پشت کچھ نہ کچھ خرابی اور بھادت کر کے اس پر لے کر بھریا
 رہی تھی۔ پر کشتی کے بیوی اپنے باپ دادوں کے دستور ات
 اور نہ کایا کو منظور کر کے ان کے قتل ختم پر چلے آئے تھے۔ یہ
 پشت ذرا پشت خدا کے غضب کایا لہ بھریا جلا آتا تھا۔ چنانچہ ایک کپڑے
 کے دوڑ میں جب بیویوں نے ایک ایک نام پر تبا کھنڈ اور بھریا
 سیم سے ہر جان کر دی جا کر اس کے چھوڑنے کی ہوش کی
 اور سیم کو قتل کر دیا تو پوچھنے لگے کہ کیا کرے؟ شک ان کے پیوں
 کے گتہ کا پیمانہ اب لبر نہ ہو گیا ہے۔ اور یہ خری تہ خدا کے
 عقیب کا صاف نشان ہے۔ اگر اس پشت پر خدا کا غضب نہ تھا
 تو کیا وہ دیا کے بھات دہندہ کو مروا آتے؟ نہیں وہ نہ ہر ملک اور
 ہر شہر میں کلام کے مناسنے و لوں کو قتل تے اور ان کی جان کے بچے
 ہوتے؟ یہودیوں کی سخت دلی اور گردن کٹنی دروں کا مدعا ہیں
 یوئس کی نظر میں ان پر خدا کے غضب کا صاف نشان تھا۔ خداوند
 یسوع مسیح نے خود انکو دی۔ رخ کے ٹھیکے دروں کی تیش مسنا کر
 یہودیوں کی بھادت اور پریشانی ظاہر کی۔ اس نے لوگوں سے کہا
 کہ ایک شخص نے انکو دی باغ لگا کر باغبانوں کو ٹھیکے پر دیا۔ ایک
 بیٹی مدت کے لئے یہ میں بھلا گیا۔ اور پھل کے موسم میں اس نے
 ایک ٹوکرا بھانوں کے پاس بھجھا تا کہ دو باغ کے پھل لیا۔ قصہ سے
 دیں۔ ایک باغبانوں نے اسے بیٹ کر غالی پاتھر پھینکا دیا۔ پھر اس نے
 ایک اور ٹوکرا بھیجی۔ انہوں نے اس کو بھی بیٹ کر اور بے عزت کر کے

عالی اقدار دیا۔ بھریا نے تیرا جیہا۔ انہوں نے اس کو بھی زخمی
 کر کے پھیل دیں۔ اس پر باغ کے مالک نے کہا کہ کب کروں؟ میں اپنے
 پیارے بچے کو بھیجوں گا۔ شاید اس کا لگا کر میں۔ جب باغبانوں نے
 اسے دیکھا تو انہیں میں صلاح کر کے کہ۔ یہی وارث ہے۔ اسے قتل
 کریں کہ میرا شہر ہی ہو جائے۔ لیکن اس کو باغ کے ہر کمال کر
 قتل کیا۔ باغ کا مالک اس کے ساتھ گیا۔ کچھ عرصے سے یہ سارے
 خدا دکرے اس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھر یہ کیا تھا ہے کہ
 جس پتھر کو معصوموں نے رکھا وہی کوئے کے سر سے کا پتھر ہو گیا؟
 جہ کہ تو اس پتھر پر کر گیا۔ سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ لیکن جس
 پتھر کا اسے پس ڈھینکا (دوق ۲۰: ۱۹-۱۸)۔ اس میں سے کوئی
 باغ سے یہودی قوم مرو ہے۔ باغ کے مالک کے خدا اور باغبانوں
 سے یہودی دگر ہادیں۔ باغ کے مالک کی طرف سے موسم ہر جو ٹوکرا
 پھل لینے کے لئے بھیجے تھے ان سے خدا کے وہی مراد ہیں۔ جو
 یہودیوں سے نہ اور۔ سے لگے تھے۔ باغ کے مالک کے پیارے
 بیٹے سے جسے باغبانوں سے نہ کر مار ڈالا۔ خدا اور یسوع مسیح ہر دو
 سو صوفی آیت میں پرش صاف نکلتا ہے کہ یہی اس تیش کی بیشکلی
 جو دی ہوئی۔ یہودی قوم نے یہیوں کو مار ڈالا تھا۔ مسیح کو بھی قتل کیا تھا
 اور اب اس کے رسولوں اور خدا میں بھی ملے۔ یہ لکھ اور پھر
 ہر شہر شہر اور اٹھاتے تھے (دیکھ اعمال ۷: ۵۴-۵۵)۔ یہ
 یوئس کے دونوں میں یہودیوں کے گناہوں کا پیمانہ۔ چنانچہ ان سے
 ہر تاجہ مارا تھا۔ بالکل بھریا تھا اس سبب کے پھر خدا کا غضب تھا تھا

حاصل کلام

ابو کلام پائیس نے شہر تھنلیک میں سیایا تھا اس کو وہ خدا کا کلام کہتا ہے اس لئے کہ اسے اس لئے خدا کی طرف سے پیا تھا کسی انسان کی طرف سے۔ جسے شک وہ کلام پائیس کی معرفت تھا یا گنا تھا۔ خدا کا کلام ہے وہ انسان تو ہیں کی طرف سے وہ خدا کا کلام ہے فیلسوفی کے خیالات کی باتیں ہیں۔ پھر خدا کا کلام صرف ایک اور عہدہ لکھتے ہیں ہی نہیں ہے کہ سننے والا نہیں مانے یہ۔ مانتے پائیس نے خدا کا یہ کلام سننا پاکہ خداوند یسوع مسیح کن وہی مراد اور گناہ کی عطا کی ہے اسے خدا کے وہاں کو بھی تا ہے۔ وہیں خدا کا کلام اس سے کہلاتا ہے کہ پیسے ہیں خدا کے خدا کے کلام کو اس کی خبر سنا ہے۔ پاک و سنتوں کے شریک ہیں گناہ ہے کہ خدا سے پیسے آدمی کو یہ فرمایا کہ میں نے تو میرے کلام کی نافرمانی کر چکا تو میری جگہ موت کا موتی پھر پر آسا بیگا۔ یہ خدا آدمی با آدم خدا کے کلام کی اور ماننے کر کے خدا کے حضور سے نکال دیا اور اس پر اور بھی دلا اور موت کا موتی سنا یا گیا۔ مگر موت کا موتی سنا کے وقت خدا سے اسے ایک امید کی بات بھی سنا کی کہ تیری اور اوروں سے ایک بچہ گا جس کے زخم و گناہ سے تیرے بچہ کا موت کا موتی سے سر کچھ جائیگا۔ پس اس وقت سے پھر مسیح کے لئے کے وقت تک خدا کے لئے ہی نہ تھی کہ نہ سنا تے رہت کہ ایک تے وہ لایا اب جو خدا کی طرف سے مسیح کی آمد ہے اس لئے وہ مسیح پہنچا گیا۔ اس آسمان سے اسے مسیح کے رعبوں کو اس کے بارے میں جاننے سے گھبراہٹ کے موت کے خوف سے اور گناہ کی مراد سے

جسے اسے جانتا ہے۔ پائیس کا پیغام۔ تھا کہ یسوع وہی مسیح ہے جسکی مراد اسے پائیس نے گناہوں کو سنا یا ہی تھی۔ کہیں بھی مسیح کے سنا دے یہ سول کہا تھا جسے کہ کب سے۔ پائیس کی خوشخبری سنا یا ہی تھی اس لئے کہ پائیس نے کہا کہ پائیس کی باتیں ۱۹۰۰ برس سے مسیح سنا یا ہی تھیں اس کا جو اس پر ہے کہ ۱۹۰۰ برس کی باتیں ہیں جس کی باتیں پائیس نے تھنلیکا اور یونان کے دیگر شہروں بلکہ روم کی کل عبادت میں سنا ہیں ان باتوں کی اصل وجہ اور خدا کا مطلب سب سے پہلے گناہ کے لئے با آدم کو سنا یا گیا۔ اور اس وقت سے بہت روایت نبیوں کی سنت اس بات کی باتوں کی پیشگوئیاں سنا یا ہی تھیں۔ مسیح خود ہی اس بات کا گواہ ہے۔ چنانچہ اس نے پائیس کی باتوں کی خدا امت کے حق میں بول کر کہا اسے با تو تو آدمیوں کی عبادت کی باتوں کے ماننے میں سست و اعتقاد۔ کیا ہے کہ یہ خدا کا تھا مگر اپنے بچوں میں داخل ہوا ضرور تھا۔ پھر موسیٰ سنا دے۔ سب نبیوں سے شروع کر کے عبادتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھا دیں۔ ۱۰۰ پھر اس لئے ان سے کہا کہ یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے کہیں تھیں سب متا دے ساتھ تھا کہ ضرور یہ کہانی باتیں میری کی ثابت ہو سکیں گے پھر اس کو ضرور میں میری بات لکھی ہے یہ تو تو پائیس نے خدا کی باتیں گناہ لانا کہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔ اور اس سے کہا پورا گناہ ہے کہ مسیح دکھ لکھا بیگا۔ اور پائیس نے ان مردوں میں سے ہی آیتا اور پائیس نے شہر کے عبادت گاہوں میں گناہ اور گناہ کی عبادت میں گناہ لکھا

نام سے کی جائے گی۔ ۲۵-۲۶ د ۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰ اس کے
صاف ظاہر ہے کہ انجیل کی جو باتیں مسیح کے حق میں پوسٹس نے سنائیں
وہ نئی نہیں تھیں۔ وہ ہمیں مسیح کے رسولوں نے نئی عترت سے ہیں
نیا نہیں بلکہ وہ مشرور ہی سے نبیوں کی معرفت خدا کی طرف سے سنا
تھیں۔ اگر کوئی چاہے کہ وہ کون سی باتیں تھیں تو اس کا جواب یہ ہے
کہ ایک بظاہر وہ آئے اور انہی سے اس کی موت کے دہلے سے گھبراہٹ
کے عملوں کی قربانی اور کفار و بدعتیوں اور دہروں میں سے بھر پور
چکر آسمان زمین کو اس اختیار پاویں گے۔ جو کوئی سے ان کا وہ پتے کا ہوں
سے بجات پادے گا۔ اور جو کوئی اس کی خبر نہ کرے اسے قبول نہ کرے گا
وہ جس بڑی بجات سے محروم رہے گا اور آئے واسے غضب سے بھر جائے
کیونکہ اسے یسوع مسیح کو جو اس غضب سے بجات بخشنے کے لئے خدا
کی طرف سے مقرر کیا گیا۔ دیکھ۔ جیسے کہ وہ فریسیوں نے پوسٹس
کی۔ مانی گناہ اور آئے واسے غضب سے بجات واسے کی خوشخبری
سن کر یقین کیا کہ یہ انسان کا کام نہیں بلکہ حقیقت میں خدا کا ہے۔
اور اس یقین کے ساتھ اس کو قبول کر لیا۔ کاشکہ ہندوستان میں
بھی مسیح کے خادموں کے واسے بجات کی راہیں بتائی جاسکتے۔
سنے واسے اس سے قبول کر کے ان سے کہ یہ کلام مسیحی مساویات و
یہ ولا نئی مشنری کو نہیں ہے بلکہ یہ حق خدا کی طرف سے ہے۔ آ نکا
کلام قدیم نبیوں کی پیشینگوئیوں کے قطب تک پہنچا ہے۔ ہاں جو
کلام نبیوں نے سنا۔ اور آئے واسے غضب سے بجات واسے کے
حق میں کہ ہے: خدا ہی کا کلام ہے۔ اور وہ بچاؤ لا خیر اور

یسوع مسیح نے خدا کے کلام کی نافرمانی بات پر سوچتے ہیں کہ سننے
واسے اس کو خدا کا کلام مان کر خداوند یسوع مسیح کو اس کے قبول نہیں
اگر یہ ہو تو اس کام کے لئے سے فائدہ بہت کم ہو گا۔ اگر اس سادہ یا
استاد یا مشنری، پہلے اس میں شریک اور اسے کہ یا نہ نبیوں نے قبول
اور انجیل کی باتوں میں موافقت ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ یا بوسٹس کلام
خدا کا پیغام ہے یا نہیں تو اس کی سادگی اور عظیم سادگی پر مبنی ہو
۲۔ پوسٹس کا کلام اتھلیٹکس میں اس سے موثر ہو گا کہ اسے صرف
تجلی یا کھنکھانے کی جھلکیوں سے موت سے بچاؤ کا کلام کہہ دے۔ اور
اس سے مراد اس سے مراد وہ نئے اور آسمان پر چڑھ جائے اور وہاں
خدا کے حضور میں ہو۔ مگر وہ کاشکہ ہندو سے بجات گناہوں کی موافقی
اور پوسٹس اس سے ملتی ہے۔ انہیں ہزاروں کے واسے سے اتھلیٹکس کے
دلوں پر حد چاں چلیں۔ یہ ذرا بڑا کھنکھانے کا کام ہے کہ
پوسٹس وادہ چھوڑوں کے پاس، کھل تو ہے۔ ورو اس کو پوسٹس اور
سننے بھی میں کچھ ظاہر طور پر ان کے تباہ چلن پر۔ اور لوں پر کچھ
ارہیں کرتی۔ مگر اگر کچھ اور ہے تو وہ بہت ہی خفا ہے اس کی گنا
وہ ہے؟ اس سوالی کے بہت جواہر جو سننے میں پہنچا ہے۔ جیسے
کے سننے واسے اس سے نہیں سننے ماموا نہیں کرے اگر سادہ آدمی
حرف و کلام سن کر اور حکم کی موافقی میں یہ حکم کی موافقت کرے اور
اس کی رو اندھا دے تو کیا اس کا دوا یا خیر کا یا خیر سے کچھ نافرمان
ہو گی؟ کچھ بھی نہیں۔ یہی عرض جب تک کہ کھنکھانے والے اس کی
انوں کو اپنے دل میں یہ نہ دیکھو کہ اس سے کچھ خیر نہ ہو گا

کھا ہے کہ عبرانیوں میں نجات کی خوشخبری مسلمانوں کی لیکن نے ہوئے
 کلام سے من کو اس نے کچھ فائدہ نہ ملے گا کہ وہ سنے والوں کے دلوں
 میں ایمان کے ساتھ نہ ملے گا۔ دیکھو عبرانیوں ۲۰:۲۴
 خدا کے کلام کے لئے تاثیر ہے کی ایک۔ وہ جو یہ بھی جوتے کہ سنو تو
 ایمان اور قسطن اور امید اور روح القدس کی قدرت سے نہیں سنا تا
 کہ انجیل کا سرور صرف لفظی طور سے اور صرف مزدور کی مانند یا امیدی
 اور کہ عقائد ہی سے سنا دے تو کلام کی تاثیر نہ ہوگی۔ اگر انجیل کا سننا
 سنگدلی کی بنا پر جتنا ہو یا خدا کے کلام میں قیوت نہ کرنا یا خدا کا
 سوا دگر کی مانند کیے کو بے شک انجیل کی تعلیم یہ تاثیر ہوگی۔
 خدا کے کلام کے تاثیر بخش نہ ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہے
 کہ شیطان انجیل کے پیچ کو دلوں میں جڑ نہ لگنے نہیں دیتا بلکہ جس طرح
 کو اس کے کو جو بے یار و مددگار ہے اسی طرح شیطان اور اس کے
 ساتھی شیطان یا کلام کی تعلیم کو دلوں کی نہیں ہیں بلکہ کلمے نہیں دیتے
 پھر جس طرح سے کہ وہ ایچ ج کا مٹوں اور جھٹلاؤں میں گرسے وہ جھٹلا
 کر خدا اس ناسخ کو دبا لیتی ہیں اور اس کے پھل کو کھتے نہیں دیتی ہر ایک
 ہی دنیا کی نگہ میں اور جھٹلاؤں اور دولت کا فریب اور انسانوں کا خوف
 اور خدا کی خواہش اور ذات یا کلمے کی پائیدار و غیر دبا یا خدا کے
 کلام کو کہ وہ بار بار میں بار بار کہہ دے یہ تعلیم بے تاثیر و بے پھل
 دہانی ہے۔ دیکھو مکی ۱۳:۱۲-۲۳
 پھر جس میں سے نیکو شخصیت اور شہر میں ایک شخص کی خوشخبری
 مسلمانوں کی گریہوں سے اسے غموں نہیں کیا خدا ملا۔ جس کے

کلمے میں آئے یا خدا سو برسوں کی ہے ایمانی اور انجیل کے
 سہارا ہے۔ نہ کی وجہ تھا تاہم کہ وہ مسیح نے کچھ پستہ دیتے
 نہیں بھیجا بلکہ خوشخبری سنا دے کہ وہ اور وہ بھی کلام کی حکمت سے
 میں تاکہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو۔ کیونکہ صلیب کا پیغام بلا ک
 جو سننے والوں کے نزدیک تو قوتی ہے۔ مگر ہم نجات پانے والوں کے
 نزدیک خدا کی قدرت ہے۔ کیونکہ کلمہ ہے کہ میں چکوں کی حکمت کو
 یسٹ اور جھٹلاؤں کی عقل کو رو کر دینگا۔ کہ اس کا حکم کہ اس کا نصیب
 کہاں کا اس جہان کا بھٹ کرنے والا؟ کہا خدا نے یہاں حکمت کو
 جو قوتی نہیں عکس کیا؟ اس لئے کہ جب خدا کی حکمت کے مطابق دنیا
 نے اپنی حکمت کے خدا کو نہ دیا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ اس خدا کی
 جو قوتی کے دیکھنے سے ایمان لائے والوں کو نجات دے۔ جہاں
 یہودی نشان چاہتے ہیں۔ اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں۔ مگر ہم
 اس مسیح مصلوب کی شادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک تھوکر
 اور غیر قوموں کے نزدیک جو قوتی ہے۔ لیکن جو بلا ہے جو ہے میں۔
 یہودیوں یا یونانیوں ان کے نزدیک مسیح خدا کی قدرت اور خدا
 کی حکمت ہے۔ اگر انھیں ۱:۱۰-۲۳ پھر وہ کہنا ہے کہ اگر
 ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہے۔ تو بلا کہ ہونے والوں کی کے لئے پڑا
 ہے۔ جسے ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقائد کو اس جہان کے
 خدا نے اذہا کر دیا ہے۔ تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے۔ اس کے
 جلال کی خوشخبری کی رہتی ہو۔ ان پر نہ ہو کہ وہ اپنی بہرہ بلکہ
 مسیح۔ سو یہ کی مساوی کر کے پتا کہ وہ خدا ہے۔ لیکن انھیں ۱:۱۰-۲۳

مگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کلام کی تاثیر کچھ تو ہے۔ مگر صرف
غریبوں اور کمینوں اور فقیران ہی میں ہے۔ تو بولیں اس کا جواب
دیتا ہے کہ "اسے جانیو اپنے بلائے جانے پر نہ نگاہ کرو کہ جسم کے لحاظ
سے بہت سے حکیم بہت سے اعتبار واسے۔ بہت سے وراثت نہیں
پلائے گئے۔ بلکہ خدا نے دنیا کے بہت سے لوگوں میں کیا کہ عیسویوں کو شرمندہ
کرے۔ اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو پیر لیا کہ نور اور نور کو شرمندہ
کرے۔ اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور فقیروں کو۔ بلکہ پلو جو دوں کو
چن لیا کہ جو جو لوگوں کو نصیب کرے۔ تاکہ کوئی بشر خدا کے سامنے فخر
نہ کرے۔ لیکن تم اس کی طرف سے عیسایہ یوحنا یوحنا کے سامنے سے
خدا کی طرف سے شکست کھو۔ یعنی استبدادی اور پاکیزگی اور مخلصی
تاکہ جیسا کہ ہے ایسا ہی ہو کہ جو فخر کرے وہ خدا اور خدا پر فخر کرے۔

۱۶-۱۳۹۳-۲۰-۲۱-۲۲ فرمیا ۲۴: ۲۴

۲۴-۲۵ کسی کاسیسی پورے کے سبب سے نئی قوم والوں کے انھوں سے
دکھ پا کر صبر نہ ہو کہ ان کی برواحت کرنا بلا اس کے ایمان کی حمایت
اور پیکر کی طرح دو گھوڑا بیت ۱۳-۱۴۔ بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ جنس خدا کے
مغضب کی نشان دہی ہے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ برعکس اس کے
اگر کوئی عیسایہ نام اور اس کے حکموں کے ماتھے کے سبب ستایا جائے
اور وہ صبر سے دکھ نہ لے تو وہ شخص خدا کے حضور میں ملے گا۔ جتنا
جیسے کہ عیسوی نے خود فرمایا "مبارک ہیں وہ جو استبدادی کے سبب
ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انھیں کی ہے جب میرے
سبب لوگ نہیں صبر کرتے اور تباہی کے اور طرح کی بڑی تباہی

تباہی نصیب ناحق کہیں تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور شادی
تساوات تو ناکیوں کے آسمان پر تبار ۱۱-۱۲۔ جس سے اس کے گروہوں کے
ان خیالوں کو بھی جو جس کے ہیں گئے، اس طرح بتایا تھا۔ یہ دیکھو
۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-

و کہیو وہ بادلوں کے ساتھ آئے والا ہے۔ اور ہر ایک اٹھ کر آئے
دیکھیں۔ اور مٹوس نے اسے چھید اٹھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر
کے سارے جیسے اس کے سبب سے چھاتی بیٹیں گے۔ مکاشفہ ۱۰: ۶
ذکر ۱۰: ۶، ۱۰: ۷

۵۔ پورس یسوع کا حال، وہ یسوع مسیح کی طرف توبہ اور ایمان کیا ہے
پھر ان کی اسرائیل کے مسیح کی طرف پھرنے کی بات لٹالی ہے۔ اس نے
جو ان کی باتیں وقت و بی وقت دہرائی تھیں مسیح کے شاگردوں سے۔ بات سن کر یہاں
ان صریح رہے کہ حد ایسا تھا کہ انکار انسان کا یہاں سے والا ہے تو اس بات
کو کھنچ کر مسیح کے شاگردوں کی جان بنے سکے۔ پہلے ہوا۔ جب وہ سفر
کرتے کرتے دشمن کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ یکا یک آسمان سے ایک نور
اس کے گرد و آفاقہ آچکا۔ اور وہ زمین پر گر پڑا اور یہ آواز آئی کہ اے شاؤل
مے شاؤل تو مجھے کیوں مارتا ہے؟ ہوس رہے ہو مجھ کو اے خدا۔ اور
تو کون ہے؟ اس نے کہا۔ میں یسوع ہوں جسے تو نے پہچانے مگر اٹھ شہر میں جا
اور جو مجھے کرنا چاہے وہ کھنچے گیا جائیگا۔ جو آدمی اس کے پہلو
سے وہ خاص کر کھنچے رہ گئے کیونکہ وہ انہیں سے تھے مگر کسی کو
دیکھنے نہ تھے۔ اور شاؤل نے زمین پر سے اٹھا۔ لیکن جب آنکھیں کھلیں
تو اس کو کچھ نہ دکھائی دیا۔ اور لوگ اس کا ہاتھ پکڑ کے دمشق میں
لے گئے۔ اور وہاں دن تک وہ کچھ نہ دیکھا یا نہ سنا۔ اور اس
۴: ۳-۹۔ وہ اُن تین دنوں میں روزہ رکھ کر کھانا نہ کھا۔ اور اس
۹: ۱۰۔ آخر کو اس کی آنکھوں سے چھلکے سے کھرکے اور وہ دیکھا ہو گیا
اور اٹھ کر پھرتا ہوا۔ اور وہ کئی دن اُن شاگردوں کے ساتھ رہے

جو دمشق میں تھے۔ اور جہاد و فلاح میں یسوع کی ساری زندگی لگا کر
وہ خدا کا شاگرد رہا۔ درمیان میں سے چھان ہو کر سب کے گناہ و گناہوں
میں سے جویر و شہر میں اس نام کے سبب دلوں کو تہ کرنا تھا۔ وہاں
اس نے آیت کریم کو پڑھا۔ کے بعد وہ یسوع کے پاس سے جا کر
پس پورس کو۔ جی تو تہ حاصل ہوئی تھی۔ اور اس سے اس بات کو کہ
کہ کہ مسیح۔ ۱۰: ۱۱۔ ۱۰: ۱۲۔ ۱۰: ۱۳۔ ۱۰: ۱۴۔ ۱۰: ۱۵۔ ۱۰: ۱۶۔ ۱۰: ۱۷۔ ۱۰: ۱۸۔ ۱۰: ۱۹۔ ۱۰: ۲۰۔ ۱۰: ۲۱۔ ۱۰: ۲۲۔ ۱۰: ۲۳۔ ۱۰: ۲۴۔ ۱۰: ۲۵۔ ۱۰: ۲۶۔ ۱۰: ۲۷۔ ۱۰: ۲۸۔ ۱۰: ۲۹۔ ۱۰: ۳۰۔ ۱۰: ۳۱۔ ۱۰: ۳۲۔ ۱۰: ۳۳۔ ۱۰: ۳۴۔ ۱۰: ۳۵۔ ۱۰: ۳۶۔ ۱۰: ۳۷۔ ۱۰: ۳۸۔ ۱۰: ۳۹۔ ۱۰: ۴۰۔ ۱۰: ۴۱۔ ۱۰: ۴۲۔ ۱۰: ۴۳۔ ۱۰: ۴۴۔ ۱۰: ۴۵۔ ۱۰: ۴۶۔ ۱۰: ۴۷۔ ۱۰: ۴۸۔ ۱۰: ۴۹۔ ۱۰: ۵۰۔ ۱۰: ۵۱۔ ۱۰: ۵۲۔ ۱۰: ۵۳۔ ۱۰: ۵۴۔ ۱۰: ۵۵۔ ۱۰: ۵۶۔ ۱۰: ۵۷۔ ۱۰: ۵۸۔ ۱۰: ۵۹۔ ۱۰: ۶۰۔ ۱۰: ۶۱۔ ۱۰: ۶۲۔ ۱۰: ۶۳۔ ۱۰: ۶۴۔ ۱۰: ۶۵۔ ۱۰: ۶۶۔ ۱۰: ۶۷۔ ۱۰: ۶۸۔ ۱۰: ۶۹۔ ۱۰: ۷۰۔ ۱۰: ۷۱۔ ۱۰: ۷۲۔ ۱۰: ۷۳۔ ۱۰: ۷۴۔ ۱۰: ۷۵۔ ۱۰: ۷۶۔ ۱۰: ۷۷۔ ۱۰: ۷۸۔ ۱۰: ۷۹۔ ۱۰: ۸۰۔ ۱۰: ۸۱۔ ۱۰: ۸۲۔ ۱۰: ۸۳۔ ۱۰: ۸۴۔ ۱۰: ۸۵۔ ۱۰: ۸۶۔ ۱۰: ۸۷۔ ۱۰: ۸۸۔ ۱۰: ۸۹۔ ۱۰: ۹۰۔ ۱۰: ۹۱۔ ۱۰: ۹۲۔ ۱۰: ۹۳۔ ۱۰: ۹۴۔ ۱۰: ۹۵۔ ۱۰: ۹۶۔ ۱۰: ۹۷۔ ۱۰: ۹۸۔ ۱۰: ۹۹۔ ۱۰: ۱۰۰۔ ۱۰: ۱۰۱۔ ۱۰: ۱۰۲۔ ۱۰: ۱۰۳۔ ۱۰: ۱۰۴۔ ۱۰: ۱۰۵۔ ۱۰: ۱۰۶۔ ۱۰: ۱۰۷۔ ۱۰: ۱۰۸۔ ۱۰: ۱۰۹۔ ۱۰: ۱۱۰۔ ۱۰: ۱۱۱۔ ۱۰: ۱۱۲۔ ۱۰: ۱۱۳۔ ۱۰: ۱۱۴۔ ۱۰: ۱۱۵۔ ۱۰: ۱۱۶۔ ۱۰: ۱۱۷۔ ۱۰: ۱۱۸۔ ۱۰: ۱۱۹۔ ۱۰: ۱۲۰۔ ۱۰: ۱۲۱۔ ۱۰: ۱۲۲۔ ۱۰: ۱۲۳۔ ۱۰: ۱۲۴۔ ۱۰: ۱۲۵۔ ۱۰: ۱۲۶۔ ۱۰: ۱۲۷۔ ۱۰: ۱۲۸۔ ۱۰: ۱۲۹۔ ۱۰: ۱۳۰۔ ۱۰: ۱۳۱۔ ۱۰: ۱۳۲۔ ۱۰: ۱۳۳۔ ۱۰: ۱۳۴۔ ۱۰: ۱۳۵۔ ۱۰: ۱۳۶۔ ۱۰: ۱۳۷۔ ۱۰: ۱۳۸۔ ۱۰: ۱۳۹۔ ۱۰: ۱۴۰۔ ۱۰: ۱۴۱۔ ۱۰: ۱۴۲۔ ۱۰: ۱۴۳۔ ۱۰: ۱۴۴۔ ۱۰: ۱۴۵۔ ۱۰: ۱۴۶۔ ۱۰: ۱۴۷۔ ۱۰: ۱۴۸۔ ۱۰: ۱۴۹۔ ۱۰: ۱۵۰۔ ۱۰: ۱۵۱۔ ۱۰: ۱۵۲۔ ۱۰: ۱۵۳۔ ۱۰: ۱۵۴۔ ۱۰: ۱۵۵۔ ۱۰: ۱۵۶۔ ۱۰: ۱۵۷۔ ۱۰: ۱۵۸۔ ۱۰: ۱۵۹۔ ۱۰: ۱۶۰۔ ۱۰: ۱۶۱۔ ۱۰: ۱۶۲۔ ۱۰: ۱۶۳۔ ۱۰: ۱۶۴۔ ۱۰: ۱۶۵۔ ۱۰: ۱۶۶۔ ۱۰: ۱۶۷۔ ۱۰: ۱۶۸۔ ۱۰: ۱۶۹۔ ۱۰: ۱۷۰۔ ۱۰: ۱۷۱۔ ۱۰: ۱۷۲۔ ۱۰: ۱۷۳۔ ۱۰: ۱۷۴۔ ۱۰: ۱۷۵۔ ۱۰: ۱۷۶۔ ۱۰: ۱۷۷۔ ۱۰: ۱۷۸۔ ۱۰: ۱۷۹۔ ۱۰: ۱۸۰۔ ۱۰: ۱۸۱۔ ۱۰: ۱۸۲۔ ۱۰: ۱۸۳۔ ۱۰: ۱۸۴۔ ۱۰: ۱۸۵۔ ۱۰: ۱۸۶۔ ۱۰: ۱۸۷۔ ۱۰: ۱۸۸۔ ۱۰: ۱۸۹۔ ۱۰: ۱۹۰۔ ۱۰: ۱۹۱۔ ۱۰: ۱۹۲۔ ۱۰: ۱۹۳۔ ۱۰: ۱۹۴۔ ۱۰: ۱۹۵۔ ۱۰: ۱۹۶۔ ۱۰: ۱۹۷۔ ۱۰: ۱۹۸۔ ۱۰: ۱۹۹۔ ۱۰: ۲۰۰۔ ۱۰: ۲۰۱۔ ۱۰: ۲۰۲۔ ۱۰: ۲۰۳۔ ۱۰: ۲۰۴۔ ۱۰: ۲۰۵۔ ۱۰: ۲۰۶۔ ۱۰: ۲۰۷۔ ۱۰: ۲۰۸۔ ۱۰: ۲۰۹۔ ۱۰: ۲۱۰۔ ۱۰: ۲۱۱۔ ۱۰: ۲۱۲۔ ۱۰: ۲۱۳۔ ۱۰: ۲۱۴۔ ۱۰: ۲۱۵۔ ۱۰: ۲۱۶۔ ۱۰: ۲۱۷۔ ۱۰: ۲۱۸۔ ۱۰: ۲۱۹۔ ۱۰: ۲۲۰۔ ۱۰: ۲۲۱۔ ۱۰: ۲۲۲۔ ۱۰: ۲۲۳۔ ۱۰: ۲۲۴۔ ۱۰: ۲۲۵۔ ۱۰: ۲۲۶۔ ۱۰: ۲۲۷۔ ۱۰: ۲۲۸۔ ۱۰: ۲۲۹۔ ۱۰: ۲۳۰۔ ۱۰: ۲۳۱۔ ۱۰: ۲۳۲۔ ۱۰: ۲۳۳۔ ۱۰: ۲۳۴۔ ۱۰: ۲۳۵۔ ۱۰: ۲۳۶۔ ۱۰: ۲۳۷۔ ۱۰: ۲۳۸۔ ۱۰: ۲۳۹۔ ۱۰: ۲۴۰۔ ۱۰: ۲۴۱۔ ۱۰: ۲۴۲۔ ۱۰: ۲۴۳۔ ۱۰: ۲۴۴۔ ۱۰: ۲۴۵۔ ۱۰: ۲۴۶۔ ۱۰: ۲۴۷۔ ۱۰: ۲۴۸۔ ۱۰: ۲۴۹۔ ۱۰: ۲۵۰۔ ۱۰: ۲۵۱۔ ۱۰: ۲۵۲۔ ۱۰: ۲۵۳۔ ۱۰: ۲۵۴۔ ۱۰: ۲۵۵۔ ۱۰: ۲۵۶۔ ۱۰: ۲۵۷۔ ۱۰: ۲۵۸۔ ۱۰: ۲۵۹۔ ۱۰: ۲۶۰۔ ۱۰: ۲۶۱۔ ۱۰: ۲۶۲۔ ۱۰: ۲۶۳۔ ۱۰: ۲۶۴۔ ۱۰: ۲۶۵۔ ۱۰: ۲۶۶۔ ۱۰: ۲۶۷۔ ۱۰: ۲۶۸۔ ۱۰: ۲۶۹۔ ۱۰: ۲۷۰۔ ۱۰: ۲۷۱۔ ۱۰: ۲۷۲۔ ۱۰: ۲۷۳۔ ۱۰: ۲۷۴۔ ۱۰: ۲۷۵۔ ۱۰: ۲۷۶۔ ۱۰: ۲۷۷۔ ۱۰: ۲۷۸۔ ۱۰: ۲۷۹۔ ۱۰: ۲۸۰۔ ۱۰: ۲۸۱۔ ۱۰: ۲۸۲۔ ۱۰: ۲۸۳۔ ۱۰: ۲۸۴۔ ۱۰: ۲۸۵۔ ۱۰: ۲۸۶۔ ۱۰: ۲۸۷۔ ۱۰: ۲۸۸۔ ۱۰: ۲۸۹۔ ۱۰: ۲۹۰۔ ۱۰: ۲۹۱۔ ۱۰: ۲۹۲۔ ۱۰: ۲۹۳۔ ۱۰: ۲۹۴۔ ۱۰: ۲۹۵۔ ۱۰: ۲۹۶۔ ۱۰: ۲۹۷۔ ۱۰: ۲۹۸۔ ۱۰: ۲۹۹۔ ۱۰: ۳۰۰۔ ۱۰: ۳۰۱۔ ۱۰: ۳۰۲۔ ۱۰: ۳۰۳۔ ۱۰: ۳۰۴۔ ۱۰: ۳۰۵۔ ۱۰: ۳۰۶۔ ۱۰: ۳۰۷۔ ۱۰: ۳۰۸۔ ۱۰: ۳۰۹۔ ۱۰: ۳۱۰۔ ۱۰: ۳۱۱۔ ۱۰: ۳۱۲۔ ۱۰: ۳۱۳۔ ۱۰: ۳۱۴۔ ۱۰: ۳۱۵۔ ۱۰: ۳۱۶۔ ۱۰: ۳۱۷۔ ۱۰: ۳۱۸۔ ۱۰: ۳۱۹۔ ۱۰: ۳۲۰۔ ۱۰: ۳۲۱۔ ۱۰: ۳۲۲۔ ۱۰: ۳۲۳۔ ۱۰: ۳۲۴۔ ۱۰: ۳۲۵۔ ۱۰: ۳۲۶۔ ۱۰: ۳۲۷۔ ۱۰: ۳۲۸۔ ۱۰: ۳۲۹۔ ۱۰: ۳۳۰۔ ۱۰: ۳۳۱۔ ۱۰: ۳۳۲۔ ۱۰: ۳۳۳۔ ۱۰: ۳۳۴۔ ۱۰: ۳۳۵۔ ۱۰: ۳۳۶۔ ۱۰: ۳۳۷۔ ۱۰: ۳۳۸۔ ۱۰: ۳۳۹۔ ۱۰: ۳۴۰۔ ۱۰: ۳۴۱۔ ۱۰: ۳۴۲۔ ۱۰: ۳۴۳۔ ۱۰: ۳۴۴۔ ۱۰: ۳۴۵۔ ۱۰: ۳۴۶۔ ۱۰: ۳۴۷۔ ۱۰: ۳۴۸۔ ۱۰: ۳۴۹۔ ۱۰: ۳۵۰۔ ۱۰: ۳۵۱۔ ۱۰: ۳۵۲۔ ۱۰: ۳۵۳۔ ۱۰: ۳۵۴۔ ۱۰: ۳۵۵۔ ۱۰: ۳۵۶۔ ۱۰: ۳۵۷۔ ۱۰: ۳۵۸۔ ۱۰: ۳۵۹۔ ۱۰: ۳۶۰۔ ۱۰: ۳۶۱۔ ۱۰: ۳۶۲۔ ۱۰: ۳۶۳۔ ۱۰: ۳۶۴۔ ۱۰: ۳۶۵۔ ۱۰: ۳۶۶۔ ۱۰: ۳۶۷۔ ۱۰: ۳۶۸۔ ۱۰: ۳۶۹۔ ۱۰: ۳۷۰۔ ۱۰: ۳۷۱۔ ۱۰: ۳۷۲۔ ۱۰: ۳۷۳۔ ۱۰: ۳۷۴۔ ۱۰: ۳۷۵۔ ۱۰: ۳۷۶۔ ۱۰: ۳۷۷۔ ۱۰: ۳۷۸۔ ۱۰: ۳۷۹۔ ۱۰: ۳۸۰۔ ۱۰: ۳۸۱۔ ۱۰: ۳۸۲۔ ۱۰: ۳۸۳۔ ۱۰: ۳۸۴۔ ۱۰: ۳۸۵۔ ۱۰: ۳۸۶۔ ۱۰: ۳۸۷۔ ۱۰: ۳۸۸۔ ۱۰: ۳۸۹۔ ۱۰: ۳۹۰۔ ۱۰: ۳۹۱۔ ۱۰: ۳۹۲۔ ۱۰: ۳۹۳۔ ۱۰: ۳۹۴۔ ۱۰: ۳۹۵۔ ۱۰: ۳۹۶۔ ۱۰: ۳۹۷۔ ۱۰: ۳۹۸۔ ۱۰: ۳۹۹۔ ۱۰: ۴۰۰۔ ۱۰: ۴۰۱۔ ۱۰: ۴۰۲۔ ۱۰: ۴۰۳۔ ۱۰: ۴۰۴۔ ۱۰: ۴۰۵۔ ۱۰: ۴۰۶۔ ۱۰: ۴۰۷۔ ۱۰: ۴۰۸۔ ۱۰: ۴۰۹۔ ۱۰: ۴۱۰۔ ۱۰: ۴۱۱۔ ۱۰: ۴۱۲۔ ۱۰: ۴۱۳۔ ۱۰: ۴۱۴۔ ۱۰: ۴۱۵۔ ۱۰: ۴۱۶۔ ۱۰: ۴۱۷۔ ۱۰: ۴۱۸۔ ۱۰: ۴۱۹۔ ۱۰: ۴۲۰۔ ۱۰: ۴۲۱۔ ۱۰: ۴۲۲۔ ۱۰: ۴۲۳۔ ۱۰: ۴۲۴۔ ۱۰: ۴۲۵۔ ۱۰: ۴۲۶۔ ۱۰: ۴۲۷۔ ۱۰: ۴۲۸۔ ۱۰: ۴۲۹۔ ۱۰: ۴۳۰۔ ۱۰: ۴۳۱۔ ۱۰: ۴۳۲۔ ۱۰: ۴۳۳۔ ۱۰: ۴۳۴۔ ۱۰: ۴۳۵۔ ۱۰: ۴۳۶۔ ۱۰: ۴۳۷۔ ۱۰: ۴۳۸۔ ۱۰: ۴۳۹۔ ۱۰: ۴۴۰۔ ۱۰: ۴۴۱۔ ۱۰: ۴۴۲۔ ۱۰: ۴۴۳۔ ۱۰: ۴۴۴۔ ۱۰: ۴۴۵۔ ۱۰: ۴۴۶۔ ۱۰: ۴۴۷۔ ۱۰: ۴۴۸۔ ۱۰: ۴۴۹۔ ۱۰: ۴۵۰۔ ۱۰: ۴۵۱۔ ۱۰: ۴۵۲۔ ۱۰: ۴۵۳۔ ۱۰: ۴۵۴۔ ۱۰: ۴۵۵۔ ۱۰: ۴۵۶۔ ۱۰: ۴۵۷۔ ۱۰: ۴۵۸۔ ۱۰: ۴۵۹۔ ۱۰: ۴۶۰۔ ۱۰: ۴۶۱۔ ۱۰: ۴۶۲۔ ۱۰: ۴۶۳۔ ۱۰: ۴۶۴۔ ۱۰: ۴۶۵۔ ۱۰: ۴۶۶۔ ۱۰: ۴۶۷۔ ۱۰: ۴۶۸۔ ۱۰: ۴۶۹۔ ۱۰: ۴۷۰۔ ۱۰: ۴۷۱۔ ۱۰: ۴۷۲۔ ۱۰: ۴۷۳۔ ۱۰: ۴۷۴۔ ۱۰: ۴۷۵۔ ۱۰: ۴۷۶۔ ۱۰: ۴۷۷۔ ۱۰: ۴۷۸۔ ۱۰: ۴۷۹۔ ۱۰: ۴۸۰۔ ۱۰: ۴۸۱۔ ۱۰: ۴۸۲۔ ۱۰: ۴۸۳۔ ۱۰: ۴۸۴۔ ۱۰: ۴۸۵۔ ۱۰: ۴۸۶۔ ۱۰: ۴۸۷۔ ۱۰: ۴۸۸۔ ۱۰: ۴۸۹۔ ۱۰: ۴۹۰۔ ۱۰: ۴۹۱۔ ۱۰: ۴۹۲۔ ۱۰: ۴۹۳۔ ۱۰: ۴۹۴۔ ۱۰: ۴۹۵۔ ۱۰: ۴۹۶۔ ۱۰: ۴۹۷۔ ۱۰: ۴۹۸۔ ۱۰: ۴۹۹۔ ۱۰: ۵۰۰۔ ۱۰: ۵۰۱۔ ۱۰: ۵۰۲۔ ۱۰: ۵۰۳۔ ۱۰: ۵۰۴۔ ۱۰: ۵۰۵۔ ۱۰: ۵۰۶۔ ۱۰: ۵۰۷۔ ۱۰: ۵۰۸۔ ۱۰: ۵۰۹۔ ۱۰: ۵۱۰۔ ۱۰: ۵۱۱۔ ۱۰: ۵۱۲۔ ۱۰: ۵۱۳۔ ۱۰: ۵۱۴۔ ۱۰: ۵۱۵۔ ۱۰: ۵۱۶۔ ۱۰: ۵۱۷۔ ۱۰: ۵۱۸۔ ۱۰: ۵۱۹۔ ۱۰: ۵۲۰۔ ۱۰: ۵۲۱۔ ۱۰: ۵۲۲۔ ۱۰: ۵۲۳۔ ۱۰: ۵۲۴۔ ۱۰: ۵۲۵۔ ۱۰: ۵۲۶۔ ۱۰: ۵۲۷۔ ۱۰: ۵۲۸۔ ۱۰: ۵۲۹۔ ۱۰: ۵۳۰۔ ۱۰: ۵۳۱۔ ۱۰: ۵۳۲۔ ۱۰: ۵۳۳۔ ۱۰: ۵۳۴۔ ۱۰: ۵۳۵۔ ۱۰: ۵۳۶۔ ۱۰: ۵۳۷۔ ۱۰: ۵۳۸۔ ۱۰: ۵۳۹۔ ۱۰: ۵۴۰۔ ۱۰: ۵۴۱۔ ۱۰: ۵۴۲۔ ۱۰: ۵۴۳۔ ۱۰: ۵۴۴۔ ۱۰: ۵۴۵۔ ۱۰: ۵۴۶۔ ۱۰: ۵۴۷۔ ۱۰: ۵۴۸۔ ۱۰: ۵۴۹۔ ۱۰: ۵۵۰۔ ۱۰: ۵۵۱۔ ۱۰: ۵۵۲۔ ۱۰: ۵۵۳۔ ۱۰: ۵۵۴۔ ۱۰: ۵۵۵۔ ۱۰: ۵۵۶۔ ۱۰: ۵۵۷۔ ۱۰: ۵۵۸۔ ۱۰: ۵۵۹۔ ۱۰: ۵۶۰۔ ۱۰: ۵۶۱۔ ۱۰: ۵۶۲۔ ۱۰: ۵۶۳۔ ۱۰: ۵۶۴۔ ۱۰: ۵۶۵۔ ۱۰: ۵۶۶۔ ۱۰: ۵۶۷۔ ۱۰: ۵۶۸۔ ۱۰: ۵۶۹۔ ۱۰: ۵۷۰۔ ۱۰: ۵۷۱۔ ۱۰: ۵۷۲۔ ۱۰: ۵۷۳۔ ۱۰: ۵۷۴۔ ۱۰: ۵۷۵۔ ۱۰: ۵۷۶۔ ۱۰: ۵۷۷۔ ۱۰: ۵۷۸۔ ۱۰: ۵۷۹۔ ۱۰: ۵۸۰۔ ۱۰: ۵۸۱۔ ۱۰: ۵۸۲۔ ۱۰: ۵۸۳۔ ۱۰: ۵۸۴۔ ۱۰: ۵۸۵۔ ۱۰: ۵۸۶۔ ۱۰: ۵۸۷۔ ۱۰: ۵۸۸۔ ۱۰: ۵۸۹۔ ۱۰: ۵۹۰۔ ۱۰: ۵۹۱۔ ۱۰: ۵۹۲۔ ۱۰: ۵۹۳۔ ۱۰: ۵۹۴۔ ۱۰: ۵۹۵۔ ۱۰: ۵۹۶۔ ۱۰: ۵۹۷۔ ۱۰: ۵۹۸۔ ۱۰: ۵۹۹۔ ۱۰: ۶۰۰۔ ۱۰: ۶۰۱۔ ۱۰: ۶۰۲۔ ۱۰: ۶۰۳۔ ۱۰: ۶۰۴۔ ۱۰: ۶۰۵۔ ۱۰: ۶۰۶۔ ۱۰: ۶۰۷۔ ۱۰: ۶۰۸۔ ۱۰: ۶۰۹۔ ۱۰: ۶۱۰۔ ۱۰: ۶۱۱۔ ۱۰: ۶۱۲۔ ۱۰: ۶۱۳۔ ۱۰: ۶۱۴۔ ۱۰: ۶۱۵۔ ۱۰: ۶۱۶۔ ۱۰: ۶۱۷۔ ۱۰: ۶۱۸۔ ۱۰: ۶۱۹۔ ۱۰: ۶۲۰۔ ۱۰: ۶۲۱۔ ۱۰: ۶۲۲۔ ۱۰: ۶۲۳۔ ۱۰: ۶۲۴۔ ۱۰: ۶۲۵۔ ۱۰: ۶۲۶۔ ۱۰: ۶۲۷۔ ۱۰: ۶۲۸۔ ۱۰: ۶۲۹۔ ۱۰: ۶۳۰۔ ۱۰: ۶۳۱۔ ۱۰: ۶۳۲۔ ۱۰: ۶۳۳۔ ۱۰: ۶۳۴۔ ۱۰: ۶۳۵۔ ۱۰: ۶۳۶۔ ۱۰: ۶۳۷۔ ۱۰: ۶۳۸۔ ۱۰: ۶۳۹۔ ۱۰: ۶۴۰۔ ۱۰: ۶۴۱۔ ۱۰: ۶۴۲۔ ۱۰: ۶۴۳۔ ۱۰: ۶۴۴۔ ۱۰: ۶۴۵۔ ۱۰: ۶۴۶۔ ۱۰: ۶۴۷۔ ۱۰: ۶۴۸۔ ۱۰: ۶۴۹۔ ۱۰: ۶۵۰۔ ۱۰: ۶۵۱۔ ۱۰: ۶۵۲۔ ۱۰: ۶۵۳۔ ۱۰: ۶۵۴۔ ۱۰: ۶۵۵۔ ۱۰: ۶۵۶۔ ۱۰: ۶۵۷۔ ۱۰: ۶۵۸۔ ۱۰: ۶۵۹۔ ۱۰: ۶۶۰۔ ۱۰: ۶۶۱۔ ۱۰: ۶۶۲۔ ۱۰: ۶۶۳۔ ۱۰: ۶۶۴۔ ۱۰: ۶۶۵۔ ۱۰: ۶۶۶۔ ۱۰: ۶۶۷۔ ۱۰: ۶۶۸۔ ۱۰: ۶۶۹۔ ۱۰: ۶۷۰۔ ۱۰: ۶۷۱۔ ۱۰: ۶۷۲۔ ۱۰: ۶۷۳۔ ۱۰: ۶۷۴۔ ۱۰: ۶۷۵۔ ۱۰: ۶۷۶۔ ۱۰: ۶۷۷۔ ۱۰: ۶۷۸۔ ۱۰: ۶۷۹۔ ۱۰: ۶۸۰۔ ۱۰: ۶۸۱۔ ۱۰: ۶۸۲۔ ۱۰: ۶۸۳۔ ۱۰: ۶۸۴۔ ۱۰: ۶۸۵۔ ۱۰: ۶۸۶۔ ۱۰: ۶۸۷۔ ۱۰: ۶۸۸۔ ۱۰: ۶۸۹۔ ۱۰: ۶۹۰۔ ۱۰: ۶۹۱۔ ۱۰: ۶۹۲۔ ۱۰: ۶۹۳۔ ۱۰: ۶۹۴۔ ۱۰: ۶۹۵۔ ۱۰: ۶۹۶۔ ۱۰: ۶۹۷۔ ۱۰: ۶۹۸۔ ۱۰: ۶۹۹۔ ۱۰: ۷۰۰۔ ۱۰: ۷۰۱۔ ۱۰: ۷۰۲۔ ۱۰: ۷۰۳۔ ۱۰: ۷۰۴۔ ۱۰: ۷۰۵۔ ۱۰: ۷۰۶۔ ۱۰: ۷۰۷۔ ۱۰: ۷۰۸۔ ۱۰: ۷۰۹۔ ۱۰: ۷۱۰۔ ۱۰: ۷۱۱۔ ۱۰: ۷۱۲۔ ۱۰: ۷۱۳۔ ۱۰: ۷۱۴۔ ۱۰: ۷۱۵۔ ۱۰: ۷۱۶۔ ۱۰: ۷۱۷۔ ۱۰: ۷۱۸۔ ۱۰: ۷۱۹۔ ۱۰: ۷۲۰۔ ۱۰: ۷۲۱۔ ۱۰: ۷۲۲۔ ۱۰: ۷۲۳۔ ۱۰: ۷۲۴۔ ۱۰: ۷۲۵۔ ۱۰: ۷۲۶۔ ۱۰: ۷۲۷۔ ۱۰: ۷۲۸۔ ۱۰: ۷۲۹۔ ۱۰: ۷۳۰۔ ۱۰: ۷۳۱۔ ۱۰: ۷۳۲۔ ۱۰: ۷۳۳۔ ۱۰: ۷۳۴۔ ۱۰: ۷۳۵۔ ۱۰: ۷۳۶۔ ۱۰: ۷۳۷۔ ۱۰: ۷۳۸۔ ۱۰: ۷۳۹۔ ۱۰: ۷۴۰۔ ۱۰: ۷۴۱۔ ۱۰: ۷۴۲۔ ۱۰: ۷۴۳۔ ۱۰: ۷۴۴۔ ۱۰: ۷۴۵۔ ۱۰: ۷۴۶۔ ۱۰: ۷۴۷۔ ۱۰: ۷۴۸۔ ۱۰: ۷۴۹۔ ۱۰: ۷۵۰۔ ۱۰: ۷۵۱۔ ۱۰: ۷۵۲۔ ۱۰: ۷۵۳۔ ۱۰: ۷۵۴۔ ۱۰: ۷۵۵۔ ۱۰: ۷۵۶۔ ۱۰: ۷۵۷۔ ۱۰: ۷۵۸۔ ۱۰: ۷۵۹۔ ۱۰: ۷۶۰۔ ۱۰: ۷۶۱۔ ۱۰: ۷۶۲۔ ۱۰: ۷۶۳۔ ۱۰: ۷۶۴۔ ۱۰: ۷۶۵۔ ۱۰: ۷۶۶۔ ۱۰: ۷۶۷۔ ۱۰: ۷۶۸۔ ۱۰: ۷۶۹۔ ۱۰: ۷۷۰۔ ۱۰: ۷۷۱۔ ۱۰: ۷۷۲۔ ۱۰: ۷۷۳۔ ۱۰: ۷۷۴۔ ۱۰: ۷۷۵۔ ۱۰: ۷۷۶۔ ۱۰: ۷۷۷۔ ۱۰: ۷۷۸۔ ۱۰: ۷۷۹۔ ۱۰: ۷۸۰۔ ۱۰: ۷۸۱۔ ۱۰: ۷۸۲۔ ۱۰: ۷۸۳۔ ۱۰: ۷۸۴۔ ۱۰: ۷۸۵۔ ۱۰: ۷۸۶۔ ۱۰: ۷۸۷۔ ۱۰: ۷۸۸۔ ۱۰: ۷۸۹۔ ۱۰: ۷۹۰۔ ۱۰: ۷۹۱۔ ۱۰: ۷۹۲۔ ۱۰: ۷۹۳۔ ۱۰: ۷۹۴۔ ۱۰: ۷۹۵۔ ۱۰: ۷۹۶۔ ۱۰: ۷۹۷۔ ۱۰: ۷۹۸۔ ۱۰: ۷۹۹۔ ۱۰: ۸۰۰۔ ۱۰: ۸۰۱۔ ۱۰: ۸۰۲۔ ۱۰: ۸۰۳۔ ۱۰: ۸۰۴۔ ۱۰: ۸۰۵۔ ۱۰: ۸۰۶۔ ۱۰: ۸۰۷۔ ۱۰: ۸۰۸۔ ۱۰: ۸۰۹۔ ۱۰: ۸۱۰۔ ۱۰: ۸۱۱۔ ۱۰: ۸۱۲۔ ۱۰: ۸۱۳۔ ۱۰: ۸۱۴۔ ۱۰: ۸۱۵۔ ۱۰: ۸۱۶۔ ۱۰: ۸۱۷۔ ۱۰: ۸۱۸۔ ۱۰: ۸۱۹۔ ۱۰: ۸۲۰۔ ۱۰: ۸۲۱۔ ۱۰: ۸۲۲۔ ۱۰: ۸۲۳۔ ۱۰: ۸۲۴۔ ۱۰:

۱۔ جو گاؤں۔۔۔ اسے جانو کہیں ایمان نہ تھا کہ نہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا تھا۔ اس نے جس چو پتا کہ تم میں سے کون سے نہ وقت رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت بڑھتا ہے اور جب تک خیر تو میں پوری پوری داخل ہوں اور ایسا ہی رہے گا اور میں صورت سے تمام اسرائیل بجاتا یا بیٹا چننا چننا لکھا ہے کہ میرا سنے والا چیتوں سے بھلا گیا۔ اور ہے وہی کو بیوقوف سے منع کر گیا۔ اور اس کے ہر میرے۔۔۔ ہو گا۔ جہاں میں اس کے لگا ہوں کو خود کر دینا۔ اس کیلئے کہ قلب سے تو وہ تمام ہی حاضر و محض ہیں لیکن اگر کسی کے اعتبار سے۔۔۔ پھر اور اس کی خاطر رہا ہے۔ اس سے کہ خدا کی نعمتیں خدا کو سے تبدیل ہے کیونکہ میں طرفہ م پیسے خدا کے نام نہ ملے۔ مگر یہ ان کی نافرمانی کے سبب ہر ہم ہوا۔ اسی طرح اس کی نافرمانی جو ہے کہ تم ہر ہم جو ہے کے باعث ہر ایک بھی ہم جو میں سے۔ خدا کے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہو سے دیا۔ تاکہ سب پر ہم ہر ہر۔۔۔ وہ خدا کی دولت اور ملک اور علم کیا ہی نہیں ہے اس کے نیچے جس خدا اور اس کے پر سے وہ اس کی۔ اس کی کیا ہی ہے نہ کہ خدا کی عقل کو کس نے بنا دیا کوئی اس کا حال نہ ہو۔ چاہے اس کے سے ہونے سے کچھ دیا ہے جس کا۔ لا اسے رہا ہے کہ کیونکہ اسی کی طرف سے اور اسی کے دیکھنے سے جو اس کے لئے ساری چیزیں میں سے تھیں

تجید اور ملک کوئی نہیں ہے۔ یہی ہے وہی ۱۱: ۱۱-۱۵: ۲۵-۳۴

۲۔ کوئی پوچھے کہ پلٹن میں کی دوسری آیت کیوں جانتا تھا تو اس کا ایک جواب ہے کہ اس وقت اس کے ہم تو دار پیار کے ہم وطن بنی اسرائیل مسیح کو گناہ سے اپنا پیارے والا اور بادشاہ بنیں گے

۱۔ جو گاؤں۔۔۔ اسے جانو کہیں ایمان نہ تھا کہ نہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا تھا۔ اس نے جس چو پتا کہ تم میں سے کون سے نہ وقت رہو کہ اسرائیل کا ایک حصہ سخت بڑھتا ہے اور جب تک خیر تو میں پوری پوری داخل ہوں اور ایسا ہی رہے گا اور میں صورت سے تمام اسرائیل بجاتا یا بیٹا چننا چننا لکھا ہے کہ میرا سنے والا چیتوں سے بھلا گیا۔ اور ہے وہی کو بیوقوف سے منع کر گیا۔ اور اس کے ہر میرے۔۔۔ ہو گا۔ جہاں میں اس کے لگا ہوں کو خود کر دینا۔ اس کیلئے کہ قلب سے تو وہ تمام ہی حاضر و محض ہیں لیکن اگر کسی کے اعتبار سے۔۔۔ پھر اور اس کی خاطر رہا ہے۔ اس سے کہ خدا کی نعمتیں خدا کو سے تبدیل ہے کیونکہ میں طرفہ م پیسے خدا کے نام نہ ملے۔ مگر یہ ان کی نافرمانی کے سبب ہر ہم ہوا۔ اسی طرح اس کی نافرمانی جو ہے کہ تم ہر ہم جو ہے کے باعث ہر ایک بھی ہم جو میں سے۔ خدا کے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہو سے دیا۔ تاکہ سب پر ہم ہر ہر۔۔۔ وہ خدا کی دولت اور ملک اور علم کیا ہی نہیں ہے اس کے نیچے جس خدا اور اس کے پر سے وہ اس کی۔ اس کی کیا ہی ہے نہ کہ خدا کی عقل کو کس نے بنا دیا کوئی اس کا حال نہ ہو۔ چاہے اس کے سے کچھ دیا ہے جس کا۔ لا اسے رہا ہے کہ کیونکہ اسی کی طرف سے اور اسی کے دیکھنے سے جو اس کے لئے ساری چیزیں میں سے تھیں

تجید اور ملک کوئی نہیں ہے۔ یہی ہے وہی ۱۱: ۱۱-۱۵: ۲۵-۳۴

۲۔ کوئی پوچھے کہ پلٹن میں کی دوسری آیت کیوں جانتا تھا تو اس کا ایک جواب ہے کہ اس وقت اس کے ہم تو دار پیار کے ہم وطن بنی اسرائیل مسیح کو گناہ سے اپنا پیارے والا اور بادشاہ بنیں گے

۱۳ اپنے ہوتے رہتوں اور عیبوں کو مٹ کر کے مسیح کی خدمت میں زندگی گزاریں۔ یہودیوں کا ساتھ گناہ نہیں کرتا ہوں؟ کیا تم پر یا میرے ملازمین اس گناہ کے سبب سے خدا کا خوف۔ بادل ہوئے کا خوف نہیں ہے؟ اسے میرے دل جبر دار ہو گئیں۔ یہاں تو کس کے خداؤں کی حریف کریں اور نکتہ دینی کر کے تیر گناہ جو دیوں کا سبب ہو جنہوں نے پاپس اور اس کے ہم خدمتوں کو انہیں سنا ہے سے روکا تھا۔

دوسرا باب ۱۷: ۱-۱۰ اور تیسرا باب ۱۳

(۱۷) اسے بھائیو جب ہم تھوڑے عرصے کے لئے ظاہر ہیں نہ دل کے۔ تم سے جدا ہو گئے تو مجھے کمال آرزو سے تمہاری صورت دیکھنے کی اور بھی زیادہ کوشش کی۔ (۱۸) اس واسطے ہم نے اپنے لئے مجھ پولس سے ایک دفعہ میں بلکہ دو دفعہ تمہارے پاس آنا چاہا۔ مگر شیطان سے ہمیں روک رکھا۔ (۱۹) بھلا ہماری امید اور خوشی وہ فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خداوند یسوع کے سامنے اس کے آنے کے وقت تم ہی نہ ہو گئے؟ (۲۰) ہمارے چلاں اور خوشی تم ہی تو ہو۔

(۱) اس واسطے جب ہم زیادہ برواشت نہ کر کے تو اچھے بندہ رہ جانا منظور کیا۔ (۲) اور ہم نے یقیناً کو جو ہمارا بھائی اور مسیح کی خوشخبری میں خدا کا نام ہے اس لئے بچھا کر دینے میں مشغول ہو کر کے اور تمہارے ایمان کے سبب میں نہیں سمجھتے

کر ہے۔ (۳) کہ اسی عیبوں کے سبب کوئی نہ گھیرا ہے۔ کیونکہ تم آپ جانتے ہو کہ ہم انہیں گئے تھے مقرر ہوئے ہیں۔ (۴) بلکہ پہلے بھی جب ہم تمہارے پاس گئے تو تم سے کہا کرتے تھے کہ میں یقیناً تمہاری باتوں کو چنانچہ ایسا ہی ہو اور تمہیں معلوم بھی ہے۔ (۵) اس واسطے جب میں دربارہ برواشت نہ کر سکا تو تمہارے پاس آنا چاہا۔ (۶) حال دربارہ رفت کر کے کو بھیجا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اذنا خود اسے نے نہیں آئے دیا ہو اور یہ بڑی محنت یہ غامضہ کی ہو۔ (۷) اب جو تحقیق نہیں ہے تمہارے پاس ہے ہمارے پاس اگر تمہارے ایمان اور محبت کی اور اس بات کی خوشخبری دی کہ تم ہمارے اور خیر بھیج کر کے ہو اور ہمارے دیکھنے کے ایسے مشتاق ہو جسے کہ ہم تمہارے (۸) اس لئے اسے بھلا جو ہم سے اپنی ساری احتیاج اور مصیبت میں تمہارے ایمان کے سبب سے تمہارے ہمارے میں تسلی پائی ہو۔ (۹) کیونکہ اب اگر تم خداوند میں تو ہم جو تو ہم زندہ ہیں۔ (۱۰) تمہارے ہمت اسے خدا کے سامنے ہیں جس قدر خوشی حاصل ہے اس کے ہمارے میں کس طرح تمہاری بات خدا کا شکر داکریں؟ سمجھتے ہیں بہت بڑی دعا مانگتے رہتے ہیں کہ تمہاری صورت دیکھیں اور تمہارے ایمان کی کمی پوری کریں۔

(۱۱) اب ہمارے خداوند اور باپ خود اور ہمارے خداوند مسیح تمہاری طرف تمہاری رہبری کرے گا۔ (۱۲) اور خداوند ایسا کرے کہ جس طرح ہمارے تم سے محبت ہے اسی طرح تمہاری محبت بھی۔ (۱۳) میں اور تم دونوں کے ساتھ زیادہ ہو اور ہر سے وہاں کہ وہ تمہارے دلوں کو مایا مضبوط

کرنے کو عیب ہمارا خداوندیو سچ، چنے سب مقدسوں کے ساتھ
ہوئے تو وہ ہمارے خدا اور باپ کے ساتھ پاکیزگی میں بے عیب
تھیں +

سرنامہ

تفسیر تفسیر کو دیکھنے کے لئے رسول کا استیصال اور
اورنگی اچھی خبر پالو اس کی خوشی اور دعا۔

آیات ۱-۹ میں پولس اپنے تفسیر کی عبادت کے دیکھنے کا اشارہ
کرا کر کرتا ہے۔ وہ انکو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ یہودیوں نے یہ دیکھ کر رستہ
تفسیر کا کے پتہ تک پولس کی باتیں سن کر مسیح کے پیرو ہوتے جاتے تھے
جس میں کرا با زری دیوں میں سے کوئی بدھاتوں کو اپنے ساتھ لے کر
پھر دیکھ کر شہر میں فساد کر رہے تھے۔ اور پولس اس کے ہم خدمتوں کو
شہر کے مالکوں کے پاس بلانے کے لئے وہ ان پر بلوں کا لازم لگایا۔ لیکن
انہوں نے ان کی ضمانت لیکر انہیں چھوڑ دیا۔ مگر جہاں لوگوں نے نہ تو ان
ساتھ رہتے پولس اور سہلاس کو بریہ میں بھیجا یا۔ (۱۰-۱۱) کیونکہ ان
۱۲-۱۵ اس سے ظاہر ہے کہ پولس نے خوشی سے تفسیر کی جان کیوں
کو عیسے چھوڑ دیا بلکہ لا جاری کے اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے
بھاگ آیا تھا۔ وہ ان کے ساتھ رہنا چاہتا تھا مگر یہودیوں کی مخالفت
سب سے بڑھ کر چھوڑنا پڑا۔ پھر بھی اس کا دل ان کے ساتھ تھا۔ وہ

رات دن انکو یاد کرتا اور ان کے پاس پھر رہنے کی تدبیریں نکالا کرتا تھا۔
مگر اب ایک رکھ رکھا رہتا۔ وہ قریب ایک ہی برس تک تفسیر کا میں
رہا تھا مگر اس نے ہی حرم میں اس شہر کے لئے ہی یہودیوں اور یہانیوں
اور دیوسر میں ایسی بستی پیدا ہو گئی تھی کہ جس میں ایک ہی خاندان کے
عہد نامے ہوتا ہے۔ اگرچہ اپنے پیچھے خدمت دوزی کے لئے یا
سوداگری صورت میں سوداگری کی عمر میں سے ایک برس تک ان کے
درمیان ارتقاء اور پھر دوسرے شہر کو چلا جاتا تو یہ جس کے دل میں ان
تفسیر کیوں کے لئے اس قدر محبت پیدا ہو جاتی کہ ان دونوں میں ایک
تفسیر کی ہی اور روحانی برادری قائم ہو کر یہ تربید کرتی کہ وہ روحانی
کی حالت میں بھی ایک دوسرے کے دیکھنے کا ادب خوش رہتے
تھیں کہ بھائی اور بہن رہتے ہیں؟ پولس جب وہاں سوداگر بن کر تفسیر
کو نہیں گیا تھا بلکہ مسیح کے کھٹے نجات پانے کی خوشخبری سننے کی
عمر میں سے گیا تھا۔ مسیح کی روح نے اس کو دھال کے سچوں کے ساتھ
ایک نئی روحانی برادری میں بھلا دیا تھا۔ جس کے سب سے بڑے ایک
دوسرے کا خیال کر سکتے اور آپس میں ایسی محبت رکھتے تھے جیسی کہ
ایک ہی رب اور دیوبی خاندان کے بھائی ہیں، ایک دوسرے سے
رہتے ہیں۔ پولس سے ملنے والوں نے اسے مردہ اور بھڑکھڑ
دیا تھا۔ اس سبب سے پولس تفسیر کی عبادتوں سے خوش تھا کیونکہ انہوں
نے مسیح کو مانا تھا۔ شاید اس کے رہنے والوں نے سمجھے کی وہ ہے یہ
کہا ہو خیر۔ پولس نے مسیح کی خاطر سے اپنے گھر والوں کو ترک
کر دیا ہے۔ چر اب تباہ کر س کے بدلے میں کیا کیا دیا؟ پولس انکو

یہ جو اب دیکھ سکتا تھا کہ جب لوڈ ڈال تھا تو کبھی میں سے تو ہنگاموں
کو نہیں چھوڑتا۔ تب تک تو پتھر رختے داموں گول جہان سے پکار کر تاجوں
اور رانہ دان میں سے ایک ایک کا کام سے کرانے سے بڑھا مانتا اور
یکتہ جہاں تاجوں کے قریب سے بھگتے تھے اور وہ رانہ رانہ کر کے اپنے شہر اور
برادری کے نکال رہے تھے۔ میرا اس میں کیا قصور تھا؟ اب ہی لوگ
ہفتہ ہفتہ کیے کیا میں نے آپ لوگوں کو چھوڑا کہ آپ لوگوں سے بھگتے
حرکت کر دیا ہے؟ وہ ان سے یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ تم بھگتے ہو
جو کہ میں نے بھی بڑا کرک پڑا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے تفہیم کا
شہر میں رہتے ہی ہیں پائے میں چول و جان کے مجھ سے محبت
رہتا ہے۔ میں نے تعلیم میں تفہیم کی خوشخبری سن لی جس کو سن کر وہ
جان کر کہ اس کے محبت کو میرے ہونے اور جب میں اس کے پیچ میں
رہتا ہوں تب جہاں ہو گیا تو وہاں کے بھگتوں سے اس کو روکی اور یہی
کی حالت میں خدا کے فرشتے کی مامد میری خبر لی۔ اور اگر چہ سکتا تو
جسے اپنی آنکھیں بھی نکال کر بھگتے دیکھتے نہ دیکھ سکتے تھے۔ وہ
پھر اور شہر والے ہیں جن جیسے کہ شخص بھی اور آتشیں دھیرا میں بھی محبت
ہوئی۔ اور وہ بھی جیسے ایسا ہی پیار کر رہے ہیں جیسا کہ ہماری بہن ایک دوست
کو کر رہی ہیں۔ ہاں میں نے اپنے ذاتی اور خاندانی ایک ایک چھائی یا بہن
کے بدلے میں تو خوشی چھائی ہیں ہائے میں نے جو وہ مسیح نہ پڑا تو
اپنے دیگر شاگردوں کے کیا وہ میرے لئے پورا ہوا ہے۔ چنانچہ خدا سے کہہ
پاؤں اس کے کہتے گا۔ تو کہہ ہم نے قوسب کچھ چھوڑ دیا اور تیرے پیچھے
ہو گئے ہیں۔ یہ سوتلے گدا۔ میں تم سے بڑا کتنا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں

جس نے گھریا جہاں یوں پہنچا ہاں یا باپ یا بچوں یا کھیتوں کو
میرے اور انجیل کے واسطے چھوڑ دیا ہو۔ اور اب اس زمانے میں سب
نہیں رہا ہے۔ گھر، درجائی اور نہیں اور ہمیں اور بچے اور کھیت۔ مگر ظلم
کے ساتھ۔ اور اسے عالم میں ہمیشہ کی زندگی میں اور قس اور وہاں
وہ وعدہ ان دنوں ہندوستان میں بھی پورا ہو رہا ہے۔ اس کی کتنی
ہی شہادیں موجود ہیں۔ بزرگ ہوا کر کا چوت چوتی صاحب کو بچیدار ہوا
نے ہی بڑی کھین بہمن ذات اور خاندان کا کچھ خیال نہ کر کے مسیح
کا اور رہا۔ اس کی خاطر سب کو چھوڑ کر پاس برس تک بچا رہا ہیں
اس کی خدمت کی۔ جس کا نتیجہ ہو کہ چناب کے برابر نوہرہ ہو گیا
وہ خانی باب کہتے ہیں۔ اور یہاں انگریز اور امریکن آئے جسے جی میں
عزیز اور بزرگ سمجھ کر ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اور اب انکو بڑا
کر کے جسے شکر کرتے ہیں کہ انکی رہنمائی محبت اور نوسن سے بہت
برکتیں ملیں اور اب تک کچھ جاتی ہیں۔ بزرگ ہوا کر چوتی صاحب کے
سے قریب کایہ وہ پورا بڑا کر جو کوئی اس کے بڑا بھیل کے واسطے اپنی قوت
برادری کو چھوڑ دے یا اس کے نیکو احسان کو وہ اس زمانے میں سمجھتا
پاؤں گا۔ اس نہ صرف ہندوستان کے بزرگ چوتی صاحب کی پامس
کے ساتھ یہ گواہی دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان اور انگلستان اور
دھرم اور دیگر ملکوں کے ہزاروں مسیح کے نام و خوشی سے بھی گواہی
دیتے کو تھا ہیں +
پوچھ اس لئے ایک نکتہ نہیں بلکہ وہ نکتہ ہے جس میں چنانچہ
کر جہاں سکا۔ وہ اپنے نہ پہنچے کا سبب یہ تھا کہ آپ کے تعلق سے

[illegible]

اب وہ نبی اورع کے وسیلے سے مجھے آپس میں کامیاب بنا سکے گا۔ دیکھا ہے اور
جب میں نے انہیں سنا کہ کی طرف سے توبہ کے علاوہ میں ہائے کی کوشش کی
تو وہاں بھی خداوند کی مدد سے جانے نہیں دیا۔ سو خدا کی روح کی طرف
سے ان کا وٹوں پر غور کر کے پوش کو کس قدر حیرانی اور تعجب ہوا ہوگا۔
شاید جیسے جس نے ان کا دل کو شیطان کی طرف سے سمجھا ہوا۔ یہ
نہیانی کیا ہو کر انہیں سنا کہ سے سو شیطان کے ورکوان منع کرے گا۔ لیکن
سوچنے سوچتے اور ان پر غور کر کے کرتے آخر کو اسے یقین ہوا کہ یہ کا وٹ
شیطان کی طرف سے ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور کہ یہ مصیبت سے
خالی نہیں ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ میں اس میں نہیں سنا ہرگز کہ یورپ
میں جا کر انہیں سنا ہے۔ بعض سیحی عالم یہ خیال کرتے ہیں کہ جس وقت یورپ
تو اس شہر میں پہنچا تو ان کا دل پر غور کر رہا تھا تو اسی وقت کہ یہ ملک
سے یورپ میں ہے ایک شخص وہاں پہنچا۔ اور خدا کے عجیب انتظام سے پورے
اور وہ مکہ کی مسافر صرا سے میں یا کسی چھوٹی گئے اور اس میں کچھ روزی پیدا
ہو گئی۔ یورپ کے علاقے میں اس ملک انہیں نہیں سنا کی طرف اور مکہ کی
حالت، فوسناک تھی۔ اس کے بڑے بڑے شہروں میں جیسے قسطنطنیہ۔ قسطن
اور کزنٹس وغیرہ میں بڑے بڑے بت خانے تھے۔ اور اگرچہ اس زمانے میں
اس شہروں میں بڑے بڑے عالم وہاں رہتے تھے پر وہ بھی عام لوگوں کی
طرح سخت بت پرستی میں گرفتار ہو گئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا کا غضب
ان آدمیوں کی تمام بے دینی اور نادراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے
جو حق کو نامرستی کے دبا لے رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم
ہو سکتا ہے۔ وہ ان کے باطن میں ہی ہے۔ اس سے کہ خدا نے اس کو

چراغ پر گردیا۔ کیونکہ اس کی ہر ایک عقلیں یعنی اس کی دل تہذیب اور
دعا کی پیدائش کے وقت سے چائی چوٹی چڑھنے سے معلوم
ہو کر صاف نظر آتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کو کچھ خدا باقی نہیں۔ اس سے
کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان لوہا لگے اس کی خدا کی لایں اس کی
بڑی در شکر گزاری کی۔ بلکہ باطن خیالات میں پڑ گئے۔ اور ان کے
بے سمجھ لوہا پر اندھیر چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جانا کر بیوقوف
بن گئے۔ اور غیر دانی خدا کے جس کو دانی انسان اور پرند ہیں اور جو پاؤں
اور کپڑے کو شرف کی صورت میں دیا والا ہے وہی ۱۷۱۱-۱۷۲۲
کچھ عجیب کی بات نہیں کہ اس بگڑتی مسافر نے پوش سے اپنے ملک
کی بت پرستی اور خرابی کا چرچا کیا ہو۔ اور پورے اس پر سوچے اور
دعا کر کے وہ روپا دیکھی جس کا بیان یوں لکھا ہے کہ پورے نے رات کو
روایا میں دیکھا کہ ایک بگڑتی آدمی کھڑا ہوا۔ اس کی منت کرتے کہنا ہے
کہ یا خدا کی کد میں آ۔ اور ہماری مدد کر۔ اس کے دوبا دیکھتے ہی چلے
خدا کی کد میں آ۔ سنا کا اور یہی۔ کیونکہ ہم اس سے پہچان کر خدا اسے
انہیں خوشخبری دینے کے لئے ہم کو بلا پاس ہے۔ پس خروا اس سے جانا
روا ہو کر ہم سے سکتا کے میں اور دوسرے دن یا پورے میں آئے۔
اور وہاں سے یقین میں پہنچے جو کد میں کا شہر اور اس صفت کا حمد اور
رومیوں کی بت پرستی ہے۔ اور ہم چند روز اس شہر میں رہے۔ وہاں ۱۷۱۶
۱۷۱۷-۱۷۱۸ میں خیر قلبی میں پورے نے انہیں سنا اور یوں یورپ میں
سیح کی پہلی کلیسا کی بنیاد ڈالی۔ اس کی وجہ سے یہ خیر صاف صفت
ہے کہ سیحی منا یا خادام کو وکیل سنا نے میں جو رکاوٹیں پیش آئیں ان میں

یعنی بیٹوں کی عزت سے تاج بنگا ہے سو پولیس نے بھی ہتھکڑیاں لگا کر
 ان کو رہا کر دیا اور پھر تاج اور جلال سمجھا اس سے وہ کہنے لگا کہ جھوٹا
 تھا اس کی اچھڑ اور خوشی اور غم کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہر سے خداوند
 لیویر کے سامنے آئے تھے کہ وقت تم ہی نہ ہو گئے؟ ہمارا جلال اور
 خوشی تو یہی کہ چوڑے و گریبہ پوش نے ہتھکڑیاں لگائیں تو ہمیں کیا
 کیا عیب؟ باب اپنے بیٹے بیٹوں کو ہار کر رہا ہے تو بھی آگے ایمان میں
 بڑھ کر رہی تھی اس سے وہ لاپرواہ نہیں تھا مگر اس کے دور کرنے کی
 فکر میں رہا۔ وہ اس لئے آگے پاس جانا چاہتا تھا۔ آگے ایمان کو مضبوط
 کرے۔ درحقیقت آگے ایمان میں چڑھ سکو پورا کرے عیب کہ دوسری میت
 سے ملے ہوئے۔ خالص محبت کی تعلیم پچان یہ ہے کہ جس کو ہم سے کچھ پیار
 کرتے ہیں تو اگر اس میں کوئی نقص یا کمزوری یا عیب یا کسی قسم کی کمی ہو تو
 اس کو دور کرنے کے لئے ہم کو بہت فکر ہوتی۔ کسی بھائی کا نقص یا کمزوری
 یا کمزوری کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے تاکہ وہ بھائی جتنا کیا جاسکے۔ یہی محبت
 کو ستان ہے کہ شک و شبہ کو سب کرنا مشکل کام ہے۔ شک میں باقی
 سے پاور کے دماغ کو صاف کرنے کا ارادہ ہے اگر وہ باقی کھوتا ہو تو
 پورا رہا نہیں جا سکتا۔ یہ اگر وہ باقی برت کا ہو تو پورا رہا نہیں جا سکتا اور پھر
 دماغ دریا کا خراب ہو جائیگا۔ اور وہ بیچارہ جس حکم کو کہے جس کے
 ساتھ نہ سہا کرے تو زمین اور بیوقوف اور بی حال کر رہے ہیں اس سے بہت
 بڑی کمزوری۔ اسی طرح اگر کوئی باب یا شاعر یا محقق یا سیاست
 دان ہے۔ بھائی یا شاگرد سے غصہ ہو کر اسے نصیحت یا نصیحت کرے
 تو بھائی یا شاگرد کے نقصان ہو گا۔

اگر یہ پوچھا جائے کہ پولیس نے ہتھکڑیاں لگا کر پولیس کی کوشش کی طرف
 اشارہ کرتا ہے تو اس کا جواب ۱۰-۱۵ آیات میں پایا جاتا ہے۔ دوسری بات
 میں وہ جن کے بیان میں حرج اور ہرجاس میں آگے محبت کی گئی اور پاکیزگی
 میں کچھ نقص کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دوسرے ایک نوٹ دیکھئے۔ اور دوسری
 باتوں میں ہتھکڑیاں لگائے۔ دوسرے آیت کے لئے اشارہ ہے۔ اس لئے انکو
 اس سے انکار ہوتا ہے۔ شاید پولیس سے کچھ بچاؤ یا محفوظ
 یا جلاوت یا کمزوری کی کچھ سمجھتیں کی رہا ہوں۔ اور اس سے خود
 اس کی جڑ ان کے ایمان کی کو کچھ نہیں میں ایمان کا بھی ہو گیا۔ وہ دعا
 میں غافل اور سمجھتا ہو گا۔ اس قسم کی آنکھوں سے دیکھ کر کام کرنا نہ کر
 اندر دیکھ کر دیکھ کر مضبوط رہیگا۔ وہ آدمی کے خوف سے کچھ بھی اپنے
 جیسے ایمان کو چھپائے گا۔ وہ برادری کو خوش کرنے کی غرض سے انکے لئے
 بیجا دستورات میں نہیں چلیگا۔ اسناد خوف۔ دو شخصوں کی خوشامد
 متجان توجہ کے سامنے چکنا اور اس کی جڑ کرنا۔ اس کی پابندی اور اس کی
 قسم کی دیگر ترہاں ایمان کا کوئی کے سب سے چھوٹا ہے۔ یہ
 بھی چھاپا ہے کہ ان کی محبت پر بھی کچھ فرق۔ البتہ پولیس کی طرف سے ان کو
 محبت میں کچھ کی نہیں تھی پر شاید۔ یہی محبت جس کچھ کی ہوئی ہوگی
 یا شاید باہر دوس کے لئے۔ اس قدر محبت نہ تھی کہ دوسرے کے حکم کے
 مطابق اپنے دشمنوں کے لئے رعایا بنیں اور اپنے لئے برکت چاہیں۔
 اس کی منہدہ سے بچے ہوں فرما جائے تو ہم سب سے بڑا کرنا تھا۔
 اپنے چڑوسی کے مجاہد پر کھڑا رہنے دشمن سے عدو۔ یہ ایک جملہ
 ہے یہ کہتا ہے کہ سب دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے دشمنوں سے عدو۔

جئے دھاما نکو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے جیسے بھٹو۔ کیونکہ
وہ اپنے سرور کو بدھوں اور تیکوں کو پرست کرتا ہے۔ اور راستہ داروں
اور ناراستوں کو پرست نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنے مجتہد رکھتے
اور لوں ہی کے مجتہد رکھو تو ہمارے لئے یہ ناجائز ہے؛ کیا حصول لینے
وہ بھی دیا نہیں کرتے؟ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو
تو کیا نہ کر کے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس
چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا ہمارا آسمانی باپ کامل ہے۔ سن ۵: ۳۷-۴۸۔

تھنٹلیکی سیکھیں جس پاکیزگی کا ہم نے عیب تھا (دیکھو، بیت ۱۳)۔
ہم کو معلوم نہیں کہ یہاں پر پولس نوشی ناباکی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چونکہ
باب کی سہ۔ ۱۰۔ آیت میں حرام کاری کی ناباکی کا کچھ ذکر پایا جاتا ہے اور پولس
انکو اس گناہ کے پچھے رہنے کی نصیحت دیتا ہے۔ وہ بت پرست قوموں
کی مانند شہوت کی ملائی میں نہ پڑیں۔ یہ مان کے بعض بہت فانی رہیں
کیسیا رہتی تھیں۔ مثلاً کہ شخص شہر کے ایک بڑے شہرہ مند میں جو ایک
پرانی دیوی ویش (دھرم) کی عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا تھا، گھبرا
گھبرا رہتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے بت پرست کوشش
ہے شرم اور بے حیاء ہو گئے تھے کہ انکو اپنے صندوق میں بھی بسائے کے کچھ
لوا لے لیں۔ تاکہ بعض کا خیال رہے کہ جس ناباکی کی طرف پولس یہاں
اشارہ کرتا ہے وہ شراب خوری کی ناباکی تھی۔ پانچویں باب کی ۱۰-۱۱ آیات
میں پولس نے کوئی نہ دیکھے بے پرواہی سے جھگڑا کرنا چاہیے۔ پس اسے جاننا
کہ تھنٹلیکیا کے نور پرستی شراب خواروں اور بت پرستوں اور حرام کاروں
کے درمیان رہ کر طرح طرح کی آزمائشوں میں کرتے رہے جو اسے جانتے ہیں۔

وہ راستوں انکے لئے بہت دھاما نکتا ہوتا تھا تاکہ وہ ان کے مددگاروں کی غلامی
میں نہ رہیں۔ وہ ان غلاموں کے بچنے کے لئے انکو یاد دلانا کے کہ وہ انکو بیسوع
اپنے سب مقدموں کے ساتھ آئے والا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جس آسمانی
مقدموں اور ملائی گروہ میں شامل ہوتا تھا اسے کوہ پاکیزگی میں بے عیب
ہی کافی نہیں ہے کہ کوئی شخص اس کے حق یا سرکاری چھری یا گلیا
بزرگوں کے ساتھ پاک بھاڑے۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ خود انکو بیسوع
کے تحت عدالت کے سامنے آئے اور مقدمہ چلے۔ مگر کیا یہ پنج پاکیزگی کے
بزرگوں کی نظر میں ہم راست و پاک تھیں یا نہ تھیں پر بڑی اور مقدمہ بات پر
ہے کہ ہم بیسوع کو نہ تھیں۔ کیونکہ ضروری ہے کہ بیسوع کے تحت عدالت کے سامنے
جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا پتہ لگا سکے
جو اس نے بدن کے دھوکے سے کئے ہیں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ راستے

۱۰: ۵

حاصل کلام

۱۔ پولس نے تھنٹلیکیا سیکھوں کے مقدموں کی بہت کئی؟ وہ کوہ نام اور
ذاتی عورت پر وہی سرور تھا اور تھنٹلیکیا کے علم اور حق پر غور و اسے تھے۔ پھر
انہیں سے کہنے لوگ کہ وہی شراب خوار دی اور کسی قسم کی اور سری خوار ہو
میں گرفتار تھے۔ اس پر بھی پولس کے دل میں اس کے لئے ایسی محبت تھی جیسی
کہ مال باپ کے دل میں اپنی اور دسکے کے ہوا کرتی ہے۔ اسکی دھوکا مٹی ہے
اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ اس میں اور نہیں، ایک ہی بات تھی

کہا چاہا کہ۔ برنگ نوح جبر صا پے میں شیطان کا جیلہ نہ بیکھ کر زیادہ شرب
 بن کر لئے ہیں، لہذا اور شیطان سے مطلوب ہو گیا ہے۔ میں انوم ہی اس لئے
 میں ایک ماسور تھا جی تھا۔ اس نے اپنی قوم کو دشمن کے ہاتھ سے بھڑایا تھا۔
 لیکن دشمنوں کو دھوڑ کر ایک غیر قوم عورت کے چاند سے میں پھنس گیا جس نے
 اسکو دشمنوں سے دھوڑ کر دیا۔ اس کے دشمنوں نے دشمنوں کو اندھا کر کے اس کی
 سخت سزا دی کی میں تک کہ اس سے چلنے والی۔ ذہن صدمہ ہوا۔ اور
 ہمارے کہ جس نے نری ماسوری دکھا کر اپنی قوم کے لوگوں کو غلامی سے بچھڑایا جو
 ایک عورت کے پس میں جو کہ موت کے دن تک مدھنا اور غلام بنا رہا شیطان نے
 اس عورت کی جیلہ ہونے کے وسیلے اس، مود قاضی کو رہا اور تباہ کر دیا شیطان نے
 حضرت داؤد کو بھی گناہ میں پھنسا کر اسکو تمام بہت کے سامنے شرمندہ کیا۔ میں
 شیطان نے جس کے ایک رسول کے در میں، وہیوں کا لایع پیدا کر کے اسے جو
 برادیا اور آخر کار اس سے خود کشی کر لی۔ ان تماموں سے یہ بتا رہی اور بہت
 کی، تا حاصل نہیں ہوتی کہ ہم شیطان کے جیلوں اور مصیبتوں سے بچہ خیر۔ میں
 انکو معلوم کر کے فوراً اس جال سے نکل بیاتیں۔ اور یہی کہ دشمن نے دھماکے دینے سے
 سنبھلنے کے جیلوں کو چھوڑا، سو ہم بھی اسی طرح ان سے واقف ہو سکتے ہیں۔ ہمارا
 یسوع مسیح خود ہرگز کے ساتھ دھماکر کے شیطان کے جالوں سے خود اڑھن ہا۔ یہاں
 تک کہ شیطان نے زبان فرستنے کی شکل اختیار کر کے خدا کے کلام کے وعدوں سے
 برابر اسے دھماکے کی کوشش کی۔ مگر مسیح نے جواب دیا کہ یہ شیطان کا ایک
 جیلہ ہے اور اس کے ہاں میں نہ چھن، بلکہ اس کو قدامت کر کے کہا۔ اسے شیطان
 وہ چھو۔ مئی ۱۲ +

وہ پائلس سے نہ عورت دھماچی کے ذریعہ سے شیطان کی رسا لوگ کو باقی نہیں رہے

کی کوشش کی بلکہ نور ایک تدبیر نکالی کہ جس سے شیطان کی تدبیر بے کار ہو جائے
 شیطان نے کسی تدبیر سے پائلس کو غصہ لگا کے سمجھوں کے پاس جانے سے روک
 رکھا تھا۔ اس سے شیطان کی طرف یہ مقلی کو سناٹا جانے کے سبب سے پائلس کی
 غیر حاضری میں کھڑا ہوا اور اپنا دھماکا چھڑا دیں۔ کیا پائلس شیطان کا یہ جیلہ چھو
 کر کھڑے ہاتھ رکھ کے بیٹھ رہا۔ اور مرد دھماکے، اور کچھ نہیں کیا؟ کیا اس نے یہ
 کہا کہ خیر کچھ نہیں ہے۔ بہت بڑا ہر تقدیر کی بات ہے۔ جو کچھ خدا کی مرضی ہو سو
 ہو۔ میں لاچار ہوں۔ میں نے بار بار دھماکا دیا مگر کچھ نہیں سنا رہا ہر دھماکی کے یہ
 رکاوٹیں اور چوڑا ہونے لگیں۔ اور نہ ہوئیں۔ میں نے کیا کر دیا۔ میں تو مجبور ہوں معلوم
 نہیں کہ شیطان اس بچارے کو فریاد میں کونسی صورت سے اور کس پہلے سے دھماکا
 دینے اور مسیح سے اور مجھ سے جدا کرنے کی کوشش کر گیا۔ تا کہ جھٹلا جا۔ اور ان
 بچارے کو گمراہ۔ انھما خدا کا قطع۔ پائلس سے اس میں کوئی بات نہیں کی بلکہ اس سے
 شیطان سے مقابلہ کرنے کے لئے، پہلے ایک دھماکا، اور ہم خدمت کے تفصیل کہ یہ کہہ کر ان کے
 پاس بھیجا تو ایک دم غصہ لگا کی راہوں بے شک براہ خطر ناک ہوئے۔ اور میں بھی بہت
 میں۔ اور شیطان جھوٹ بولی اور فوراً یہ گمراہ اس سے مت ڈر دیکھیں کہ وہ
 ان کے پاس حاذر اور ان بچاروں کو سنبھالو اور دشمنی دوکر دے مسیح کو دھمکیاں، بلکہ
 اس کے لئے جان تک دے دے یہ کوئی تیار ہیں۔ اور عہد ہی حوت کر ان کے حال کی کچھ
 خبر دے جب تک تم واپس نہ آؤ اس تمام تیار ہو کر دیکھو اور منار سے سنے دھماکا
 رہو نہ تھا۔ پائلس نے تفصیل سے اس قسم کی باتیں کر کے فوراً اسے روک دیا کیا تاکہ وہ
 غصہ لگا میں بلکہ شیطان کا مقصد یہ کہ اس کی سبب تدبیروں کو ناقص کر دے
 اس میں ہمارا سنا سنا بہت اور کو نہ ہے شیطان کے منصوبوں کو ناقص کر دے
 کے لئے ہیں تدبیریں نکالنا چاہئے۔ سب کوئی تدبیر نکالے تو ہم بھی سوچنا ہو کہ کوئی

تدبیر پر عمل کر کے جس کے اس کی تدبیر پر چکا رہو چاہئے اس کے پولس کا شکہ ہم جو
ہندوستان کے مشرقی اور مغربی میں تیری ہی دلکش منظر اور دیر
اور دنا کے ساتھ ساتھ دنا کا غلابہ کریں۔ کیونکہ ہمارے لئے ہر دین
کو سیکھنے کیلئے دنا کا غلابہ ہے۔ اور سچ کی کھپیا کو بچاؤ کے لئے کی کوشش
کرتا رہتا ہے چاہے کہ ہم اس گیت کو سمجھ پاویں۔

۱۔ مخالفانہ مشہور

بہت سے تامل ہیں

۲۔ میرے دل پر ہمسوار

۳۔ دے تجھ پر سستہ ہیں

۴۔ تو سالک اور انگ دنا

دیر چو اور پھر

تو ہفتہ کو جنگ سے مت آٹھا

۵۔ برجی کے راکر

۶۔ صحت دوسرے جو اب تو اب آرام

۷۔ کہ ہے جنگ کی بنا

جو جنگی ہے کھلیا ب

۸۔ تاج اسکو دینا

۹۔ تہہ تک سے میرے دل

آرام کو جان مرم

سردار عیب حکم دیو کا

تہہ پر چو کا آرام

۱۔ خط خطوط کے دیکھ کے بھی سچ کی پرتا ہے اور پھر حدت ہو سکتی
ہے۔ جس دن تھیں تھیں نے تعلیم کے لوٹ کر پولس کو جو شہر کی خیر سہا
کہ تعلیم کے لئے ہمیں اس کو پڑی محبت سے پڑھ کر دے۔ تو پولس نے ڈاکٹر
پنے علم کو شکر گزاری کے لئے انہوں میں بھگوا کر آتو وہ خط لکھ کر دیا جو تعلیم کے
تو پولس خط لکھا ہے۔ بیت ۱۰ میں جس خط کا ترجمہ دیا گیا ہے اس کے اگلے
۱۱۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں گھڑی ۱۰ میں دل میں تعلیم کے تعلیم کے لئے
اور محبت کی طبیعت خوشی کی خبر دیکھ کر اس کے پاس پہنچا تو پولس نے اسی وقت
اسی گھڑی اور اسی دن شکر گزاری سے ابھرے ہوئے اس کے یہ خط لکھا ہے مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ در ایک روز یا دو ایک ہفتے میں شکر کر لکھتا تو اس دیر کا نتیجہ یہ ہوتا
کہ اس عرصے میں اس سکھ میں دوسرے خیالات پیدا ہوتے اور اسکا دل دوسری
باتوں پر کاموں میں لگ جاتا تھا کہ یہ شکر گزاری کا خط یا لکھا ہی نہ جاتا
یا جس کے دل میں تعلیم کے لئے محبت کا اس قدر خوش رہتا تھا جتنا کہ خبر پانے
پا تھا۔ ۱۱۔ میری اس خط کے پولس کی محبت کے لئے شکر گزاری ہو جاتی اور تہہ محبت
کے آئندہ کے لئے یہ خبر نہ پانی میں علم چھو کر لکھا جاتا ہے نہ تو تعلیم کے
۱۲۔ اور نہ ہمارے دل پر کچھ اثر ہوتا۔ جو خط صرف فرض کو لیا کرنے یا اس کے پھر
کو لکھا کر سنے کی غرض سے لکھا جاوے اسکا اثر پڑے اس کے دل پر بہت کم ہوگا
مگر جو خط محبت اور شکر گزاری کے آئندہ کے لئے لکھا جاتا ہے وہ بے تاثیر نہیں
رہ سکتا۔ ۱۳۔ اس بات پر غور کرو کہ جس وقت پولس کا خط تعلیم کے لئے اس
چھوٹی اور کمزور اور گھبراہٹ والی جیسیا میں پڑھ کر لیا گیا تو ان کے دلوں میں گویا
محبت کا نیا جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے فوراً کھینچے جھک کر پولس کی تعلیم اور
تعلیم اور سلی بخش خط کے لئے خدا کا شکر کیا۔ ہمارے پاس پولس کے تہہ خطوط

سوجھ دہیں۔ شاید اور بھی جوئے ہوئے ہو گئے۔ ان محبت کے اندوہوں کی سیاحت کے لئے جوئے خوں کے ذریعے اس سے بیان تک کہیں کی مٹا دی گئی کہ اب تک کیسے جان کے زلی۔ زلی اور دہائی رہتی ہے۔ نے مقدس پرشس ہم بھی غفلت کی پیچھے کے ساتھ اس سستی قس حاکم کو جھک خدا کا شکر کر کے ہیں۔ سے خداوندیوں جیسے تیرے بندے ہوش نے شکرگزاری کے آندوہوں کے اس خط کو کھادیتے ہیں۔ اس میں ہمارے ہے اچھا تونہ ہے کہ ہوش نے تفصیلیوں کی خبر یا سنے ہوئے کو خدا کا شکر ہے۔ میں دیکھ کر کہ اپنے کسی دوست کی خوشحالی یا کسی کی خوشی یا اس کے غائب ہونے کوئی خوشی کی بات ہو۔ یا کوئی غم کی بات ہو تو ہم یا کوئی بات ہو جا کر یہ خط لکھ کے اپنی خوشی یا غم کی بات لکھ کر اس طریقے سے اس کی اور ہماری آپس کی محبت ظاہر ہو کر رہتی ہوگی۔ اور یوں ہم مسیح کی اس چٹ پر عمل کر رہے ہیں کہ کوئی خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرے۔ اور رونے والوں کے ساتھ روتے۔ رومی ۱۲: ۱۵ *

۱۴) برفری یا امتیاز۔ سچی اور غریبی جماعت میں ہے اسکا اشارہ ان آیات میں پایا جاتا ہے۔ سچی جماعت کی خاصیت یا پہچان ایک خاص بات پر موقوف ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے شرکا خداوندیوں سے کمال سے اپنے گناہوں سے بچا لئے ہوں ان کو ایک دوسرے سے محبت کر کے ایک ہی سچی برادری میں شامل ہوئے ہیں۔ پھر سچی جماعت کے لوگ یہ کہ تو مانتے ہیں کہ وہ ایک جنگی، انشور کے اوتاروں میں سے ایک ہے۔ لیکن اسے مسکراہوں کے فضل و معنی دیکھنے اور سمجھ کر لے کر تیار نہیں۔ اور نہ اسے اس کے نام سے پکارے گی یا کسی کو لگا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے اور اپنے لائق کے لوگوں کے لئے کسی دوسرے کا

نام زیادہ عزیز جان کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ محمدی محمد صاحب کا نام اور محمد رام کرستین بلوہ اور پاکب و فخر ناموں کو زیادہ عزیز اور مقدس مانتے ہیں۔ تفصیلیوں میں یہ قسم دیا سچ ہوئے کا نشان نہیں تھا۔ اس خط میں ہر شخص کا محمد وکر نہیں ہے۔ اور نہ اس کی طرف کچھ اشارہ یا اشارہ ہے سچی جماعت میں اور دیگر قوموں میں بھی سچ پر ایمان لانا اور آپس میں برادرہ محبت و کھانا۔ کی جوتے کی نشانیاں کبھی حافی میں بغض و کینہ کے سپرد ہوں۔ یہ دونوں نشانیاں صاف نظر آتی ہیں۔ وہ لے لکھ لکھاتے جگہ جان دیکھ کو بھی راہنی تھے مگر مسیح کی پیروی اور اسکا اقرار کرنے سے پہلے نہیں تھے۔ اس نے ہوش کو بظاہر اعلان اور تاج کتاب ہے۔ جیسا کہ سنا دیتے "ن شاگردوں کو کو اول ایسے میں پا کر جو لے ہیں اپنا تاج بکھتا ہے یا سپہ سالار ان سپاہیوں کو جو دیکھ جوتے پھر بھی جیدل نہیں دوتے اپنا جلال اور تاج جانتا ہے۔ پس برادرانہ محبت سچی جماعت کا خاص نشان ہے۔ جس سے سچی کلیہ یا جماعت میں یہ نشان ہر نہ ہو تو اس میں وہ ایک غریبی جماعت میں سوا نام کے اور کچھ فرق نہیں ہے۔ نتیجے میں خود اپنے شاگردوں کو یہ نشان بتایا ہے۔ اس نے جیسے کہ "میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ مگر میں میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانتے کہ تم میرے شاگرد ہو گے۔ یوحنا ۱۳: ۳۴ و ۳۵ *

چوتھا باب - ۸

داں مرنے سے پہلے ہیو۔ ہم تم سے درخواست کرتے ہیں۔ اور
 خداوند یسوع میں ہمیں پناہ دے کر کہ جس طرح تم
 ہم سے مناسب حال چاہتے اور خدا کو خوش کرنے کی ہمیں پناہ
 جس طرح تم چاہتے ہیں۔ اسی طرح اور نہ ہی کرنے کا۔ وہی کیا کہ
 تم جانتے ہو کہ ہم سے تم کو خداوند یسوع کی طرف سے کیا کیا حکم
 پہنچائے۔ (۳) چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک اور پیر
 حر مکاشفہ سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور
 عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا چاہیے۔ وہی ہر سموت
 کے جو میں سے ان قوموں کی ہند جو خدا کو نہیں جانتے۔ (۷)
 اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس اطمینان سے نہ ہو اور
 وہ خدا کرے۔ کیونکہ خداوند دن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے
 چنانچہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے بتا دیا تھا۔ (۸) اس لئے
 کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے
 لئے بنایا۔ (۹) پس جو نہیں مانتا وہ آدمی کو نہیں
 بلکہ خدا کو نہیں مانتا۔ جو تم کو اپنا پاک روح دیتا ہے۔

سرنامہ -

پاکہ امتی اور برادرانہ محبت اور محنت کشی کی نصیحتیں

پولس نے قسطنطینا - کہ نور میں جس کے سے یہ وہی کی غنی کی محبت
 تیس برس اسباب و سبب کے ساتھ یاد ہو رہے ہیں۔ چنانچہ کہ وہ
 خداوند یسوع اپنے سب مقدسوں کے ساتھ اسے نصیحتیں کی خدا کے
 سامنے پاکیزگی اور پاک دہنی میں سے عیب شہریں۔ (۱۲: ۱۷) اس
 جو تھے باپ کی دوسری امت میں وہ اس بار دلا تھے کہ سموت وہ
 مٹنے کے چم میں تھا اس نے ان کو پال میں کی پاکیزگی اور خدا کو خوش
 کرنے کی تعلیم دی تھی۔ وہ مانتا تھا کہ وہ اس کی تعلیم و نصیحت کے موافق
 چلنے لگے تھے اور پاک چال چلن میں ترقی بھی کر رہے تھے۔ وہی
 یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ اس نے نہ صرف ان کو پاک نصیحت ہی دی بلکہ نصیحت
 کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کے وہ علم بھی، جو ہم سے تھے جو اس نے اپنے
 شاگردوں کے چال چلن کی نصیحت دے لئے۔ (۱۳) خداوند یسوع مسیح
 نے آسمان پر چڑھ جانے سے پہلے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا تھا۔ پس تم ہر
 سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں پناہ دے اور روح القدس کے نام پر پیر
 ہو۔ اور انہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا
 اور وہ کھوئے دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ (۱۴) اس
 اس حکم کے بموجب پولس نے قسطنطینا کے صیہوں کو تعلیم سنائی تھی
 اور جنہوں نے مسیح کو قبول کیا تھا انکو بہت مدد و ترویج کے شاگرد بنا دیا تھا۔

اور جو حکم مسیح نے دے دیا تھا، انکو مانسٹروں اور حملوں لاسنے کی تعلیم و بصیرت
 ان کو دی تھی۔ خدا کے جو حکم دس برس تک میں دے رہا تھا، ان کو ایک جگہ
 کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس لئے ان کے علاوہ کسی دوسری شریعت کی
 بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس وقت کو پورا کر کے دے دیا ہے کہ
 ہر دن کو جھڑپ کیا ہو پتھر یا پتی یا رسول کہلائے گئے۔ اور ان کے پیٹے
 سے اپنے حکموں کو کتاب یا خط کی صورت میں لکھ دیا۔ جو حکم مسیح سے اپنے
 شاگردوں کو دے گا، ہر شخص میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے ویسے سے
 اس کے شاگرد پاک بنے ہیں۔ ہوش کی تعلیم، انیس ملکوں پر موقوف تھی جسے
 اپنی تعلیم اور حکم کو اس کی کوئی پرکھا تھا۔ معلوم ہے کہ وہ مسیح کی تعلیم کے موافق
 اور اس کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ تفسیر تفسیر کی تفسیر اور ترقی اور
 پاکیزگی اور بے جہمی بھی اسی تعلیم کے نام پر منحصر ہے۔ اگرچہ تفسیر تفسیر میں
 بھی اور کثرت و بال نظر آتی ہیں، لیکن بالورس ان کی ترقی کی تفسیر دیکھ لی
 جاتی تھی۔ پلٹ کر ان کی اس ترقی اور تفسیر بالورس کی تفسیر کو سمجھا
 بلکہ خوشی سے ان کا ذکر کرتا ہے۔

۲۔ آیات میں پلٹ کر دیکھو کہ گناہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 میسجوں کو اس کو وہ اور نفرت دیکھو۔ وہ ہر ایک گناہ سے بچا یا چاہتا ہے۔ وہ کئی
 ایک باتوں سے اس گناہ کی طرف ان کے دلوں میں نفرت۔ یعنی اور شرم اور خوف
 پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جسے وہ گناہ کے خدا کی مرضی پر ہے کہ تم حرام کیا ہے اس سے بچو
 جو۔ خدا کی مرضی سے خدا کا حکم مرد ہے۔ اتنا میں خدا نے ایک مرد اور ایک عورت
 کو پیدا کیا۔ اس سے اس نے اپنی مرضی صاف کر دی کہ کوئی مرد ایک
 عورت سے زیادہ رکھے۔ اگرچہ وہ خدا کے حضور گناہگار تھا، مگر خدا نے اسے
 مسیح کی تعلیم کے موافق پہلے پر موقوف تھی۔ چنانچہ اسی تفسیر تفسیر اور پاکیزگی۔

اس سے موسیٰ کی عورت دس خاص احکام دے کر ان میں سے ساتواں یہ ہے
 کہ تو آزاد کر۔ لہذا جو کوئی کسی دوسرے کی عورت رکھے تو وہ دوسری عورت کے
 کلام کے موافق۔ آکا میں۔ خدا کی مرضی سے تہ صرت اس کی فوجی اور حکم کی مراد
 ہے بلکہ اس مرضی میں اس کی ہی قدرت بھی شامل ہے۔ کوئی نہ کہے کہ خدا کی
 مرضی ایک ہیکار و مردہ سی ہے۔ کوئی نہ کہے کہ اس کی مرضی خالی ایک
 حکم یا مرد کی بات ہے۔ ایسا نہ کہہ سکتے ہیں۔ اس کی مرضی کے ساتھ اکلاد ہے
 کی موثر قدرت بھی موجود ہے۔ اگر کوئی پاک بننا چاہتا ہے تو وہ اس کی مرضی یا مسیح
 دہے کی قدرت کے ساتھ ہر شانہ طریق پر کام کرنا ہے۔ خدا کی مرضی پہلے
 اس کی قدرت یا کیرگی چاہئے والے کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی حرام کیا اور
 شہوت سے بوجھ سے وہاں چاہتا ہے تو خدا خود اسکا مددگار ہوگا۔ وہ کہہ اس
 جنگ میں نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا اپنی لامحدود صفوی سے آتے ہیں۔ تفسیر تفسیر کا وہ
 ناما یا و شہوت سے جوش اور حرام کاری سے بچا دیکھا۔ ہوش تفسیر تفسیر کو یہ
 میسجوں کو حرام کیا ہے۔ اس کی بدولت سے اس کے لئے نفرت اور تفسیر دیکھ لی
 فرماں سے یاد دلانا ہے کہ خدا کوئی سختیوں اور بے رحمی سے سزا نہیں دے گا
 اپنی طرح کے گناہوں کو کوئی شکل حکم تو دے گا کہ ظالم دشمن کو پاک کر دے۔ لیکن
 اس کو مارنے کے لئے نہ تو ان کو سمجھا دے اور نہ ان کی مدد کرے۔ اور نہ ان کے
 ساتھ چلے۔ خدا کا حکم دیتا ہے کہ حرام کیا ہے اس سے بچو۔ اور ساتھ ہی اس کے
 وہ کتاب ہے کہ جو دے پاک۔ روح کے اختیار سے اس کے اس سے تم دشمن کے مرد
 اور اس پر غالب آؤ۔ اس طریق میں پرش صاف ہے، آئی ہے کہ جس کی طرف
 اب اس کی طرف سب سے بھی جس کی طرف خدا کی مرضی جو وہ اس طرح کا
 مانتا ہے جس کی کشتی یا ڈوٹلی ہواؤ کے ساتھ ساتھ چلتی ہو کہ اس کے ظلم

جو کئی بیت میں جو عظمت ہے کہ ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے طرف کو حاصل کرے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے گوش کو قابو میں رکھے۔ یا یہ کہ ہر ایک پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنی میری کو رکھے۔ وہ ہر ایک کی ہوشیاری اور عزت کے ساتھ صحبت رکھے گا جس تک نہ کرے۔ اس آیت میں طرف سے جو میری طرف ہے۔ اور یہ صحبت یہاں پر مشورہ کی جاتی ہے۔ اس کی ایک طرف سے حق ہے اور دوسری طرف سے یہ کہ میں ہوں وہاں ہے کہ۔ اس سے مشورہ و تم بھی دونوں کے ساتھ عقیدہ کی سے سیکر کر۔ اور عزت کو نڈک طرف میں کر اس کی عزت کرو۔ اور یہ سب کچھ کہ ہم دونوں کی عزت کے ساتھ ہیں۔ تاکہ تم۔ ہی دعائیں رکھ کر نہیں لے جو کوئی حرم سلامتی یا زنا کرنا ہے وہ اپنے طرف لیجئے ہر ایک کی اپنی اپنی کی ہے عزتی کرنا ہے سو اپنی میری کے ساتھ سے وہاں کر کے ناحق اسے شرم نہ کرنا ہے۔ بلکہ وہ اپنے کل فائدہ کے لئے شرم کا باعث بنتا ہے۔ وہ ایک بابھ جانور کی مانند ہے جو اپنے دل کو تھپو رہا۔ کھنڈ نہیں جانتا بلکہ شہرت کے گوش میں اور ہر طرف دور زنا پھرتا ہے۔ اسے مشورہ تم شہرت کے غلام مت بنو۔ اسے مشورہ اپنی چیزوں کی بے عزتی مت کرو۔ اسے مشورہ اور استقامت۔ دیکھو اس کی یہ نصیحت مسخو اور اپنے دل کو اور دوسرے لوگوں کو بھی سا کر دو۔ مشورہ کو لازم ہے کہ اپنی چیزوں سے اپنے دل کی مانند صحبت رکھیں۔ اس کی ۴۷۸۱۵

پانچویں بیت میں حرم سلامتی کر کے سے بچے رہنے کی یہ حجت بتائی گئی ہے کہ یونانیوں اور رومیوں اور دیگر قوموں پر مشورہ کے جو جس کے سبب سے خدا کا غضب بڑھ اٹھا۔ رومیوں اور یونانیوں میں حرم سلامتی کی بات عموماً کوئی تفسیر نہ تھی۔ اور یہ حرف ان قوموں کے عوام لوگوں ہی میں شہرت اور غلام گداری

کی کچھ تفسیر تھی۔ بلکہ ان کے بڑے بڑے علماء اور استاد بھی پاک صحبت اور حرم سلامتی کے لغت نہیں کرتے تھے۔ اور یونانی علماء کی کتابیں سب سے پاس ہیں۔ دوسری عوام ان کتابوں میں حرم سلامتی اور مشورہ پرستی کی باتیں کر جیسے ان پر۔ اور وہ ان باتوں کا بڑا پیار کرتے تھے۔ خدا کا شکر کہ ان کے خیراتے ہیں۔ مثلاً یونانی عواموں میں افلاطون ایک عمل ور ہے لافیلوسف۔ پیر نامی مصنف تھا۔ اس کی کتابیں آج تک موجود ہیں جس میں اسی تکرار اور عقول اور پاک باتوں کا بیان پایا جاتا ہے کہ دنیا کی اس بھی شرم کے بارے میں کچھ کہے۔ رومیان کیا میں جانتا ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ یہی تری کی صورت میں اس قسم کی حرم سلامتی اور مشورہ پرستی کی کیا وجہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ سچے اور زندہ خدا کی عبادت چھوڑ کر اپنے آدمی اور عورتوں کی دیوی اور دیوتا یا ران کی پرستش کرنے لگے تھے جو خود ہی پرستش کی حرام کاری میں گرفتار ہو گئے تھے۔ یہ عبادت خدا پر ہے کہ پرستار یا عباد اپنے لحد و جسے زیادہ پاک میں ہو سکتے ہیں۔ لہذا یونانی اور رومی قومیں حرم سلامتی دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے تھیں۔ ان کی مانند بن گئیں اور وہ کچھ تھیں۔ ہوا کو خدا کا غضب ان قوموں پر نازل ہوا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ خدا کا غضب ان آدمیوں کی تمام جتنی دلی اور ۷۰۱۰ استی پر آسمان سے نازل ہوا ہے جو جس کو ناسمجھی کے واسطے رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ اس کے باطن میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا سے جس کو ان پر ہی ہر کر دیا گیا ہے اس کی نیکلی صفتیں یعنی جس کی زلی نعمت اور الوہیت دنیا کی یہ باتیں کے ذمہ سے بنائیں گے جو ان کے ذریعے سے معلوم ہو کر خدا کی نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو کچھ علم باقی نہیں۔ اس لئے کہ اگرچہ انوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی

خدا کی کے دین اس کی بڑی اور شکر گزری نہ کی۔ بلکہ ہاں خلافت میں ہر شے تیار وہ ان کے لئے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھائی۔ وہ اپنے آپ کو دانہ جتنا کہ بوقت میں گئے۔ (رومی ۱: ۱۵-۱۶)۔ ان آیات سے صاف ظہور ہوتا ہے کہ پلست کے دلوں میں رومی اور یونانی قومیں کس قدر برا اور گھروٹی حالت میں تھیں۔ اور کہ ان کو وہ کتابوں کے سبب سے جدا کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا تھا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کتابوں کی اسی پر مدد کو نہ تھا جسے وہ دیکھ رہی تھیں۔ ۲۴-۲۵ +

تیسری بات یہ کہ رومیوں نے نہ کسی کی ایک اور شرابی ظاہر ہوتے رہے کہ جو کسی ناگہانی کی طرف سے کسی ملت کے ظلم یا دغا یا پوکی کی جگہ پر پڑ جائے۔ ان کے اپنے کسی بھی بھائی کی بدی کو اپنے قلوب میں کر لے تو وہ بغیر مزاح کے چھوٹے گا۔ ایسے روم کا ہر کار چاہے سراسر سبیلہ نہ دے۔ اور کلیسا کے بزرگ اسے جماعت سے نہ نکالیں۔ یا شریک اور قوم کی بجاہت نہ نکال دے۔

باقی بند کر کے برادری کے پاس نہ لے گا۔ لیکن خدا و سرور کسی نہ کسی طرح سے اس بندم شہرہ روم کے گھر اس کے دکھ، ردِ قلم اور نقصان کا بڑا دیکھا۔ کبھی کبھی نہ کسی محنت اور تلاش میں ہی کے دیکھنے پر ان کا سکون کو دیکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ وہ بڑے بڑے چکروں اور ڈراموں کی دوڑ کا اور بہت سیب بھی خریدتا ہے مگر ہر شے میں پانچ اور بھی کبھی جلدی نہ ہوتی۔ یا عمر بھر کے لئے دیکھا کر اور ناکامیوں میں نہ ہونے کی وجہ سے کام کے باقی نہیں رہتا کہ جس میں کچھ اور وقت کی ضرورت ہو۔ باقی صاحب نے اپنی مشہور کتاب بنام مسیحی کا سفر میں ایک روم کا راز لکھا اور شہوت پرستی کی کی تصویر کشی ہے۔ جان مین صاحب نے اس آئی کو

ناامید کا نام دیکھ اس کا بول بیاں کہ یہ بچہ نہ مقرر ہے کہ نہیں دیکھو۔ یہاں پھر تر اپنی راہ لےنا۔ اور اس کا ہاتھ بکڑے۔ اس کے بعد رومیوں نے اس کے لئے کہا جہاں ایک رومی کے لئے چھوٹا سے حسرت پہنچ گئی اور وہ ان کے پاس پہنچا۔

۱۲۔ انا کہو گیا اس کا دل ٹوٹا ہی جا رہا ہے۔ اس کے لئے یہ مسرت۔ اسی سے پہلو +

تیسری بات یہ کہ اس سے پہلو چھوٹے کون ہو؟ جس میں وہ ہوں ہو گئے۔

۱۳۔ انا کہو تم کون تھے؟

۱۴۔ مرد۔ کہ میں اپنی اور لوگوں کی نگاہوں میں نہ رہا۔

۱۵۔ اور کچھ تھا کہ اس کا شہر کو جانے کے میں ہی لایا +

۱۶۔ کہ خیال ہی سے غوطہ تھا +

۱۷۔ مسیحی۔ یہاں نہیں کیا ہوا؟

۱۸۔ فرد۔ اب میں ناگہانی کے لئے ہر سہ میں آیا ہوں۔

۱۹۔ غیر ممکن ہے۔ ہاں سے سوس میں نکل نہیں سکتا +

۲۰۔ مسیحی۔ جہاں ہی ایسی حالتیں ہو کر پڑی؟

۲۱۔ فرد۔ میں سے جہاں اور دیکھا چھوڑ دیا۔ درحقیقت وہاں کو دیکھا گیا۔ آج میں نے کلام کی روشنی اور خدا کی روشنی کے حقائق کو دیکھا۔ اور وہ مجھ کے دور ہو گیا ہے۔ میں نے شہرہ روم کو دیکھا۔

۲۲۔ پاس آیا ہے۔ میں نے خدا کو دیکھا۔ دلا، اور اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے

یوں رسول نے مسیحی پاسبانوں کو کیا، چھانوہ دکھایا ہے۔ چنانچہ
لکھا ہے کہ مجھے منہ ہی بہت خدا کی سی شہرت ہے۔ کہو کہ میں نے انہیں
شوہر کے ساتھ تھری شہرت کی ہے تاکہ تم کو پاکہ اس گنہگار کی مانند
سج کے پاس نہ ضرر کر دے۔ مگر مسیحی ۱۰: ۲ و ۳ و ۴ اور متی ۱۳: ۱۲

۱۵: ۱۶-۲۱

شیطان نے مسیحی مسیحیوں کو حرام کاری اور زنا کاری کے جال میں
پھنسا کر بدکردار بنا دیا۔ خدا کے کلام میں بڑی صفائی سے دکھایا ہے کہ
کتنے ہی وہب اس میں چھپنے کے برادر ہوئے ہیں۔ مثلاً سمون نے اپنی
جہول میں خدا کی پاک حرمت کے لئے مخصوص کیا تھا۔ وہ اپنی قوم ہی اسرائیل
کا پاک نامور تھا۔ لیکن چھپے وہ ایک عورت کے پس میں آ گیا۔ اور اگرچہ
خدا نے باوجود اس کو جتنا پاکہ عورت خرابا کر دیا۔ وہ تھکی
جانی دشمن ہے۔ وہ اگر تم اس کو نہ چھوڑو گے تو وہ کسی دن تم کو تنہا سے
دشمنوں کے ہاتھوں گرتا کر دیتی۔ مگر تم اس سے خدا کی سچائی کا کچھ
خیال نہیں کیا بلکہ اس پر غور نہ کیا۔ اس سخت دلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم کو خدا
کے پاک روح سے رنجیدہ ہو کر اسے چھوڑ دیا۔ تب وہ تم سے عورت کی بد باری
سے اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں گرتا ہوا۔ ان دشمنوں نے اس کی انگلیوں
ٹھکرا کر قید خانے میں تولو دیا جہاں وہ موت کے دن تک عورتوں کی مانند
جکڑیے کی سخت محنت کرنا پڑا۔ اسے سمون، نفوس میں افسوس کہ شہوت کے
لذت میں چھپنے گئے۔ یہ دیکھو تو فیوں کی کتاب ۱۶ باب ۱- اسے چار سیکھے
مسکون کی پر باری سے نصیحت پڑو۔ نہ صرف چار ہی سبکی شہوت کے دسترس
سے برادر کے ہاتھ میں بلکہ عراسیدہ دیندار بھی حرام کاری اور زنا کاری کے

جال میں چھپنے گئے ہیں۔ مثلاً داؤد بھی بہت برسوں تک ثابت قدم رہا
مگر آخر کو اس پر خدا کی گز میں گر گیا۔ وہی گناہ کے سبب سے اس
پر اور اس کے گھر نے بڑی بڑی مینیں اور بیٹیاں بڑیاں۔ پس بڑے جو کوئی
خدا کو خدا کا نام بننا ہے، راستی سے باز رہے۔ بڑے گھر میں نہ صرف سوئے جا رہی
ہی کے رتن ہوتے ہیں بلکہ کفری اور ملی گئی۔ بعض عورت بعض وقت کے لئے
پس جو کوئی ان سے علیحدہ ہو کر رہتے ہیں پاک کر گیا وہ عورت کا برتن اور مقدس
ہیٹکا اور پاک کے کام کے لایق ہے۔ ہر نیک کام کے لئے تیار ہو گا۔ جو ان کی خواہش
سے بھاگ۔ اور جو پاک دن کے ساتھ خداوند سے دعا مانگتے ہیں ان کے ساتھ
راستبازی، ایمان اور محبت اور صلہ کا طالب ہوئے۔ تم سمجھیں ۱۹: ۱۶-۱۷
حرام کار اور زنا کار کو اسی طرح سے سمجھاؤ اور خدا چاہے مجھے کر پس
نہ نہ نوبت یہ سمجھوں کہ تھے، گا کہ کیا خداوند نہ ہی حرام کاری کا جلا بد کیا۔
مسیح نہ کھاؤ خدا انکھوں میں نہیں آتا یا جانا کیونکہ تو ہی کو کھڑا ہوتا ہے وہی
کا چنگا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لئے بولہ ہے وہ جسم سے پاکت کی فصل کا شکر کا
جو روح کے لئے ہوتا ہے۔ وہ روح سے ہمیشہ کی زندگی کی نفس کا شکر کا
۲۴ سے وہ اپنے جسم کی کوئی دوسری بھرائی۔ اور اب جسم کے کام کوئی ہر مسیحی
حرام کاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی۔ چہر پرستی۔ جاوہری۔ عداوتیں۔ جھگڑا
حسد۔ غصہ۔ غمزدگی۔ بد ایمانی۔ بدینیں۔ نئے بازی۔ آج دن۔ اور اور
ان کی مانند۔ ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہ دیا ہوں۔ جیسا کہ پیشتر جیتا
چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی پادشاہت کے وارث نہ ہوتے
گئے۔ ۱۹: ۲۱

۳- یاد رکھو چاہئے کہ بیاہ کا رشتہ ایک نہایت پاک اور نئی عورت

اور خدا کی طرف سے عطا کیا گیا اور اسکا ہندو پر رشتہ ہے۔ اس پاک
 رشتے کے ستر کے چاٹنے کا ایک سبب یہ تھا کہ آدمی زنا کاری اور خرافہ کاری
 کی آزمائش کے چکا ہے۔ جیسے کہ خدا کے کلام میں لکھا ہے۔ جسے کہ یہ چاہا کرتا
 میں میں جو خدا کی بات سمجھتی تھی اسے اور بشریہ واسطہ ہے۔ اس لئے کہ خدا
 عروہ کا دوسرا اور انہوں کی عداوت کو ختم کرنے کے واسطے ۱۳: ۳۲۔ ۳۳ عطا کیے
 تھے۔ خدا نے پہلے آدمی کے لئے ایک بھی عورت پیدا کی تھی
 کہ وہ تین باچار پانچ۔ موسیٰ کی زوجہ کی پہلی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ
 خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ نر اور ناری کو پیدا کیا۔ اور جب
 چار سو عداوت سے اپنی پہلی بنیام خدا کو پیدا کے بعد آدم کے چار سو کو پیدا
 تو اس وقت با آدم سے یہ کہا۔ اب یہ میری بیویوں میں سے ہونی اور میرے
 میں سے گشت ہے۔ اس سبب سے وہ ناری کھلا دے گی کیونکہ وہ نر سے
 نکلتی ہے۔ اس واسطے مرد اپنے اس باپ کو چھوڑ چکا۔ اور اپنی بیوی سے
 اور وہ ایک تن ہو گئے۔ (دیکھو چپائیل کی کتاب ۲: ۲۳-۲۵) اگر کوئی
 اعتراض کرے کہ انیسویں کی تواریخ میں آدمی کو اپنی بیوی کو طلاق دینے
 کا اختیار دیا گیا ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ خدا کے چار سو کے
 ان کے سبب سے یہ اختیار دیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ان کے
 پس اگر اس کے آواز سے اس کے واسطے جس سے بلا چھوڑ دیا ہے کہ مرد
 اپنی بیوی کو چھوڑ دے گا اس لئے ان سے جو اب میں کہا کہ موسیٰ نے نہیں کیا
 حکم دیا ہے؟ اور اسے۔ موسیٰ سے تو عداوت دی ہے کہ طلاق نامہ لکھ کر
 چھوڑ دے۔ مگر یہ وہ ہے کہ اس کے کہ اس سے عداوت دی تھی کہ سبب
 عداوت سے یہ لکھا تھا۔ لیکن عداوت کے شرع سے انہیں عداوت

بنایا۔ اس سبب سے مرد، اپنے باپ کے اور اس کے بعد جو نرانی بیوی
 کے ساتھ چلا۔ خدا اور اس کی بیوی دونوں ایک سمجھ گئے۔ پس وہ
 نہیں بلکہ ایک سمجھ میں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے۔ جسے آدمی خدا نے کر کے
 وہ گھر میں شادی سے اس کے اس کی باپ پھر چھوڑ دے اس لئے ان کے
 کہا۔ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور وہ اس کے سے یہ لکھا ہے کہ اس
 پس کے برعکس نہ کرنا ہے۔ اور اگر عورت اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور وہ اس کے
 سے یہ لکھا ہے کہ تو نہ کرنا ہے کہ (دیکھو ۱۰: ۱۰-۱۲) اور یہی بیان دیکھو
 متی ۱۹: ۳-۱۲) اگر یہ سول کیا جائے کہ جو بیوی اپنے شوہر کی
 چھوڑ دے سبب سے ایسا ہی ایسا ہی سبب کے لکل چھوڑ دے۔ وہ
 باوجود شوہر کی بیوی کو نکاح کے وہ نہ کہ اس کے گھر آدے اور نہ اس کے گھر
 رہنے کو۔ یعنی جو دے۔ تو کیا ایسی حالت میں شوہر کو اختیار ہے کہ وہ اس کو طلاق
 دے کہ وہ دوسری عورت سے شادی کرے؟ اس امر میں ہاتھ پائی ہے کہ تفسیر
 میں اس قسم کے مفاد ان چوتھے لئے اور اس دوسرے سے۔ سو یہ کیا گیا تھا کہ
 نر کوئی عورت اپنے شوہر کو کسی چھوڑ دے سبب سے چھوڑ دے تو یہ وہ شوہر
 جو اس عورت کی پابندی میں ہے۔ یا کہ جس کے آدے جو کہ دوسری عورت سے
 بیاہ کرے؟ اس سوال کا جواب ہمیشہ بڑی مدد کے دینا ہے کہ ایسی حالت
 میں شوہر آزاد ہے۔ کیونکہ اس عورت نے اپنے شوہر کو اس کے پہلی عورت کے
 سبب سے چھوڑ دینے کے باعث تباہی ہے اس لئے کہ اس کے طلاق کر دیا۔
 اور یوں اپنے شوہر کے حق کو کھو دیا۔ وہ عورت اپنی سخت دی اور سے رہی
 باعث اپنے اس شوہر کو عجزناحق۔ پس میں میں دیکھ سکتی ہے۔ پس یہ
 بھی سکھاتا ہے کہ اگر کسی عورت کی بیوی سے بیاہ کر دیا جائے مگر اپنے شوہر کے

سائنس دانوں نے کئی بار کوشش کی ہے کہ وہ کون سا جہاز ہے جو اس کے
 ۱۲-۱۵۔ ایک اور جہاز کی تفسیر ان آیات پر جو اس کے ب کے
 جہاز پر بیان کی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ جہاز اس کی اور شہوت کے
 جوش سے بے ربط ہے کی ایک بہتر تفسیر ہے کہ جو ان جنگل میں جا کر سو
 گیا پر سحراری بن گیا تو وہ فائدہ دینے والے مردوں کے جہاز سے بے ربط ہے۔ اگر
 شہوت کی اور پائش سے بے ربط ہے۔ لیکن یہ جس بالکل غلط اور وہم ہے۔ اگر
 آدمی خاندان کو چھوڑ کر جنگل میں چلا جائے تو کیا وہ اپنے دل کے خیالات
 اور جسم کی خواہش اور جس سے بے ربط ہے۔ ہرگز نہیں۔ آدمی جنگل میں جانے سے
 اپنے جسم کی اور نفس کی خواہش سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ وہ ان نفسی
 خواہشات کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے جو اس کو وہاں جنگل میں بھی لایا کرتی
 ہیں۔ جیسا کہ پولس نے ۲۸-۲۴:۱۱-۲۸ بیان میں ذکر کیا ہے۔ اس
 کے علاوہ خدا نے ان کے دل کی خواہشوں کے مطابق انہیں لایا کی جہاز پر
 کہ ان کے دل میں بے رحمی کے عناصر۔ اس سے کہ انہوں نے خدا کی
 سچائی کو پس کر محبت بنا ڈالا۔ یہ مخلوقات کی ایسے پرستش اور عبادت کی نسبت
 اس خالق کے عبادت کا محمود ہے۔ اسی سبب سے خدا نے ان کو کئی شہوتوں میں
 چھوڑ دیا۔ اور جس طرح انہوں نے خدا کو چھوڑنا پسند کیا۔ اسی طرح خدا
 نے بھی ان کو اپنی شہوتوں کے ساتھ کر دیا کہ ان کی حرکتیں اس میں ہیں کوئی
 پر نہیں کر کے کہ چھوڑ دینے کے یا سادہ طور پر بھی رہنے کے یا جنگل میں سکونت
 اختیار کر کے ہے یا خاندان کے بھگڑنے کے۔ جب جو سنے کے وہ شہوت
 کے جو جس اور اس کے لیے سے بھاگتا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ اس سے پہلے کی
 صرف ایک ہی راہ ہے کہ آدمی کو ان غلطی پاک روح سے پیش

بھرا ہے بھر چاہے وہ ت دی فنک ہو یا پھر وہ شہوتوں سے بے ربط
 میں دکھائے ہیں یا کسی خالقہ میں ہو وہ حر، مکاری اور شہوت کے
 جوش سے بھاگتا۔ خدا کا شکر ہو کہ اس نے ہمارے جسم کی کمزوری کو
 خیر کر کے جس اس آزمائش سے بھاگنے کے لئے اور اس کے لئے کو ہمارے
 مددگار اور مددگار۔ لا محذور یا۔ وہ ہر وقت ہمارے دل کو اپنے مقدس
 یا قلہ بنا کر ہم کو مستعد بنانے اور اس کے لئے ہر وقت ہمارے دل کو اپنے مقدس

پچوتھا باب ۹-۱۲

(۹) مگر براہ راست مجھ سے کہ بابت نہیں کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔
 کیونکہ تم انہیں میں بہت کر کے خدا کے تعلیم پڑھتے ہو۔ (۱۰) اور
 تمام کلمہ کے سبب بھائیوں کے ساتھ رہتے ہو۔ لیکن
 اسے بھائیوں۔ ہم تمہیں تعلیم کر رہے ہیں کہ تم بھی کر سکو۔
 (۱۱) اور جس طرح تم نے تم کو حکم دیا جب چاہ رہے ہو اپنا
 کاروبار کر کے اور اپنے ہاتھوں کے محنت کر کے کی بہت کر
 (۱۲) تاکہ باہر والوں کے ساتھ شایستگی کے برتاؤ کر
 اور کسی چیز کے محتاج نہ ہو۔

بھائیوں کے ہاتھ سے ماری۔ ہنسی بھائیوں کے ہاتھ سے ماری۔ ان میں سے ایک نے جس کا نام لکھیا تھا
 جی پر شکم سے اٹھا لیا۔ تھے۔ ان میں سے ایک نے جس کا نام لکھیا تھا
 کھڑے ہو کر اوج کی چاہت سے لپٹ کر کھڑا ہوا۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 کھڑے ہو کر اوج کی چاہت سے لپٹ کر کھڑا ہوا۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 کے موافق ہو رہے ہیں۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 انوں نے ایسا ہی کیا۔ اور ہر بنا اور بناؤں کے ہاتھ پر لکھوں کے پاس بیٹھا
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ جو نہ ست مقدسوں کے ہاتھ کی جانی ہے۔ اس
 بابت کچھ کم کھٹا غفلت سے کیا گیا ہے۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 ہے۔ اور ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 سبب ہے تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اس کے لکھوں میں ہر اور نہ محبت کی
 جی ہے۔ اور ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 کی طرف ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 تھا اور اسے دیکھ کے کہہ کر چلا گیا۔ اسی طرح ایک لکھو اس کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 بھی ہے۔ دیکھ کے کہہ کر چلا گیا۔ لیکن ایک سامری سفر کرتے کرتے وہاں آگیا
 اور دیکھ کر کہہ کر چلا گیا۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 اور اپنے ہاتھ پر ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 دو دینار نکال کر بھینا۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 بار دینار نکال کر بھینا۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ

جو لوگوں میں لکھنا تھا تھیں۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 دو جس سے اس پر ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اس میں سے ایک نے جس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 اور ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 سامری کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 کی اور دوسرے دس چلنے والے تھے۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 اور اس کی جگہ کی گئی۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 صاف کر کے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 تاکہ دس مان کی جگہ کی گئی۔ اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 خبر گیری نہ کرنا تو کئی برس کے بعد آجوتے تھے۔ (۱) اور ان کی ہمیشہ
 گزرتا رہتا تھا اور کبھی کبھی۔ (۲) اور ان کی ہمیشہ
 اور ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 صحتیستہ دونوں کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتا۔ (۳) اور اس کا نام لکھیا تھا۔ اور یہ
 سے بے رحم اور ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 آری کو اس کی سر سے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 کبھی اس سر سے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 اور اس میں سے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 سر سے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 اور اس کے لکھنا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا
 کو کیا لاچار۔ گورو اور دلی شکستہ۔ مسافر یا ہر کے لکھوں کے ہاتھ پر لکھنا

فریوں کو یاد رکھنا۔ مگر میں خودی اسی کام کی کوشش میں تھا۔ صلیبی ۹۱۲
۱۰۔ ۲۰ کھنٹی ۱۰ - ۹۹

مسیحی برادری پر عرض ہے کہ وہ نو سیدھیوں کی مدد کرے۔ اگر وہ سے مدد
نہ کریں تو یقیناً ہمارے یہ سیدھوں کے ایمان کی سچائی پر شک ڈالے گا
دیکھو تھیوب ۲: ۱۵ - ۹۹

۳۔ ان کی بات میں محنت کئی کی طریقوں سے ظاہر ہیں۔ پولس، لکھتا ہے کہ
سکھوں کو چلا کر بار کر کے میں شغور رہنا اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا
کیا ہی خوب ہے۔ ذیل کی وجوہات سے۔

۱۔ اس سے کہہ کر خدا کا حکم ہے۔ اہل ایمان خدا سے باہر آدم کو باغ عدن
میں بے پایا اور اس باغ کی خبر دے دی اور رکھوالی کے لئے اسے حکم دیا۔ اس
سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر گز یہی کی حالت میں بھی آدمی کو محنت کرنے کا حکم
تھا۔ پس محنت کتنی خدا کے غضب کا نشان نہیں ہے۔ پھر بابا آدم سے
گناہ اور اسی گناہ کی وجہ سے جب وہ باغ عدن سے نکالا گیا تو خدا سے
یہ حکم دیا کہ "تو اپنے منہ سے سپینا اور اپنی کھانسی سے تھکے
کر لیں" پھر یہ ہمارے کہہ کر اس سے ظاہر کیا ہے کہ تو عاقل ہے اور

پھر خاک میں جا کر گناہ پر ایمان ۹۹۳ +

۲۔ مسیحیوں کی محنت کتنی گونا گونا گوتہ تھی۔ کچھ نے کھانا اور پانی
سے تیس برس کی عمر تک اپنے اور اپنے خاندان سے ملے بڑھی ہوئے
میں محنت کی۔ اور پھر جب ان کے وہ بچے کو گویا کو تعلیم دینے لگے تو انہیں تمام گیل
اور جودیاں دیاں۔ میں ثابت کر رہا ہوں وہ بڑے محبوب اور محنت میں آتی تھیں
۳۔ مسیحیوں کو یہاں سے کہہ کر اس کی پہچان کا کام لیں۔ ہر محنت مختلف

کریں کہ یہ بھی بات ہے۔ کیونکہ اس طرح سے وہ شہرت اپنی ہر پہلو
خانہ ان بی کی ہر طرف کر سکتے تھے۔ فریوں کی ہر طرف کر سکتے تھے۔ یہ سب
خود فرمایا ہے کہ "دنیا میں سے ہر ایک ہے" کہ یہی ہر ایک ہیں۔ وہ لوگ
جو اپنی محنت کتنی سے وہ لوگ اور انہیں ہر ایک فریوں کی ہر طرف کر سکتے تھے۔ یہ سب
اس کے لئے کہ وہ چھوڑ دے۔ اس میں اس سے یہ کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب
تھا کہ اس نے مجھے کھانا کھلایا۔ یہ سب اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب
فریوں سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب
فریوں سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۱۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۲۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۳۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۴۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۵۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۶۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۷۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۸۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۹۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۱۰۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۱۱۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۱۲۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

۱۳۔ مسیحیوں کی محنت کتنی اس سے کہہ کر کہ وہ لوگ ہیں۔ یہ سب

میں نیک کاموں کو تمک اور دشمنی کے شمال دیا ہے جیسا کہ لکھا ہے "تم
 نہیں کے نیک ہو بلکن اگر تمک کا مزہ چاہا رہے تو وہ کس چیز سے عین کیا گیا
 پھر وہ کسی کام کا ہیں سو اس کے کہ اگر چھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے
 نیچے ۱۰۰ پستہ۔ تم وہی کے فو جو ہو جو شہر یا مرسا ہو یہ کہ وہ چھپ ہیں
 سکتا۔ اور یہی شاہد کہ چھپانے کے نیچے نہیں بلکہ چرخوں پر رکھنے میں تو
 میں سے ٹکڑے سب لوگوں کو روشنی پہنچی ہے۔ یہی طرح تمہاری روحی زمینوں
 کے سامنے چھ ناکہ وہ تمہارا سد نیک کاموں کو رکھ کر تم سے باہر ناچار آسمان
 سے برائی کر رہا ہے" ۱۳: ۵ - ۶ +

جو تھا باب ۱۳ - ۱۸

(۱۳) سے جو یوں ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت
 تم لاواؤ نصیب ہونا کہ اوروں کی مانند جو ناامید ہیں ہم رکرو (۱۴)
 یوں کہ جس میں یہ یقین ہے کہ سوسہ مرگ اور جی اٹھا تو اسی طرح
 نہ اسی کو بھی جو سوتے ہیں یہ سوسہ کے پیچھے سے اس کے ساتھ
 لے آئے گا۔ ۱۵ جتنا بچہ بچہ کہ سے خدا دہر کے کام کے مہل بن سکتے
 ہیں جو بچہ بچہ ہیں اور خداوند کے لئے کہ باقی بچے سوتے ہوئے سے ہرگز
 کے نہ بچھینکا۔ ۱۶ یہی وہ خداوند خود آسمان سے آترے گا جس
 وقت لگا در مقرب فرشتے کی وارنہائی دینی۔ اور خدا کا رستہ لگا
 ہو جا جائیگا اور پہلے کو مسیح میں مونسے ہوئے گی آٹھیں گے

(۱۵) پھر ہم جو بچہ و باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر
 اٹھائے جائیں گے تاکہ ہو میں خداوند کا انتقال کریں۔ اور اس
 طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ (۱۸) پس تم ان بالوں
 کے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو +

سمرنامہ

مسیح کی آمد اور مردوں کی قیامت کے بیان میں

پس جس سے تعصبات کے فوہر پیچوں کو صاف صاف دکھایا ہے کہ اگر
 مسیح آسمان پر چڑھتا ہے مگر وہ پھر آویگا۔ اور جس حال کہ اس کے ساتھ کا
 وقت کسی کو معلوم نہیں ہے مگر ہر روز اور ہر وقت اس ساتھ ملنے کی روٹھنا
 کا ہے۔ دیکھو باب ۱۰: ۱۱ و ۱۵: ۲ و ۲۳: ۳ و ۲۷: ۲۷ و ۲۸: ۲۸
 وہ جس کے ساتھ گروں کو برکت دیتے ہوئے ہیں وہی ان کو برکت دیتے
 ہوئے دیکھا۔ دیکھو محال ۱۱: ۱۱ +
 میں بالوں پر غور کر کے تعصبات کے کسی ہر وقت مسیح کے آسمان کی امید اور انتظار
 کر رہے تھے۔ ان کے دل میں یہ امید اور خواہش تھی کہ کاش میں جلد آؤں۔ وہ
 ہم دنیا میں بنی بادشاہت بھلا اسے مان کے وہیں میں ہر وقت بھی تھا کہ یہ
 نہ پو کر رہے تھے کہ وقت ہم خائف اور سہمراہ اور سہل تہی کے لئے
 عین ہے اور وہ وہ ہیں میں یہ کہتے ہیں کہ شاید مسیح ہی تہی کر رہا ہیں
 اپنی بادشاہت میں رہی نہ رہے۔ یہی خیال اور اسی امید کہ رہتے ہوئے آئے

جہاں سنوں میں سے کتنے ہی گذر گئے۔ وہ ان کی بابت یہ ظہر ہے، چنانچہ کہ اگر مسیح آج آج سے تو ہم جو زندہ ہیں برکت پاچکے اور اس کی بادشاہت میں شامل ہونگے۔ مگر ہمارے دن بھٹی بنوں کا کیا رہا ہوگا تو گذر گئے ہیں کیا رہے بھی، سو وقت مسیح کو آسمان پر ہے، فرسے پر سے دیکھیں گے، کیا وہ بھی ہمارے ساتھ فکر حرکت پا دینگے؟ کیا وہ اس وقت اسکی بادشاہت میں دھن پا دینگے؟ یا کہ اس کی بادشاہت کی برکتوں سے محروم رہینگے اس لئے کہ وہ اس کے آگے سے پہلے مر گئے؟

ان آیات میں پولس نے ان کے محروم عزیزوں کی بہادر حالت کا بیان کر کے ان کے غمخواران کے لوگوں کے شک و شبہ کو دور کر کے انکو حسی شفی دی۔ وہ ان سے کہتا ہے کہ ولتہ رہے یہ اور زیادہ کہ تم کو کوئی نقص نہیں پہنچا رہا، لیکن نا امیدوں کی مانند وہ چلا نا اور چھاتی بیٹھا ہوا اور منت ہے۔ دیکھو آیت ۳۰۔

نا امیدوں سے وہ لوگ محروم ہیں جو موت کے بعد ایک بستر پر اسکی درجہ کی زندگی کی کچھ امید نہیں رکھتے ہیں۔ یہاں اور وہ تم کے لئے بڑے ناسور علما کہتے تھے کہ موت کے بعد کچھ ہوگا، مگر کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے عزیز اس دنیا سے گذر گئے ہیں چاہے ان کا حال معلوم نہیں کہ وہ کس جہنم میں ہیں کہ جہنم کی طرح وہ بھی خاک میں ان کے بہت زیادہ ہو گئے۔ موت کے بعد کچھ نہیں ہے۔ اور اگر کچھ ہو بھی تو کس جہنم میں نہیں۔ لہذا ہم یہاں کھائیں، پیئیں اور خوشی منائیں کیونکہ اس زندگی کے بعد کچھ نہیں ہے۔ ایک مشہور یونانی شاعر نے ہم محروم یعنی مشہور کتاب او تو ہے میں ایوں لکھا ہے کہ اس دنیا میں کسی غریب کا خاتم ہونا کل مردوں کے بارشاد ہونے سے بہت بہتر ہے۔

ایک نامور رومی عام یہ کہتا ہے کہ اس دنیا میں اگر تیری سوخت کو گھر کے آگے بڑھنے تو کچھ ہی روز تک رہے گا۔ یہ جیسا کہ تیری۔ لیکن اگر موت کی مار لگی ماری برسنوں کی زد کی کو کچھ تو جیسے تک رہتی کی ایک کرن بھی نظر نہ آئے گی۔ اور ایک بے تبدل اندجری وقت جیسے کے لئے چھائی رہی۔ رومی اور یونانی اس کے غمخواران کے لوگوں کی موت کے وقت اس کی خوشحالی کی کچھ امید نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ ہی ان کو یہ امید تھی کہ تم، نہیں پھر ہنگے اس لئے وہ ست غم اور رونائیاں کرتے تھے کیونکہ وہ نہیں کرتے تھے کہ اب ہمیشہ کے رہے۔ الیٰ پوئی +

پولس تیسویں کے نو درمیںوں سے کہتا ہے کہ وہ ہیں اور یونانیوں کی مانند جو اپنے عزیزوں کی موت کے وقت نا امید ہیں، مگر وہ اگر چاہوں گے تو اسے تم کو دیکھیں، بے محروم عزیزوں کے لئے نہیں کیونکہ وہ مسیح کے ساتھ

ہیں۔ دے زندہ اور حسی ہیں۔ اور مسیح مردوں میں سے ہی تھا سو مردہ وقت پر رہے بھی جو مسیح میں مر گئے ہیں جی آچکے۔ جس وقت مسیح پھر آگیا تو ان کو مسیح کے ساتھ لے آجگا۔ دیکھو آیت ۳۰۔ مسیح اور اس کے بہت سے دوست اسکی نگاہت سے کہ مسیادہ مردوں میں سے وہ زندہ ہوئے، یا سو سے بھی نہیں کہ اسے وقت مردوں میں سے زندہ ہوئے۔ لیکن ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ہے۔ مسیح پھر مسیح کے لئے ہر اس کے لوگ تھے (اگر تھے) ۱: ۳۰۔ ۳: ۱۳۔ اس کے پیاروں میں ایسی بگاڑ ہے کہ اسکا مردہ ہونا نہ ہو، کل ان کے زندہ ہوئے کی ایک صاف شہادہ۔ اور صرف مثال ہی نہیں بلکہ ایک صاف اور زندہ شہادہ بھی ہے۔ اور یہ تو حقیقت ہے کہ اس کی موت کی شہادت سے اس کو مزید پتہ چلے گا تو جیسے کہ مسیح کی شہادت سے بھی اپنی ہر ماہیانیہ شہادہ کی بار بار پتہ چلے گا۔

کان پر جاتے دیکھتے تھے اہمال ۱۱۰۰
۱۲) مسیح کے ساتھ باک فرشتوں کی ایک بڑی گروہ آئے گی۔ چنانچہ کب
ہو گا کہ وہ فرشتے کی بڑی گروہ کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیں گے اور وہ اس کے
برگزیبہ ہوں گے جو اس طرف سے آسمان کے اس سرے سے اس سرے تک جمع
کر لیں گے سن ۲۴: ۲۳۔

دیں مسیح کے ساتھ پہلے وہ ہمارے ہیں جو کہ ہوں۔ ہر ایک مریموں کی
کہ وہ ہیں یا نہیں کہ کسی گروہ یا کسی جس کو مسیح کے ساتھ آئے ہوں
ہیں اس کے ساتھ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ وہ مسیح کے ساتھ آئے ہوں اور ایک دوسرے
سے جدا ہو جائیں گے۔ وہ اس کے ساتھ باورناہت کر رہے ہیں۔ پولس نے ان
باتوں سے غصہ کیا کیونکہ ان کو کبھی نہیں دیا کہ ان سے کہا کہ اپنے مسیح عریندرا کو یاد
کر کے ان باتوں سے ایک دوسرے کو کبھی دیا کہ وہ اس امید سے کبھی مسیح کے
ساتھ وقت ہم جو سب سے پہلے آئے ہوں گے ان کے ساتھ ایک دوسرے کو کبھی دیا کہ وہ
نہا ہوں ان دلائل میں بھی اس کی مبارک آمد سے ایک دوسرے کو کبھی دیا کہ وہ

حاصل کلام

۱) مسیح کی دوسری آمد کے وقت ہمارے ہر ایک مریموں کی قیامت ہوگی۔ مسیح ان کو
پہلے ساتھ لے جائیں گے۔ اور یہاں تک کہ وہ نہ تو اسے دے دے اور کبھی آسمان پر
نہا جس کو لے لیں۔ جیسا کہ کبھی ہے۔ ان کو اس کے بعد ہم سے ملنے کے لئے
دیا کہ ان کو کبھی دیا کہ وہ اس کے ساتھ آئے ہوں اور یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ
سب سے پہلے کوئی شہاد نہیں کر سکتے۔ سفید ہونے پہلے دیکھو کہ ان کو الیاں اپنے ہاتھوں

میں سے ہونے پر سخت اور بڑے سے۔ اس کے کھڑی ہے۔ اور بڑی اور بڑی اور بڑی
چلا جاتا کہ کبھی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو سخت پر ہوتا
ہے۔ اور بڑے کی طرف سے اور ہمارے فرشتے اس سخت اور بڑے
اور چاروں جانداروں کے گرد گرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ سخت کے ساتھ اس کے
بلی کر رہے اور خدا کو سجدہ کر کے۔ کہا کہ آمین حمد اور تعجید اور شکرت اور
حمد اور رحمت اور قدرت اور عاقبت اور اقرار اور ہمارے خدا کی حمد۔ آمین۔ اور
ہر ایک میں سے ایک سے ایک سے کہا کہ یہ سفید ہونے پہلے ہونے کو اس میں
اور کہاں سے آئے ہیں؟ ان سے اس سے کہا کہ اسے میرے خدا اور
آپ کی عاقبت ہے۔ اس میں سے ایک سے کہا کہ یہ بھی ہیں جو میں سے ہیں۔
جس سے حق کر آئے ہیں۔ انوں نے اپنے ہاتھ بڑے کے حق سے دیکھا
سفید کئے ہیں۔ اس سبب سے یہ حد اس سخت کے ساتھ ہیں۔ اس کے
انگوٹھ میں۔ تہا وہ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ "جو سخت پر ہوتا ہے
رو۔ ہائیڈرو۔ ان کے اوپر تائیگا۔ اس کے بعد کبھی۔ ان کو جو کہ کبھی
نہا ہیں۔ ان کو جو کہ کبھی۔ ان کے گرد گرد کھڑے ہیں۔ ان کو جو کہ کبھی
میں سے وہ ان کی نگاہ دینی کر رہے ہیں۔ ان کو جو کہ کبھی
پس بھی لینگ اور خدا ان کی نگاہوں سے سب ان کو جو کہ کبھی
وہ کے ساتھ۔ ۱۴: ۱۵۔ اور کبھی ہائیڈرو کہ مسیح کو کہ نام نہا ہوں
لکھا ہے کہ۔ دوسرے دن اس سے پہلے کو اپنی طرف سے دیکھا کہ
وہ کبھی نہا کہ بڑے جو وہاں کا گندا اٹھا لے جاتا ہے کہ (یوحنا ۱: ۱۱)
وہ آسمان پر بھی لکھا نام لکھا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی شہاد
کے سے بھی ہوں کہ ان کے عیب سے کہ ان میں سے پہلے کے سے وہ دیکھ

اس لئے بچے، بچے گناہوں کے کفار سے کہے ان سے سکی جلیں موت
کی طرف باقی تہوں کرتے ہیں وہ بے خوف خدا کے حضور میں داخل ہائے ہیں۔ اور
س بات کو یاد رکھو کہ جس نے ہر سے گناہوں کو خدا کے حضور سے اٹھا لیا ہے کہنے
جلیں کی موت تک پاک کر کے کی قربانی کی مانند بنا لیا گیا ہے اس کی جملہ سزا پیش
کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی موجودہ حالت میں خوش اور مبارک ہو تو بھی ہر سے اس میں
کی سزا اور کی کرتے ہیں کہ جب پاک و متکبران اور سبکدوش کے مبارک مرحوم ملک کو کھینچ کر
لاؤں گا تو ایک آٹن کو حلال ہو گا کہ اس کو مسموم ہے کہ جس کی دوسری آدھ تک خدائی
دوخت بہت نہ آئے۔ اس کی مرضی جیسی آسمان پر جوری ہوئی ہے رہت
پر جوری ہو گی۔ اس سے وہ دوسری آدھ کے حلال کا خیال کر کے اس کے
موت خود بخود ہیں۔ وہ پاک و متکبران کی جلائی مدح اور نہ انہر داری کو دیکھ کر
چاہتے ہیں کہ زمین پر جی آسمان کی جلائی مدح اور نہ انہر داری کی چاہت
سج کے ہاں مدح کو دیکھ کر چاہتے ہیں کہ ایسا بہت ہم کو ہے۔ آسمان کے سب
سارک مرحوموں کو درہمین ہر سے سب متا موں کو بھی ہے۔ جیسا کہ ہم میں
حق کے عباد کی انتقام کی کر کے یہ آگیا کہ جس میں کہ اسے خداوند صوبہ عام
دے نہیں رہا اپنا جلاں ظاہر کر رہی اور بہت پیلا دے۔ دیکھو وہ
بھی ہر وہ گناہ کہتے ہوئے +

۲۔ گناہ غالب ہے کہ مبارک مرحوم مسیح کے لئے ہنس کسی طرح کی پاک
خدمت میں مشغول رہے ہیں۔ پاک و متکبران میں صاف نہیں کھ ہے کہ وہ
کسی قسم کی خدمت میں مشغول رہے ہیں۔ مگر یہ کہ ان کے لئے کہ وہ فی الواقع
بیٹھے رہے ہیں۔ ہر وہ ہر ایک کو کھجور۔ کھجور صاف دی جا چکی۔ مثلاً کھجور ہے
کہ جب مسیح اپنے شاگردوں کی آنکھوں کے سامنے اوپر اٹھا لیا گیا اور ان کی

سے آئے ان کی نظروں سے چھاپا یا تو دیکھو دو مرد صید ہو خاک پڑے
ان کے پاس آنکھ سے ہوئے اور ان سے کہے کہ تم کیوں کھڑے آسمان
کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی مسیح جو تہ سے اس سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے
اسی طرح پھر آٹن کا جس طرح جے آئے آسمان پر جانے دیکھو کہ سزا
۹۵-۱۰۰۔ یہ دو مرد کون سے اور کہاں سے آئے؟ یہ کہ وہ مبارک
مرحوموں میں سے آسمان سے نہ آئے جو کہنے؟ اس سے ان کو بھی دے
آپ سے آپ نہیں آئے۔ کہیں نہ ان کو یہ نیا اور عجیب اور متسلح شخص سنا
دیا؟ بعض بھی علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دو مرد موسیٰ اور ایساہ تھے۔
اور جیسے وہ مسیح تھے اس کے نہیں متا کر دوں کو مسیح کے بیٹے کی دیکھاں اور
اور اس وقت اس کی موت کا ذکر کیا ویسے ہی اس وقت وہ آئے تھے پھر آئے
کی خود بخود دیکھ کر بھیجے تھے ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ خیال درست ہے
یا نہیں۔ مگر گناہ غالب ہے کہ یہ وہ شخص مبارک مرحوموں میں سے ہے۔ نتیجہ
اس کے یہ کھتا ہے کہ جیسے یہ دو مرد فاس اور محمد ادرست کے لئے مخصوص
کئے ہوئے تھے۔ سو مرحوموں میں سے دو مرد بھی اسی طرح سے مختلف قسم
کی خدمت میں سے کوئی نہ کوئی خدمت کرتے ہوئے۔ مثلاً حضرت کتاب میں
مذہبات کی سبب اشارت کیا کہ جو ہے کہ پوچھا، سول سے رہا ہے، کھیا کہ
مذہبوں کے سے ایک نے مجھے کہا کہ یہ سلیقہ جاسے پڑے ہوئے کوں ہیں
۱۰۔ کہ ان سے تھے ہیں؟ میں نے اس سے کہا کہ اسے میرے خداوند تھی
جانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ وہی ہیں جو مسیح جیسی عیسیٰ میں سے نکلا
آئے ہیں۔ انوں نے اپنے جاسے تہ سے خوں سے ہم کر منقہ کئے ہیں۔
اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اس کے مقرب ہیں اور ان کی

مائیں گے جیسا کہ مسیح نے خود بتایا کہ ۲ جو لوگ اس لایا بھڑکے
کہ اس جہان کو حاصل کریں اور مردوں میں سے جی آئیں۔ ان میں بہت
شکوک نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پھر مرنے کے بھی نہیں اس لئے کہ فرشتوں
کے برابر چوں گے۔ اور قیامت کے روز نہ چھو کر خدا کے بھی لڑنے ہو گئے
لوقا ۲۰: ۳۵ + ۳۶

مکاشفہ کی کتاب میں اس پہلی پاک اور مبارک قیامت کا بیان
ہے اور پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اترنے دیکھا جس کے ہاتھ
میں آفتاب کی طرح تھیں اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اس نے اس آواز سے کہنے لگا
چراغے سانپ کو جو ہمیں دیکھتا ہے کہ خدا کے برابر چوں گے۔ ہاتھ
اور آفتاب کی طرح تھیں اس کی گردن کر دیا اور اس پر چڑھ کر دی تاکہ وہ
بہرہ۔ اس کے پورے ہونے تک تو میں کو پھر گردن نہ کرے اس کے بعد
مردوں کے قہقہے عرصے کے لئے کھولا جاسکے پھر میں نے سخت اچھے اور
لوگ آواز پر ہنسنے لگے۔ اور حالت ان کے پیر کی تھی۔ اور ان کی دوسری کو
میں دیکھا جن کا بیوی بچے اور خدا کے کام کے سبب ہرگز نہ
گیا تھا۔ اور انہوں نے اس کو ان کی پرستش کی۔ اس کے ہت کی
اور اس کی جھ پڑا ہے ہاتھ اور ہاتھوں پر تھی۔ وہ زندہ ہو کر نہر
میں ایک طرح کے ساتھ باؤنی لڑ رہا ہے۔ اور جب تک یہ نہر نہ ہو
نہ ہوئے یا ان کے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت یہی ہے۔ ہلکے اور بھڑکے
روہ جو پہلی قیامت میں شریک ہو اسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار
نہیں بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کابینہ ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہزار برس
تک بادشاہی کریں گے (مکاشفہ ۲۰: ۶-۷)۔ اس سے ظاہر ہے کہ پہلی اور

دوسری قیامت کے مہینے میں ایک ہزار برس کا فرق ہوگا۔ یہ ہزار برس کا
روزہ رنگ تری نواں میں رہیں گے (مکاشفہ ۲۰: ۶) کہلاتا ہے۔ یہ
اور سال مسیح کے آسمان پر نہر شروع ہو گا جس کو تیس سال پرے آگیا جس کو
مبارک مردوں کی قیامت ہوگی تاکہ مسیح کا سامانی میں دیکھا جائے اس کے ہتھ پر
وہ بھی مسیح کا ہاتھ ہیں۔ جیسا کہ گیارہویں باب میں اس کا مطلب ہے کہ فرشتے
اور عوام خدا کی بادشاہت کا دورہ نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کی اور ان پر سکتی ہے
وہ کیوں نہیں تم سے بعد کی بات کہتے ہیں۔ ہم سب تو میں سو میں سے کہ سب
پہلی چائیں گے۔ اور یہ ایک دم نہیں۔ ایک بل میں پھیلنا سکتا ہو سکتا
ہی ہو گا۔ کیونکہ فرشتے جو نہر کا جڑ کا، درمیان سے غرضاتی حالت میں آئیں گے
اور ہم بدل جائیں گے کیونکہ ضرور ہے کہ یہ خالی جسم بقا کا جامع ہے اور
یہ عرصہ والا جسم حیات، یہی کا جامہ پہنے ہوئے جب یہ خالی جسم جب کا
جامہ پہن چکیں گے۔ اور یہ عرصے والا جسم حیات اپنی کامیابی میں چلے گا تو
وہ خوب ہو گا جو کہ جس کے موت فرج کا لقمہ ہو گئی۔ اسے موت چھری فرج
کے سببی؟ اسے موت چھری نہر کا گمان رہا؟ موت کا ڈنگ گناہ اور
گناہ کا درد نہر نہیں ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خدا، انا مسیح مسیح
کے کو پہلے سے ہم کو فرج بخشا ہے۔ اگر مرقی ۱۱: ۵-۵

۳۔ پولس رسول اس پہلی اور پاک اور مبارک قیامت کے درمیان
تک پہنچنے کی آمید۔ در کوشش کرتا تھا۔ دیکھا کہ وہ آپ اپنی کتاب کے
میں کسی طرح مردوں کے جی آٹھنے کے درجے تک پہنچوں، پہلی ۱۱: ۵۔
اگر سب جیسے تجربے مردوں کی قیامت ایک ہی وقت میں ہوگی تو پولس سے
کیوں مردوں میں سے جی آٹھنے کے درجے کا ذکر کیا اور کیوں اس درجے

وہ اپنی قیامت میں شریک ہو سکے گی۔ پسیدگی کا پھر مردوں میں سے ہے جسے
 کاکب مطلب ہے؟ پھر سب سے پہلے جسے مردوں کے ایک سال کا
 کے وقت انھیں ملے تو اس کی یہ آہ کہ میں کسی طرح مردوں کے حق میں
 کے اور بے تک پہنچوں غصوں پھری۔ پوس کی آواز یہ تھی کہ جس وقت مسیح
 فرشتوں اور مبارک مردوں کے ساتھ زمین پر آئے تو میں مردوں
 میں جھوٹا نہ جاؤں بلکہ اس میں حق پھروں کہ مردوں میں سے زندہ کیا جانے
 اور یوں اس پہلی مبارک تہ مناسکے اور بے تک پہنچوں۔ آئے جانا کہ جس
 وقت مسیح آئے گا تو وہ ہر سال نہ فرسوع ہو گا کہ میں میں نہ گزرتا
 نہ موت کا نام دشمنی بیگا۔ بلکہ پھر جس میں سے جس کے بدلے میں دیکھا
 ہو گا کہ کمزور اور مرے واسطے بدن کے بدلے میں جلائی بدن پائیں گے
 جیسا کہ کھجانبہ کہ ہے ہمارے وطن آسمان پر ہے۔ وہ ہم ایک ہی جیسے خدا
 پسیدہ مسیح کے وہاں سے آئے کے انتظار میں ہیں وہ ہی اس عورت کی
 تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تعلق کر سکتا ہے۔ ہمدی
 بہت عالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے تعلق کے بدن کی صورت پر
 بنائے گا۔ (پہلی ۳: ۲۰-۲۱)۔ اس وقت زمین پر رہنے والے ہونگے اور
 جو عفت بابا آدم کے سبب زمین پر آئے وہ جانی رہیں اس لئے کہ مسیح
 جو وہ اکابر کھانا کاتبہ وہ ہی آدم کے تہ کے لئے تھیں اور پھر
 خدا سے اسے مردوں میں سے وہ ہر کے ہی رہی طرف ہیں یا جب
 مسیح پھر بیگا تو جسے اس کے ہمارے ہی مردوں میں سے ہی آئیں گے
 و مسیح کے ساتھ ہمارے ہی رہیں گے۔ جیسا کہ کھجانبہ کہ ہے کہ پھر اس نے اپنے
 ہر ایک طرح چکنا پڑے۔ یہ کہ ایک رو یا کھیا۔ جو خدا اور ہر بڑے سخت

سے پہلے کہ اس طرح کے بیچ میں ہوتا تھا۔ اور وہ پاس کے وہ ہر بڑے کا
 درخت تھا۔ اس تہا ہر آدم کے پہلے آئے تھے وہ ہر بڑے میں پہلے
 تھا۔ اور اس وقت کے جس سے ہر بڑے کو شہ ہوتی تھی۔ اور پھر سخت
 نہ ہو گی۔ اور خدا ہر بڑے کا تخت اس شہ میں ہو گا اور اس کے بند سے
 اس کی عبادت کریں گے۔ اور وہ اس کا تخت دیکھیں گے۔ اور اس کا نام
 ان کے ناموں پر لکھا ہو گا۔ اور ہر بندہ ہو گی اور وہ ہر بڑے اور ہر
 کی روشنی کے تخت پر ہو گے۔ کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرے گا۔
 اور وہ اپنے الہاؤد یاوشاپی کریں گے۔ مکا شہ ۱۰: ۲۲-۲۳ +

سے پڑھئے والے کیا پوس کی طرح تھا ہی تھی یہ آواز ہے کہ کاش
 جس وقت مسیح پھر آئے ہر کسی طرح کے مردوں میں سے زندہ گئے
 جاسنے کے اور بے تک پہنچوں؟ کیا آپ اس پہلی مبارک اور مقدس قیامت
 میں شریک ہو سکیں گے؟ کیا آپ ہر بڑے کے ہر بڑے کے ہر بڑے
 یہ کہہ سکتے ہیں کہ "میں وہ ہوں جس وقت خدا کے فرزند ہیں۔ وہ بھی تک
 یہ ظاہر نہیں جو اکو ہم کیا تھے جو گئے۔ دتا جاسنے ہیں کہ جب وہ ہمارے ہر
 تو ہم ہی اس کی دتا ہو گئے۔ کیونکہ اس کو وہاں دیکھیں گے جیسا کہ
 ہے۔ وہ جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اسے آپ کو دیا ہی پاک
 کرنا ہے جیسا کہ پاک ہے۔ اور خدا ۲۱: ۲۲ +

جو مسیح کو نہیں ماننے ان کی حالت نا امید کی جاتے اور پھر آتے
 (۱۱)۔ ان کو کچھ امید نہیں کہ ان کے خدا ان کے ہر بڑے ہر بڑے
 کی حالت میں پہنچے۔ ان کو کوئی امید نہیں کہ وہ ان کو ہر دیکھیں گے
 جو لوگ آؤ ان کو ان کے ہر بڑے کو ماننے ہیں ان کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ وہ

خود ہی مانتے ہیں کہ ہر ایک روح یا جان کو ۸ لاکھ قسم لینا پڑے ہیں۔ کبھی مختلف جانوروں کی صورت میں۔ ہر کبھی مختلف آدمیوں کی شکل میں۔ اور ہر قسم پر جنم لینے کے لئے کروڑوں کروڑوں کی حالت کو پہنچتے ہیں جس میں آج کی شخصیت بالکل جاتی رہتی ہے۔ اگرچہ شکل میں بان بیا جائے تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ جس وقت جاری جان نکل جاتی ہے اس وقت وہ کسی جانور یا انسان کے جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور یوں اس کی پہلی زندگی جاری ہو جاتی ہے۔ اگر وہ روح کسی جانور کے جسم میں گھس گئی تو ہم میں وہ اس میں کیا رشتہ ہو سکتا ہے۔ اور جن کا یہ مسئلہ ہے ان کو بچے اور اپنے عزیزوں کے حق میں کیا مہم ہو سکتی ہے؟ کیا وہ اس مسئلہ کے مائل کے سبب سے خود ہی اپنے کو ناپا سیدہ دن میں شکار میں کرتے ہو کیا وہ اس مسئلہ کو ان کے ایک دوسرے کو قتل کرنے سے پہلے؟ جو سبب کو نہیں مانتے کیا وہ اس کے آگے وقت کو غشی کرینگے یا کہ غم و رنج ظاہر کرینگے؟ کس سے خود اس سوال کا جواب ہوں رہے کہ اگر کوئی یہ سوچے پہنچے کہ کوئی اپنی جان بچانی چاہتے ہو تو وہ ہر روز اپنی حلیہ طالع سے اور ہر لمحے سے کہ کوئی کوئی اپنی جان بچانی چاہتے ہو تو اسے کھانگا۔ اور جو کوئی میرے دھنکے اپنی جان بچانے کے لئے پھانگے اور اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان بچانے کے لئے یا اس کا قصاص لے لے تو اسے کب فائدہ ہوگا؟ کیا وہ کوئی لمحہ سے اور میری بالوں سے فرمائے گا۔ ہن ۱۰ م جی جی اپنے اور اپنے باپ اور ہاک فرشتوں کے حلال میں دیکھا تو اس کے شہر بائیکا (دیکھو لکھو ۹: ۲۳-۲۶)۔ کہ ان بالوں پر غور کر کے سچ کے دانے والوں کو کچھ حسرت نہیں دے سکتے کہ مچ کے آئے وقت

ان کا بھلا ہوگا۔ ہر مجلس اس کے ہم پر فرض ہے کہ ان کو جانیں کہ اس وقت وہ سے چھوڑے جا رہے۔ کیونکہ مسیح نے خود ان کی حالت کی بابت پیشگوئی کی ہے۔ جیسا روح کے دنوں میں ہوا وہیابی میں آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھائے پیتے تھے اور دن میں بیاہ خاوی ہوئی تھی اُس دن تک کہ روح نکلتی ہیں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آکر ان سب کو جان سے لے گیا۔ ان کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح میں آدم کا آنا ہوگا۔ اس وقت وہ آدمی گھبراہٹ میں ہونگے۔ ایک لے بیا جائیگا اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دوسری حالت دہشتی ہوں گی۔ ایک لے لی جائیگی اور دوسری چھوڑ دیا جائیگی۔ پس جاسکے دیو کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس دن تمہارا خداوند آئینگا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر تمہارے مالک کو معلوم ہوگا کہ جو رات کے کون سے پر آئینگا تو جاننا رہتا اور اپنے گھر میں لقب ہونے نہ دیتا۔ اس لئے ہم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھری نہیں گئی بھی نہ ہوگا میں آدم آجائینگا۔ (متی ۲۴: ۴۲-۵۱)۔ چاہئے کہ تیرے شکار واس کی دوسری کھینچ لیا اور آکا ہی سے غافل اور لاپرواہ نہ رہنے والوں کو آکا کریں +

۵۔ جن کو اپنے گھر سے جوئے عورتوں کی مبارک حالی کا یقین ہے ان کا یہ یقین اور قوی؟ یہ خدا کے کلام کی بنیاد پر منحصر ہے۔ دیکھو (متی ۱۸: ۱۵)۔ ہر مہم عقل یا علم منطقی یا عیسائی فیلسوف اطفالوں کے بچے پر متوقف نہیں ہے بلکہ یہ تفسیر بات خدا کے کلام میں بھی ہوئی ہے جسے مسیح میں پورے گزرتے ہیں وہ سب خوشحال ہیں۔ لیکن بیکسٹروہ عورت نام مرخصا سے کہا کہ تیرا بھائی جی آئینگا۔ مرخصا نے اس سے

میں جانچی ہوں کہ قبہ میں آخری دن جی تھیکا گیا ہوتا ہے
 اس سے کہ - تباہی و زلزلہ کی تو میں ہوں - جو کچھ پر ایمان لاتا ہے
 گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا - اور جو کوئی زندہ ہے اور کچھ پر ایمان
 لاتا ہے وہ اب تک کبھی نہ مرے گا - کیا تو بس پر ایمان رکھتی ہے کہ درجہ
 ۱۱ - ۲۳ - ۲۴ - میرے لیے اپنے عہدہ شاگردوں کو بدستور بخش
 دے گا - تمہارا دل نہ بھرا ہے - تم خدا پر ایمان رکھتے ہو کچھ پر بھی
 ایمان رکھو - میرے باب کے کچھ میں بہت سے نکات ہیں - اگر نہ ہوئے
 تو میں تم سے کہہ دیتا کہ یہ کچھ میں جانتا ہوں تاکہ تمہارے لئے حکم تیار
 کروں - اور اگر میں جا کر تمہارے لئے حکم تیار کروں تو پھر انہیں اپنے
 ساتھ لے لوں گا - تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی پڑھ لو - ۳۰ : ۳۱
 پوچھ دو میں نے تھیلیکی کے ان عہدہ سیموں کو کسی بھی باؤل
 سے نشلی بھی کر ان کے عزیز بیچ میں بیچ گئے - سنا نہ ہے - دے
 خوش ہیں - وہ نیکار نہیں بیچتے - بلکہ کسی نہ کسی قسم کی پاک خدمت کرتے
 ہیں - دے بیچ کے ساتھ پاک فرستوں کی پڑی گروہ کے ہر وہ لوٹ
 دیتے - پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو نشلی دیا کرو نہ دیکھو
 آیت ۱۸ +

باب ۱ - ۱۱

(۱) اگر آئے بھائیوں میں کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ قول اور
 موافقوں کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے (۲) میں ۱۵ سہ

کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دل اس طرح
 آئے وہ لایب جس طرح رات کو چور آتا ہے اس جس وقت
 لوگ سوتے ہوئے کہ سلامتی اور اس ہے - جس وقت انسان پر
 اس طرح ناگہانی ہلاکت آتی جس طرح حالہ کو در دلتے ہیں
 اور وہ ہرگز نہ سمجھتے - (۳) لیکن تم اسے بھائیو تیار بھی ہیں نہیں
 ہو کہ وہ دل چور کی طرح تم پر آئے - (۴) کیونکہ تم سب
 لار کے فرزند اور دل کے درندہ ہو - تم نہ رات کے میں نہ تاری کے
 دن میں اوروں کی طرح سو نہ رہیں - بلکہ جاگتے اور پوچھتے
 رہیں - (۵) کیونکہ جو سوئے ہیں رات ہی کو سوئے ہیں - اور
 جو سوئے ہوئے ہیں رات ہی کو سوئے ہوئے ہیں - (۶)
 مگر ہر جو دن کے میں ایمان اور جینے کا بکتر لگا کر اور بھائیوں کی
 آئینہ کا خود پس کر پوچھتا رہیں - (۷) کیونکہ خدا نے ہمیں غضب
 سے سزا نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خدا - اور ہر سو
 بیچ کے وسیلے سے بھائیوں حاصل کریں - (۸) وہ ہماری خاطر
 اس لئے مقرر کیا کہ ہم جاسکتے ہوں یا خوش کے ہوں - سب بل سہ
 کے ساتھ جھٹلیں - (۹) پس تم ایک دوسرے کو نشلی دو - اور
 ایک دوسرے کی ترقی کے باعث ہو - چنانچہ تم اپنا کرتے
 بھی ہو +

میں سدا دیا۔ پس جیسا کہ پولس نے کتھلیکا کے ذریعہ مسیح کو آگاہ کیا
اسی طرح سے ال دونوں میں مسیح کے خادم ذریعہ سچوں کو آگاہ کر کے
غفلت کی جگہ سے بگاڑیں۔ دیکھو آیات ۴۰۔
۳۰۔ روحانی جنگ میں تو حریف سپہروں کے لئے یمن حاصل ہو گا اگر ہتھیار
میں جہن کو انہیں باندھ سے رہنا چاہئے۔ یہ ہتھیار ایمان۔ محبت اور مہربانی
دیکھو آیت ۴۰۔

پہلا ہتھیار مسیح پر ایمان لانا ہے۔ مسیح پر ایمان لانے سے تو ہر بدیہی
مضبوط و زناہت ختم ہو گا۔ پھر ایمان کے نام کے خط میں ایمان کی تحبیبی
ایمان بن پاتا ہے۔ اس کے گیارہ جہاز باپ ہی کہتے ہیں۔ ایمان اور اس کا
ایمان لکھا ہے کہ جنہیں سے ایمان سے روحانی جنگ میں فتح پائی۔ مثلاً
حضرت مسیحی کے ایمان کی تعریف یوں لکھی ہوئی ہے کہ تم ایمان ہی
سے مومن نے بڑے بڑے پڑکھوں کی بیٹی کا بیٹا کلا سے سے انکار کیا۔
اس لئے کہ اس سے کتا کا چند روزہ نطفہ نکالنے کی نیت خدا کی اہمیت
کے ساتھ میں نے سلوی کی برداشت کرنا دیا۔ پابند کیا۔ وہ مسیح کے لئے
میں طس اٹھانے کو میرے خزانوں سے مرنی درخت عانا کہو کہ اس کی
جگہ اگر پائے پر مٹی میں مٹی سے اس سے بادشاہ کے عہد کا جو دنیا
ان کے مہر کو چھوڑ دیا اس لئے کہ وہ عہد کو گواہ کیج کر ثابت قدم رہا۔
پس جبکہ وہوں کا ایسا بڑا دل میں کھیرے ہوئے ہے تو وہ ہم بھی
بر ایک پوجہ اور اس کشاہ کو جو ہمیں آسانی سے لکھ لیتا ہے۔ اور کر کے
اس دوش میں ہر کے دوش میں جو ہمیں دہش ہے۔ اور ایمان کے باقی
اور کامل کرنے والے ہوئے کو تکلف نہیں۔ جس نے اس کو مٹی کے لئے ہو

اس کی لکھیاں کے سامنے حق فرستیں گے کہ ہر آدمی کے صلیب
کا رکھ بھار اور خدا کے تحت کی دینی طرف جائیداد دیکھو ہر
۱۱: ۲۴-۳۹ ذ ۱۱: ۲۷-۲۸۔ جو کسی نو عمر یہ اس دنیا کی جنگ میں
ایمان کی ڈھل باندھ گیا وہ ضرور فتحنا پو گا۔

پھر اس روحانی جنگ میں دوسرا ہتھیار محبت ہے۔ محبت بہتر
لکھائی ہے مس کو مسیح کے سپاہی کو باندھنا چاہئے۔ اس ہتھیار کے ذریعہ
کسی بھی امر باندھ گیا۔ پولس اس روحانی لڑائی میں محبت کو سب سے کارگر
اور مقدم ہتھیار بتلاتا ہے۔ دیکھو اگر تھی ۱۳: ۱-۳۔

اس روحانی جنگ میں تیسرا ہتھیار امید ہے۔ ذریعہ سچوں کو
چاہئے کہ وہ مسیح کے پھر آنے کی امید کو مثل خود کے سمجھتے۔ اس امید
سے حیرت بخشی پیدا ہوتی ہے۔ یہ امید بڑے اور اس کے پھل
حیرت اور دیرری ہیں۔

سے کسی بھائیو کا شکم ہر وقت یہ یمن ہتھیار باندھ کر اپنے
دلی دشمنوں سے لڑ کریں۔ ایمان کی ڈھال باندھو وہ غلبہ جس سے
دنیا مغلوب ہوئی ہے بڑا ہوا۔ ایمان ہے۔ دنیا کا مغلوب کرنے والا کون
ہے سو اس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یہو ع خدا کا بیٹا ہے
دیکھو اپنا ۵: ۲۰-۲۵۔

اسے مسیحی سپاہیو۔ محبت کا بہتر ہتھیار محبت اس میں نہیں کہہ سکتے
خدا سے محبت کی۔ بلکہ اس میں ہے کہ مس نے ہم سے محبت کی اور ہم
لکھوں کے کھانے کے لئے اپنے بچے کو بھیجا۔ اسے عزیز و حبیب خدا نے
ہم سے یہی محبت کی تو ہم بھی ایک دوسرے سے محبت کرنی رہا ہے۔

دیکھو اور حنا ۳: ۱۰-۱۱

مید کا خود پہنوت عزیر ہم اس وقت خدا کے فرشتوں اور اب
 ایک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہو گئے۔ اٹھا جائے میں کہ جیہ وہ ظاہر
 ہو گا تو ہم بھی اسی نام نہ ہونگے کیونکہ مسکو دیکھیں گے جیہ
 وہ ہے۔ اور جو کوئی اس سے پہلے آمید رکھتا ہے ہے آپ کو لبیبی
 پاک کرنا ہے جیہ وہ پاک ہے نہ دیکھو اور حنا ۳: ۳۰-۳۱
 ۳- سچ کا نام اس بات پر زور دیا کہ اسے کہ خداوند یسوع مسیح کی
 موت کے دیکھنے سے گناہ کے عہد نامہ کی موت سے بچا لی ہے دیکھو
 آیت ۴ و ۵- مسیح ہمارے گناہوں کے سبب سے فرماں ہوا جیہ
 لکھا ہے۔ دیکھو خدا کا بڑا جو دنیا کا گناہ اٹھا لے گا۔ اٹھا لے گا۔ دیکھو
 ۱۶: ۱- وہ ہم گناہوں کا عہد نامہ تھا اس سے اس کو ہمارے گناہوں
 کی سزا اٹھائی پڑی۔ (۱ کرنتھی ۵: ۲۱)۔ مسیح بنی آدم کی راہ پر چلا
 اس قدر مل گیا کہ ہمارے گناہوں کے سبب سے وہ گناہوں میں شمار
 کیا گیا۔ وہ ہمارے گناہوں کے لئے ہوا ہے کہ وہ گناہوں کے سبب سے
 ہمارے لئے کے لئے چلا گیا۔ کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عین وقت پر
 مسیح بے وجہوں کی خاطر سوائے دینی ۴: ۲۵ و ۶: ۱۰-۱۱
 اسے مسیح کے خدا ہو۔ ایمان کی بنیادی باتوں کو کہ مسیح ہمارے
 لئے ہے کے سبب سے فرمان ہوا۔ اور عین روز کے بعد خدا کی قدرت
 سے زندہ کیا گیا۔ اور یوں ہمارے منہ اور شایع۔ یہ گناہ منہ چھپا کر
 ان باتوں کو سب سے مستعد سمجھو۔ ان باتوں کو بچات اور زندگی بخشتی
 کر سہا کر دے۔ ان باتوں کے سنا سنے سے مت شرمناؤ بلکہ مقدور۔

ہر دو ناموں اور ناموں کو پڑھتے ایمان پڑھوں گو یہ تقسیم دو کہ
 مسیح جو گناہوں کے لئے قربان ہوا اور پھر ہر دو میں سے جی
 اٹھا۔ اور آسمان پر چڑھ گیا۔ وہ ہر ایک ایمان لائے والے
 کے واسطے جیہ وہ کسی ملک اور قوم کا گناہ نہ ہو بچات کے
 لئے تیار اور قادر ہے۔ پس اسے سچ کہہ جا دو اسے کو مسیح کے
 اچھی جان کر اس کی طرف سے ایک ایک شخص سے منت کرو کہ وہ سچ
 کو اپنے گناہوں کا کفارہ جان کر دل و جان سے قبول کرے اور اسکا
 پیرو ہو کر علانیہ مسیح کا شکر یہ ادا کرے۔

۵- آخری بھیت یہ ہے کہ مسیح کے پیرو ایک دوسرے کی تسلی اور
 ترقی کے باعث ہیں۔ دیکھو آیت ۱۱- اگر آپ چاہا ہے کہ کسی جگہ ایک
 دوسرے کو تسلی دیں اور ایک دوسرے کی ترقی کے باعث بنیں تو اس کا
 ایک جو یہ ہے کہ سچے ہم سلفہ خود مسیح کے کلام سے اور اس کے بندوں
 کی تعلیم و نصیحت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سچے ہم پرستی بخش کلام اور ترقی
 پریر باتیں اور ان کو بنیائیں جس وقت صحت ملے ہم ان باتوں کے
 بارے میں ایک دوسرے سے گفتگو کریں۔ ہم نے کتب مقدس سے مسیح
 کی دوسری آمد کے بارے میں بت کچھ سیکھ لیا ہے کہ ہم آپس میں
 رہنا باتوں کا ذکر کیا کرتے ہیں؟ مسیح کی دوسری آمد کی خبر کیوں ہم کو
 دینی تھی؟ کیا اس لئے کہ ہم چپ چاپ اسے اپنے دہلیز چھپا دیں
 یا کہ اور دوسرا کوشش کر لیں کہ اس کو دے اس کے آگے لے گئے
 شمار میں ہے کہ کلمہ ہمارے باتوں پر غور کر کے اور آپس میں انکی بات گفتگو
 کر کے ایک دوسرے کی ترقی اور تسلی کے باعث بنیں۔

باب پانچواں ۱۲-۲۲

(۱۲) اور اسے بھی پتہ نہ ہو۔ ہم غم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو کم
 ہیں محنت کرتے اور خدا وہ تدبیریں شمار سے پیشوا میں اور ہم کو
 نصیحت کرتے ہیں۔ انہیں باتوں۔ وہ ان کے کام کے سبب
 تجسبات کی بڑی عورت کرو۔ کسی میں میل طلب رکھو۔ (۱۳)
 اور اسے بھی پتہ نہ ہو۔ ہم نصیحت کرتے ہیں کہ بے قاعدہ و جملے
 والوں کو سمجھاؤ۔ ہم بدعتوں کو دلاسا دو۔ مگر وروں کو سمجھاؤ
 سب کے ساتھ کھل کے پیش آؤ۔ (۱۴) غصہ بردار
 کو کسی سے بدی کے عوام بدی نہ کرے بلکہ ہر وقت
 نیکی کرے کہ دیر سے رہو۔ آپس میں بھی اور سب کے
 (۱۵) ہر وقت خوش رہو۔ (۱۶) بلا ناغہ و عداوت۔ (۱۷)
 ہر ایک بات میں شکر گزار رہی کرو۔ کیونکہ بیچ بیچ
 میں تمہاری بابت خدا کی بھی مرضی ہے۔ (۱۸)
 روح کو نہ بچھاؤ۔ (۱۹) ہوتوں کی حفاظت نہ
 کرو۔ (۲۰) ساری باتوں کو آزاد کرو۔ جو اچھی رہو
 اسے پکڑے رہو۔ (۲۱) ہر قسم کی بدی سے بچے
 رہو +

سرنامہ

نومریہ سیموں کو طرح طرح کی نصیحتیں

خط کی ان خفیہ باتیں پوسٹ رسوں تھنیکوں سیموں کو طرح
 طرح کی نصیحتیں دینا ہے۔ یہی نصیحت یہ ہے کہ جو کسی اپنے کسی بھائی
 کی بہتری کے لئے یا کسی جماعت اور برادری کی ترقی و پاکیزگی کے لئے
 کوشش کرتے ہیں اسے کل ہر ادنیٰ کی طرف سے عورت اور تعریف کے
 لائق ہیں +
 ہر وہ جس بابت کے لفظ محنت کے لئے ہیں کہ جو کوشش یا محنت
 کسی سیمہ جالی کے فائدے کے لئے یا کل سیمہ برادری کی بہتری اور
 ترقی کے لئے کی جائے وہ محنت عورت کے لائق سمجھے جائے اور اس کی
 تعریف بھی کی جائے۔ مثلاً جو بھائی اپنے ان پڑھ سیمہ بھائیوں کو انجیل
 کی باتیں سکھا رہے یا پڑھا رہے ہیں یا سب کے دن کسی نیکو باتوں
 میں گفتگو کر رہے ہیں یا سیموں کو اکٹھا کر کے ان کے ساتھ دعا مانگی کر رہے
 تو اس قسم کی خدمت اس بابت میں محنت کہلاتی ہے۔ ہر اس بابت
 میں اس طرح کی خدمت کی طرف بھی اشارہ ہے جسے کہ کوئی سیمہ بھائی
 عیب کی غریب پوچھوں یا سیموں کی پرورش کے لئے کھڑے ہو کر دعا مانگیوں
 کو ترغیب دیکر چند جمع کرے۔ پوسٹ رسوں کو نصیحتوں کے لئے جملے جیسے
 سو میں باب میں ایسی خدمت یا محنت کی طرف اشارہ کر کے لکھا ہے کہ۔

اور ان کے ہاتھ میں برادری کے کل عدوت اور مفادات سونپ
دئے گئے تھے۔ مثلاً فرجوس۔ ہندوؤں اور پتھلوں کی برادری کے لئے
چند ہجرت کیا مانا اور خرچ کیا جانا ان کے ہاتھ میں تھا۔ ان پتھلوں
پر یہ بھی فرض تھا کہ برادری میں سے جو کوئی مسیح کی تعلیم کے خلاف ہے
یا کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے برادری کی بدنامی ہو یا عیسائیوں میں
جھگڑا اچھڑے۔ یا کسی گھر والے میں جھوٹ بڑے تو پریشو اور ان کو نصیحت
کریں۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو انکو گواہوں یا برادری کے سامنے حاکم
کریں۔ ان پتھلوں کے ہاتھ میں کلیہ کی برادری کی پاکیزگی و نامور
سونپ دی گئی تھی۔ گو یہ کہ وہ عیسائی بہتری اور برادری اور نہایت
نیک باتیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ بدہمت تھے۔ اس لئے کہ وہ مسیحی برادری کو یہ
حکم دیا گیا تھا کہ اپنے پتھلوں کے فرمانبردار اور تابع رہو۔ کیونکہ وہ
معماری روحوں کے گارے کے لئے ان کی عزت چاہتے رہتے ہیں جنہیں
حساب دینا پڑتا تھا کہ وہ فتنے سے پر کار کریں۔ نہ وہ کلمے نہ عبرتی
۱۷۱۳ء۔ یہ بھی لکھا ہے کہ کلیسیا کے شرکاء اپنے پتھلوں کو نہ صرف
انہیں بلکہ انکو پیارا بھی کریں۔ وہ غوغائی سے طاقت نہیں کرتے۔ وہ لاغ
کے یا کسی نری حسرت سے نصیحت نہیں کرتے۔ وہ اپنی عزت کے
ڈھونڈنے والے نہیں ہیں۔ وہ کلیسیا کی پاکیزگی پر عیسائیوں کی عزت
کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ لہذا ان کے کاموں کے سبب سے ان کے
محنت رکھو اور ان کی شری عزت کرو۔ دیکھو آیت ۱۳۔
تیرھویں آیت کے آخری جملے سے کہ آری میں میں لایا رکھو
یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ کسی سبب سے غصہ یا کسی کے زمرہ یا سببوں میں

جھگڑا اچھڑا۔ شاید پتھلوں نے کسی بھائی کو نصیحت دینے یا کھیا سنے
یا تنبیہ اور علامت کرینے میں نری سے کام نہیں لیا تھا۔ یا کہ ایسی محبت
سے پیش میں آئے تھے جیسا کہ چاہتے تھے۔ اس سب سے پتھلوں کے
دعویٰ میں رکش پیدا ہو گئی تھی۔ اور اگر پتھلوں میں سے دو۔ نہ کی
جیسے تو اس سے جلن پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے بدگوئی اور بھڑکنا
کتنے کی نوبت آ جاتی ہے۔ اس سے پولیس اس پتھلوں کو دور کر کے
جو پتھلوں اور نوکرانوں کے درمیان جوئی مٹی کتا ہے کہ پولیس میں
میں لایا رکھو (آیت ۱۲)۔ اور وہ کل برادری کو نصیحت کر رہے
کہ کلیسیا کے سب پتھلوں اور شرکاء کے لئے قاعدہ پتھلوں کو کھیا ہیں
(آیت ۱۳)۔ مسیحی کلیسیا میں بے قاعدہ پتھلوں کی مثال ایسی
بے جیسے کہ فوج میں سپاہی بے قاعدہ ہیں۔ جب کوئی سپاہی
قاعدہ کے خلاف قدم اٹھاتا یا قاعدہ کے موافق آئے پتھلوں میں پلتا تو
کیا اس کے ایسا کر کے کل فوج کی بدنامی اور شرمندگی نہیں ہوتی؟
اور کیا مناسب نہیں کہ اس بے قاعدہ پتھلوں کے سپاہی کے سامنے ہتھیار
بجھائیں کہ وہ باقاعدہ پتھلوں کی طرح کے ہر کسی پر فرض ہے کہ وہ
اپنے بے قاعدہ پتھلوں کے بھائی کو کھیا کے قاعدہ جو کل کلیسیا کی
بدنامی ہو۔ ایسی حالت میں خاموش رہنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس
حالت میں خاموشی سے کلیسیا اور اس بھائی کا نقصان ہوتا ہے۔
افسوس کی بات ہے کہ جس وقت کوئی بھائی بے قاعدہ چلتا ہے مثلاً
عبادت میں شرک نہیں چھوڑا۔ یا برادری کے پتھلوں کی عزت نہیں کرتا۔
یا کسی کا حق مار لیتا ہے۔ یا کام کاج میں شہتہ رہتا ہے یا اس کا کمر

بکھیر دینا کہ اس کے دل کو یاد دلایا اور کبھی باکرہ کے کہ انجیل میں یہ خوشی
 کی خبر درج ہے کہ خدا میرا سمائی، پاپ ہے۔ اس نے مجھ کو لایا
 اور کھڑا کر دیا اور ان کو ایسا پیر کیا کہ ہمارے لئے اپنے بڑا سے بیٹے کو دنیا
 میں بھیجا کہ اس کے دوسرے بیٹے سے اپنے گناہوں کی سزا اور غلامی سے
 بچھڑا کر پاؤں اور اسی دنیا میں آئے وہ اسے زمانے کی برکتوں کا پیو
 بھل جھل کر دے۔ یہی مطلب ہے کہ خدا کا فرزند اور نبوت کا وارث
 تھا۔ اسی اور تشریف لڑائی دکھ ہے کیا اس کے دل کے اندر خوشی کا
 چشمہ پیشہ صحت تندرست ہے کیا اس کا سب سے کسب کا شکار و کھلاؤ اسے
 وہ جو بڑے انیس کی بات ہے کہ بعض کبھی بچے خوش رہنے کے
 ہم وقت اسے کھڑے اور تفریح دے اور بد مزاجی کرے جس کے اس کے ساتھ
 بات کرے میں خوف لگتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی چھوٹی مٹی کی بات سے
 سب سے اچھا غلط بھڑک اٹھے۔ اسے تو میرے سب سے خوش کی بات
 ملو کہ خوشی کرنا اور نہایت شادمانی ہو کر کہو کہ آسمان پر ہمارا آج
 بڑا ہے اس کے کہ لوگوں نے ان فیصل کو بھی جو تم سے ہے سچے

اسی طرح مستایا شدت سن ۱۲:۵

لوہر یہ سب کے سب دوسری تعلیمات ہیں کہ کیا وہ
 دہلا گئے۔ (آج ۱۷)۔ دہلا گئے سب سے پہلے وہ نشان نور ہند ہیں
 خدا شہر و شہر میں صبح کا ایک شاعر و خضابہ نام یہ بات سن کر کہ مشاغل
 و پرسن فری و مشن کو، بابے بہت گھبرا گیا تھا۔ کیونکہ بہت بڑی سیج
 کا دشمن تھا اور دشمن کے قریب بیہوش کو ۱۷۵ مردوں یا عورت متاثر
 اور غیب میں ڈر کے کی طرف سے دشمن کو آگاہ تھا۔ پھر عورت کے بعد

خدا اور اس نے خلیفہ کو یہ کہہ کے شہر کی دی کر دیکھو وہ دھماکا لگا رہا ہے
 در محل ۴: (۱۱-۱)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دل سے سب سے
 نام لیکر دھماکا لگائے وہ اس کا شکار ہو۔ میں یہ بات مسیح کے شکار
 ہوئے کا نشان اور نبوت ہے مسیح کی اندرونی زندگی کی بات پھر
 اس کے کہ وہ جتا دھاما سکے۔ دھما اس کی زندگی کی سانس ہے۔ اس
 طرح سے وہ خدا کے ساتھ پاک سمیت و بیفناقت رکھتا ہے۔ اور
 خدا سے دانائی و لیری۔ دھما۔ عقل۔ تسلی۔ طاقت اور تازگی کا
 کیا کرتا ہے۔ اس کو ہر دھما لگنا چاہیے جس کو اس کی بات
 خدا کی طرف تھنڈی پڑ جائے گی اور اس کی روحانی طاقت کم ہوگی
 جا سکے گی۔ تب آخر کو وہ مشیطان کے بس میں آ جا پڑے گا۔ چاہے کہ
 مسیح سے شام تک ہر کام میں دھما کی جائے۔ اسے سمجھو کہ جو کچھ کرتے ہو
 چاہے کیا نہ بنے ہو یا کوئی اور کام کرتے ہو اس سے پہلے کہ کام نہ لگے
 دھما لگو اور اس کی مدد طلب کرو۔ اگر ہر ایک کام کے لئے پھر وقت دے
 میں صرف کیا جاوے تو وہ وقت ضایع نہ ہو گا بلکہ اس کے دھما فائدہ
 ہو گا جیسا کہ تم ٹی کے پیوں میں تیل ڈالنے سے پتا چلتا ہے۔ پائیس
 کی ٹیکھت پر نہیں کر سکتے۔ بنا روز مرہ کا کام کا جھوڑ کر اپنا
 سارا وقت دعا میں لگا دیکھو کہ اس سے خود ایسا نہیں کیا جیسا کہ
 ہے کہ تم کو تم پہ جانے ہو کہ ہمارے فائدہ کس طرح خدا چاہے کہ
 کہ تم میں سے تندرست نہ بنے تھے۔ اور کسی کی عقل تندرست نہ تھی
 بلکہ محنت خفہ سے رات دن کام کرتے تھے تاکہ تم میں سے کسی پر بوجھ
 نہ پڑا۔ (۱۷-۱۶)۔ اس کی تعلیمت کہہ سکتے ہیں کہ

اگرچہ سچی، پنے کام کاغذ میں لکھا ہو پھر بھی دعا میں مشغول رہ
 شکر دہے۔ رومی ۱۲: ۱۲ +
 ۱۸ اور کیت میں پولس کی جیسی نصیحت درج ہے چنے سے بچو
 بات میں شکر گزار رہی کرو گے کس سے؟ اس نے کہ وہ خدا کی مرضی سے لگا
 تیرے سب کو پسند ہے۔ جب پولس اور پیداس تیرے کو چھوڑ کر ہار پ
 کے شہر لکھی میں آپ سے تاکہ میں طرح آؤں سے، سہرے میں صبح کی انجیل
 کی نجات کی خوشخبری سنائی تھی، دیکھو یہ یاروب میں بھی سنا ہے
 اس وقت وہاں کچھ آدمیوں سے یہ دیکھا کہ پولس اور سیداس کی
 جیم کے سبب سے ہماری کمائی کی آمد عوامی، یہی ہے کہ انوں نے
 ہنگامہ کیا اور ان کو بڑے حاکموں کے پاس بھیجے گئے اور ان پر یہ
 لازم لگا دیا کہ آدمی جو یہودی ہیں، اسے شہر میں جبری گرفتاری ڈالتے
 ہیں۔ اور ایسی سہیلی بنائے ہیں کہ جگہ جوں کر نہ اور عمل میں لانا ہم
 روپیوں کو رو۔ نہیں۔ اور عام لوگ بھی شغل پر کرنے کی نصیحت
 پر آمادہ ہوئے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نو جہادی کے حاکموں نے بید
 مار ملے کا حکم دیا۔ اللہ بخت سے بید گوار نہیں تھے خالص میں ڈالا
 اور اور وہ خدا کو تاکہ دیکھ لے کہ بڑی پختہ کاری سے آیت کی نگہبانی کرے۔
 جس نے اس کا حکم کیا، میں ان کے خد کے خد سے میں ڈالنا اہل ان کے
 پانچ کا شہر میں کھمبہ دے گئے۔ آدمی رات کے قریب پولس اور پیداس
 دعا انگ رہے اور خدا کی عطا کے کیت کا رہے، اور تیرے ہی سہن سے
 تھے۔ (اعمال ۱۶: ۲۰-۲۵) کیا اس تیرے جانے کے اہل ان
 دو سیدوں کی دعا اور حمد کے گیت تیرے کو پسند نہیں آئے؟ یا ختمی

میں خدا کی تعریف اور شکر گزار رہی کچھ مشکل میں مگر دیکھو اور نصیحت
 اور سنا نے مانے کے وقت پر شکر ہے۔ تو بھی نصیحت یہ ہے کہ اگرچہ
 بات میں شکر گزار رہی کرو گے پولس چوں نہیں گناہ کا تھک سکا کے
 اور میرے سب کو دکھائے۔ وہ سنا ہے کہ تھے۔ آئے تھے عزت
 گزار تھے۔ کتنوں کا دل خیر کر لیا گیا تھا۔ تو میں، کھٹ ہے اللہ
 بات میں شکر گزار رہی کرو گے اور اس کے وہ سنا ہے کہ تھے۔ پنے برکات
 عطا کی پر مرضی ہے۔ اور دوسرے کو خدا نے دوسرا صبح میں لگا رہے
 یہ تھن ہے صبح کے سیر پولس کے ساتھ کہ کتنے ہیں اگرچہ اہل ان
 ہے تو کوئی نہ غیظ ہے، کون ہم کو صبح کی محبت سے جدا کرے گا؟
 نصیحت یا تھن یا ظلم یا کال یا لکھن یا غلط یا گوار، ان سب حالتوں
 میں اس کے دیکھنے کے میں نے ہم سے محبت کی ہم کو تیرے عطا کردہ کھمبہ
 حاصل ہوئے۔ (رومی ۸: ۳۱-۳۹)۔ سنا ہے اور ہم کو کھمبہ کے
 تھے دے دے بید میں میرے ہر نعمت خوش رہو۔ نہ دعا انگ۔ ہر ایک
 بات میں شکر گزار رہی کرو۔ کیونکہ میرے صبح میں تمہاری بابت خدا کی
 ہی مرضی ہے +
 "روح کو نہ بھلاؤ نہ ایت ۱۹ میں کے دل میں ہوا اللہ اس
 سکون اور سلطنت کرنا ہے۔ وہ ماموش نہیں رہ سکتا۔ جس کے گناہوں
 کو صبح نے صحت کیا کہ وہ شکر گزار رہی کے بھرے ہوئے ان سے صبح
 کی تعریف کرنا؟ ان ۵۰ خاموش ہیں رہ سکتا اور اگر کوئی، اس کو جب
 کرنا چاہے تو ہی روح کو بھلا ہے۔ پولس رسول کے زمانے میں ہی چھوڑے
 ہیں نور میں سیر کو ہٹنے کی، بابت تھی۔ اس کے کہ اس روح سے

وہاں آزار دی ہے۔ ہر مٹی کو سول کر کے پاکیزہ کرنا یا مسیح کی تعلیم کے لئے تیار کرنا یا دھار کرنا یا کوئی دینے کی عبادت اور دستور تھا۔ ابھی بھی جو مٹی سی کی رہا یا عیسیٰ یا شکر گزار کی طرح ایسا تھا کہ بعض تعلیم یافتہ یا علم رسیدہ ۱۱۵۔ بھرہ کا مٹی اس کو چسپ کرنا چاہتے تھے۔ وہ سرگرم اور بھڑکنے لارہ رہے تھے۔ مٹی کے لئے کہ جانی کسی سرگرمی سے یا کوئی آواز سے یا بے توجہ تھے۔ وہ مٹی خدا کا شکر اور ذکر کرنا نہیں چاہتے۔ خدا اور ہم تعلیم یافتہ کو ناگوار خاطر ہے۔ ہم اپنی روح کو ضبط میں لاؤ۔ خدا کی بندگی کرتے۔ اگرچہ ہم ترسے لوگوں کے تابع نہیں ہیں۔ ہم خدا کے وقت چاہتے ہیں۔ اگرچہ ہم تیار ہیں۔ ہمارا گواہی یا دعا یا گناہ ناکہ ہے جو شکر گزار کی اور محبت کی ایک روح القدس نے۔ ہر نوحہ ہر اس کے دوسروں میں ذلی می اس کو ہرے ہوگ بھگنا جاتے تھے۔ جب کوئی اس آگ لگائی جاتی ہے تو پتے اس میں سے کچھ اڑھواں نکلتے ہیں جس کے سکھوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اس آگ پر پانی ڈالنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس سے تھو وہ بالکل بجھ جائے گی۔ ہر بڑے دہے کے تھک ہیں۔ مٹی روح کی آگ پر پانی ڈالنے سے تھکے۔ اس لئے پولس نے انکو بھگنا ہے کہ اسے خدا پر خبردار کریں۔ یہاں ہو کر نہ چھوڑتے بھائی ہوئے سکھوں کو جو ٹٹ لکھ کر خدا کی روح کو بھگناؤ۔ آگ پر پانی ڈال کر سکھ بھگنا بہت آسان ہے۔ اس طرح کرنا لوگوں کو کھیں سے ذکر کرنا کاروبار کا طریقہ۔ آگ جلانے والا محفوظ رہے۔ وہ مٹی کی ہر دھت اور تباہی۔ وہ تھکے تھک کر اسکو چھوڑتا ہے۔ وہ ہر مٹی کو مٹی

لکڑیاں ابھی طرح سے لکھنا ہے۔ تھک تھک رہ جاتا ہے کہ محفوظ رہے۔ اس آگ سے لکھتی ہے جس سے لکھنے والوں کو ناکہ بھگنا ہے۔ اسی طرح سے چاہئے کہ کلیسیا کے ہر ایک درجہ کار بھی ناچیزہ کار اور نوریہ مسیحوں سے سوگ کرے۔ اس کی دعاؤں یا مسنادی کو اسی یا گناہ یا عبادت کے لئے کی نکتہ چینی نہ کریں۔ کیونکہ آگ کے دھوئیں پر پانی ڈالنا ہے۔ ہاں اس طرح سے دھواں تو ندرہ جائیگا مگر آگ بھی بجھ جائے گی۔ یہی مٹی دھوئیں میں آتا ہے کہ مٹی کا صحت میں نیک کام کرنا کام ایک ہی شخص کے ہاتھ میں ہوتا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی اور کو اپنے دل کی شکر گزار کی کی خاص وہ جانتے کہ موت دیا جاتا ہے کسی وقت پاک نشتوں کی تعلیم کی بات کچھ اور یا خدا کرے کی عبادت نہیں ہے۔ عبادت کے شروع سے خزانہ کاموں سے لکھنا ہے۔ نیچر اسکا یہ چاہئے کہ روح کی آگ جو دلوں میں جوتی ہے وہ بھگنا جاتی ہے۔ اسے کلیسیا کے ہر گونا گ کے دھوئیں سے متاثر نہ ہو۔ اسکو سکھانے دو۔ اس کے خدا کے ہے۔ اس کے لئے خدا کا شکر کرو۔ تھکے تھک کر اسکو چھوڑ دو۔ آخر کو اس سے کلیسیا کے لوگوں کو ناکہ بھگناؤ۔

جس کلیسیا کے سرکار میں چھوڑا ہو۔ وہاں خدا کی روح بھی جاتی ہے۔ جس خدا کی میں میں پوری یا بھائی جن میں چھوڑا ہو تو وہاں بھی آگ روح کی آگ جاتی ہے۔ جو کسی اپنے کسی طرح کو اور نہیں کرتا کسی طرح کے تھک کی غلامی میں گرفتار ہوتا ہے۔ وہ پاک روح کی آگ کو بھگنا ہے۔ جو کسی دھانستے ہیں یا پاک نشتوں کے پٹے ہیں یا غلام

اور سہ ہر وہ ہوتا ہے وہ پاک روح کو بھاتا ہے۔ جیوت بولنا۔
 پہچان کرنا۔ گندی باتیں گنا۔ مٹی مزاجی۔ شر و فحش۔ بدگوئی سخت
 دلی۔ بدخواہی۔ کچھ سی۔ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی پاک روح دھندل
 کی جاتی ہے۔ دیکھو افسوس ۲۵-۲۲ +
 نہ تو ان کی صفات نہ کرکھ (آیت ۲۰)۔ نہ تو ان کی صفات کرنا
 انہوں نے اچھا نہیں دیکھا اس لئے کہ وہ حقیقی نعمتوں میں موت کی نعمت انہیں
 ہے۔ جس کو خدا کی طرف سے یہ نعمت ملی ہے ۵۱۔ جسے سبھی بھائیوں
 اور نیکوں کے ہر گھس کی طرف سے کاسید ملتا ہے۔ جو موت کر کے وہ
 ہر مہینے سے شرف اور بھلائی اور شرف کی باتیں کہتا ہے۔ پوس کہتا
 ہے۔ کہ موت کی تو میں طرح طرح کی زبانیں بولنے کی نعمت ملی ہے۔
 اور اس سبب سے تو میں سبھیوں کو زاریاں دیتا ہے کہ وہ حقیقی
 کی اور دیکھو مفسر اس کی کہ موت کرو گے۔ اگر مٹی ۱۱۴ (۱) کہیں
 کے خدا سے بڑا موت کا لایا مطلب یا اس کے سبب ہیں کہ کوئی
 آئندہ ان باتوں کی خبر دے۔ البتہ موت کے ایک سبب تو یہ ہیں کہ
 آیت میں اس کے سبب دوسرے ہیں سبب یہ کہ جس وقت کوئی سبھی
 جہانی یا آسمانی یا ساد یا اسپان خدا کی روح سے کسی طرح کا مازہ
 و رشتہ بخش اور نہ ہی پیر پیغام پاکر اسے سنا دے تو ہم اس کی
 باتوں کی صفات نہ کریں۔ بلکہ زور اور شکر گزاری کی ہے۔ تھ
 سببیں۔ ہاں یہ تو ہے کہ کبھی کبھی سنا دیا آتش دے خود ہی
 دھوکا کھنا یا چو کہ جس پیغام کو اس سے خدا کی روح کی طرف سے
 دھوکا کھنا یا چو کہ جس پیغام کو اس کی باتیں عقل کے نکلا ہو۔ اس کے

پوس سے سبب ہر کوئی کو نصرت اور آگاہی دی کہ ساری باتوں کو آگاہ
 جو بھی ہو اسے کہہ دے یہ وہ آیت ۱۲۱۔ سبھی سنا دیا یا سنا
 یا سنا ہے کہ اسکا پیغام یا پیغام یا نصرت جاگلی جائے۔ کہ یادہ پاک نوشتوں
 کی تعلیم کے موافق ہے یا نہیں۔ وہ ایسی باتیں سے بڑا نہیں کہہ گا ۱۲۱۔ سنا
 ہے کہ میری نصرت یا موت کی باتیں سچ اور سچ اور خدا کے کام سے موافق ہیں
 اور کہ وہ روح القدس ان باتوں کی سہاٹی پر پکڑا ہے جس کے دلوں میں گہری دیکھ
 سنا سنا ہے۔ سبھیوں کو نصرت ہے کہ ہر سنا دے اور سنا دے یا سنا دے
 اور پیغام کی باتوں کو آگاہ کر کے ہے یا کہ خدا اور سبب ہیں کہ اسکا پیغام
 ہے تو اسے کہہ دے یہ وہ اس کی تعلیم کو آگاہ کر کے ہے یا کہ خدا اور سبب
 اور اشراف کو کہہ دے۔ وہ کوئی کوئی نہ کہہ دے۔ وہ کوئی کوئی نہ کہہ دے۔
 میں تم بھی روحانی تعلیم کی نصرت کر آگاہ کر کے ہے یا کہ خدا اور سبب ہیں
 جنہم تم کی تعلیم سننے میں آتی ہے اور پاک نوشتوں سے نصرت ہے جو سنا دے
 انہیں نصرت میں اور نصرت میں آگاہ کر کے ہے یا کہ خدا اور سبب ہیں
 کہ کوئی دھوکا کھنا دے۔ جو قرآن کو سنا دے اور کوئی دھوکا کھنا دے
 نہیں ماضی و حال کا کہ کھنا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا
 ہے سوچے کھنے ہر قسم کی تعلیم کو خدا کی طرف سے کھنا سنا دے اور سنا دے
 تعلیم دینا ہے وہ کھنا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا یا کھنا
 کہ کوئی آگاہ یا سنا دے سبھی کی نصرت میں کوئی کر دے۔ نہ دھوکا کھنا
 اور کہ وہ چارے کھنا کھنا کی سہاٹی سے کھنا کھنا دے میں کھنا کھنا۔ اور
 جان چارے کھنا کھنا کی اور کہ وہ کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا
 کا کھنا کھنا۔ تو کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا کھنا

بڑی کی بھی ہے۔ اس کے جوہر درود خان عرفان کی مانند اس تفسیر کو قبول نہ کرے بلکہ اس کے بجائے دوسرے لایق نامہ ۱۳۵۲ء کے فاضل مثنوی ہیں۔ جس تفسیر پر ہم سب کو ترجیح ہے۔ کنگڑوں کے ہونے سے ہی ان کی جان دی اور ہرگز نہ ہو کر۔ سب پر چڑھ گیا تاکہ ہماری سلاطین کو سے دور اپنے ایمانداروں کو غفلت بخاتے اس تفسیر کو قومی کے ساتھ قبول کرو۔ لیکن جس تفسیر پر یہ ہر مذہب و اس کو رو کر کے اس سے بچے ہو۔

حاصل کلام

۱۔ جو کسی کتبیا کی تفسیر اور ترقی کے لئے کسی تفسیر کی محنت کر رہے ہیں، اسے عزت کے لایق ہیں۔ وہ تفسیر آیت ۱۳۵۲ء کتبیا کے شرکاء کو یاد کریں اور کسی دوسری تفسیر سے اس کی طرف اپنی نظر نہ کر دی جائے کہ کتبیا کے پیش اور افسوس اسے مانے جائیں اس لئے کہ ہمارے ایک ایک شخص کتبیا کے مانند اور اس کے لئے مقرب تھے ہیں۔ خداوند مودت سے اس کے پیش اور ہر کتبیا کو منظور فرما کے دے گا۔ لیکن اس سے بعض آدمیوں کو دوسرے کی تفسیر سے کر اور انہیں سوں بنا کر کتبیا کو دیدار اور بعض کو بھی ان تفسیر اور بعض کو استعار کی تفسیر دے کر ان کو ہی یا بیشتر یا چھوٹا یا زیادہ بنا کر دے دیا تاکہ حق پر لوگ اس تفسیر اور غلط فہمی کا کاد کیا دے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔ ہم ان کے کو بچے رہیں۔ اور آدمیوں کی تفسیر اور مکتبہ کے سبب ان کے گھر کر کے دالے منصوبوں کی طرف ہر ایک تفسیر کے جوہر کے معراج کی طرح آچھٹے تھے نہ چھریں۔ بلکہ محبت کے ساتھ سچائی

تمام رو کر اور اس کے ساتھ جوہر ہے۔ بیٹے مسیح کے ساتھ جوہر جو کہ ہر طرف سے چڑھتے جائیں گے دیکھو افسی ۱۳۵۲ء - ۱۵۔
۲۔ سبے تعلقہ چلتے۔ کے مسیح کی عظمت دینا اور اس کو وجہ طور سے سمجھنا بہت مشکل اور نازک کام ہے۔ خوف یہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ سبے تعلقہ چلتے والے نادر احض ہو کر نکلیں بنے دوسرے کا دشمن ہو جائیں۔ اس لئے بڑے سپرد کچھ اور دعا کے ساتھ بگڑے ہوئے بھائی کو سمجھا جائے کہ تفسیر تو سب سے فائدہ کے نقصان ہو گا۔ اس میں کو کچھ شک نہیں کراہتے تھے اور سبے تعلقہ چلتے دے کر سمجھنا مشکل کام ہے مگر اس مشکل کے سبب سے طاموش یا لاپرواہ نہ ہونا اچھا نہیں ہے۔ جن طریقوں سے مسیح نے۔ ہے شاگردوں کو سمجھا یا ان پر طور کر کے اس کے منور سے پر چلو۔ خلافت اس کے شاگرد آپس میں جھگڑتے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے تو اس نے ایک جگہ کو اس پر کر کے اسے اپنے پیچ میں کھڑا کر دیا اور کہا کہ میں تم سے پہلے کتا چوسا گو تو تم نہ چھو۔ ہر کون کی آمد نہ ہو تو مسلمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔ میں جو کوئی اپنے آپ کو اس سے بچنے کی مانند جو تانا بانہ بنگا ہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا ہو گا دیکھو مثنوی ۱۳۵۲ء - ۱۴۔ پھر جب پطرس نے مسیح سے انکار کیا تو اس کے سمجھا سنے سے پہلے مسیح نے اس کے در اور سے شاگردوں کے لئے جس وقت دسے تھے اندر سے تھے کہ باقیادہ کر کے ان کو کھلیا اور جب ان کی بھوک جاتی رہی اور دسے میر ہو گئے تب مسیح نے پطرس کو سمجھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پطرس قابل ہو، اور شاگردوں میں بھائی بھائی گئے۔ اسے میر سے بھائی اگر تم میں کوئی راہ حق سے گمراہ ہو جائے اور کوئی اس کو پیچھے

اُسے دودھ مان سٹھو سوئی کسی گھنگا۔ تو اس کی گراہی سے بھرا ہوا
وہ کپ مہان کو موت سے بچا لگا اور تباہے گناہوں پر پروردگار نے

بقیہ ۲۰:۱۵-۲۱

۳۔ مسیحی برادری کے لئے تیس ماہید اور بے تبدیلی حکم ہیں
ہیں برادری سے ہر ایک شخص کو بروقت خوش رہنا ہے۔ وہ جو ماہ
دعا آتھا اور ہر ایک باتیں شکر گزاری کرنا چاہئے۔ (۱۔ ۱۱۔ ۱۲۔)
جس دل یا جانگاہ ان یا جہت یا کلیسیا پر برادری میں یہ تین باتیں ہونی
چاہنی ہیں اس میں بہت کام چاہیے نظر آتا ہے۔ وہاں خدا اپنی برکت گھنگا
اور روج اور جس کی صفوی و قدرت کا تھما ہوا کسب کے دناگر کو
خوش مزاج ہو چکا ہے کہ اس کی خوش مزاجی سے جو لوگ مسیحی
برادری سے باہر ہیں وہ اس کے دندہ پیچے جائیں گے جیسے کہ کسی ایک
اور سو گھر میں سونہ کی روشنی چمکنا معیار ہے کیونکہ اس سے اس گھر
کی تاریکی اور سرسبزگی نکل جاتی ہے۔ اسی طرح کے مسیحی برادری میں خوش
مزاجی، ایسی کارگر ہے کہ اس سے کل پورے گھر کی روشنی حاصل ہوتی ہے
سیجیو اپنے خاندان اور کلیسیا کے اندر خوش مزاجی دکھلاؤ۔ اپنی سرکٹوں
کو گھنٹہ۔ اپنی میرٹ کو یاد کرو۔ اپنے گھر میں بچوں کو دلاسا دے اپنی دلچسپی
اور اداسی سے ان کے سوچ چوتنا کر۔ وہاں کے میں سے بچو۔ یاد کرو
کہ دعا مانگنے میں سستی اور لغت سے پہلے ہر مزاجی۔ یہی ہے۔ گھنگا۔ دعا
خفگی۔ سخت دلی۔ کا تو فی اور اسامیاتی ہیں جس حالت میں کہ نہ سستی
شکر گزاری کرو۔ ان اگر کدھ دھم دوسرے بھی درمیں ہو تو میں شکر گزاری
کر رہی ہوں جسے نہ وہ کہہ را یا گیا ہے ہاتھ میں ہا۔ یا شکر میں گیا

کیا اس نے یہ نہیں کہا کہ جہاں ماہ سے لگاؤ یا کیا میں اسے
نہیں بچوں کو بھٹا ۲۰:۱۵

۴۔ دودھ میں بروقت خوش رہو۔ پھر کتابوں کو خوش رہو۔ پھر
رمہ راچی صوبہ اور پول پر ظاہر ہو۔ خداوند فریب ہے کسی بات کا فکر
۔ گرد۔ ہر ایک بات میں غلطی اور جو کہیں دعا اور بہت کے وسیلے
سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا شکر
جو سمجھ کے اصل ہا ہے۔ تھرا سے دوس اور خیا لوں کو مسیحیوں میں
خداوند کے گناہ کا جلی ۲۰:۱۵

۵۔ مسیحی جماعت کی بندگی میں اپنی آزادگی ہو کہ جس کسی بھائی نے
خدا کی طرف سے کوئی پیغام یا ہوا یا خدا کی دعا رہی سے کوئی خاص برکت
یا آج ہو۔ یا وہ کی دوسرے کو کوئی خاص تسلی ملی ہو تو اس کو کسی وقت
پتہ نہ ملتا ہے یا اپنی برکت یا تجربہ بنانے کے لئے موقع رہ جاتا۔ اگر
اس کو اپنے دوسری باتیں تھرا سے اور غماہ کر کے کسی وقت موقع نہ دیا جاتا
تو کیا جماعت خدا کی دعا کی باتیں سے دعا کر کے اور کوئی نہیں بھائی
ہو۔ نہ نہ کیا یہ نہ کہ کہ حد بہت ہیں سے ۴ اگر پیغام نہ ملے وہ یا تجربہ
تھرا سے وہ یا کسی خاص برکت سے شکر گزاری ظاہر کرے وہ یا تجربہ
اور تجربہ۔ کار جو ان ہی پورے میں اس کو جماعت کے سامنے سے پھر وقت
پر گناہ کا موقع دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا ہے تو اس کے پیچھے جانیکا المیہ
ہے۔ اگر کلیسیا کے زمرہ میں رہیو ایسی تدبیر نکالیں کہ کلیسیا کے صلیب کا
مقرر وقت پر جہے وہ کی بات در تجربہ۔ تھرا سے کوئی کو اور کل جماعت
کوئی نہ ہو گیا۔ جماعت کو جس نے اس امر میں کہ کوئی بچوں کو دی دودھ

برکت اور دعا کے غیر ہے۔ "پہلے خداوند میرے مسیح کا فضل
تم پر ہوتا رہے آیت ۲۸ +

حاصل کلام

۱۔ خدا چاہتا ہے کہ آدمی بالکل پاک ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ
آدمی کا دل اور بدن دونوں پورے پورے پاک اور بے عیب
ہوں۔ اگر ذرا سی بگڑنیا کسی کے دل یا بدن میں رہے تو وہ اس
سے ناخوش ہے۔ ہر شخص کی ناپاکی سے چاہے دل میں ہو یا بدن میں اس
کو نفرت ہے۔ اس نے اپنا آدم کو پاک پیدا کیا اور صاف حکم دیا کہ
جس دن تو میرے حکم کو توڑے گا تو مرے گا۔ میرے حضور سے نکلا جائے
ہر طرح کی نافرمانی یا ناپاکی خدا کی نظر میں ایسی گھڑانی ہے جسے کہ
بادشاہ کے دربار میں کوئی گندی دھجی یا پتھر پٹے پٹے ہوئے آؤسے۔
اس یقین سے کہ خدا ہماری پاکیزگی چاہتا ہے۔ اور بیان ملک چاہتا ہے
کہ ہم بالکل پاک بنیں اور ہمارے دل اور بدن دونوں پورے پورے بے عیب
رہیں۔ ہم کو یہ تسلطی اور امید ملتی ہے کہ جیسے وہ چاہتا ہے اس کو پورا
کرنے کے لئے وہ ضرور تدبیریں بھی نکالے گا اور طاقت بھی بخشے گا۔ اور وہ
ہم کو چھوڑے گا جب تک کہ ہم اس کی مرضی کے مطابق پاک اور بے عیب
نہوں۔ جو ہم کو بالکل پاک ہونے کے لئے چاہتا ہے "وہ چاہتا ہے" اور وہ
ایسا ہی کرے گا (آیت ۲۹) خدا نے یہ وعدہ ارادہ کیا ہے کہ نئی آدم جس

ہونے اس سے محبت رکھے۔ اسے میں کسی قوم کے بیوں ہوں سب اس کے
بچے خداوند میرے مسیح کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بیت سے بھائیوں یا بہنوں
جیسے سرور میں ۲۸: ۱۰-۱۱۔ اس کا بیٹا بالکل پاک اور بے عیب
تھا۔ سو چنے اس کے ہیں وہ رختہ رختہ پاک بننے چاہیں گے اور
آخر کو ان میں کسی طرح کی کسر یا کمی یا عیب نہ ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے
کہ مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے
مرگ سے حوالے کر دیا تھا تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور
صاف کر کے مقدس بنائے۔ افسی ۵: ۲۶ و ۲۷ +

۲۔ اپنے کسی بھائیوں کے لئے دعا کرتا۔ خاص کر اپنے پاس باؤں
جسٹس دول اور کلیسیا کے بیٹوں اور انجیل کے پیشواؤں کے بھائیوں کے لئے دعا کرتا
ہر کسی پر مشتمل ہے۔ اسی طرح سے ہم ایک دوسرے کو برکت پہنچاتے
ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے پڑھنا اپنے کسی بھائیوں کے لئے دعا کرتا
کیا کرتا تھا کہ اسے بھائیوں جیسے واسطے دعا مانگو (آیت ۲۵)۔ کون
تلا سکتا ہے کہ پولس کو کتنی طرح سے بڑی کتنی سی بھائیوں کی دعا
کے جواب میں تھیں۔ اسے پڑھتے داتے کلیسیا کا ہر پاس بان۔ اور انجیل
کا ہر پیشوا اور ہر مسلمان اور ہر جماعت کی نیچاریت کا ہر شریک
پولس کے الفاظ میں ہم سے بھی دعا کرتا ہے کہ اسے بھائیوں جیسے
دعا مانگو۔ کیا آپ روز بروز اپنی دعاؤں میں کلیسیا کے کل خادموں کو نام بنام
خدا کے سامنے پاؤں کر رہے ہیں؟

۳۔ خدا کا کلام جس کو مسیح کے شاگرد پاک نوشتے کئے ہیں وہ نام دنیا
کے لوگوں کے لئے انجیل سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ کلام ہر ایک قوم

کے لوگوں کو دیا جاسے۔ (آیت ۲۰)۔ یہ دوسرا چاہئے کہ ہاں خدا کا کلام سب لوگوں کے لئے تو ہے مگر اس میں کتنی جگہوں پر ایسی گہری اور مشکل باتیں پائی جاتی ہیں جو کہ سمجھنے سے باہر ہیں اور جب تک کہ آسمان توں باتوں کو نہ کہولیں تو ان کا پڑھنا بے فائدہ ہے۔ اور اس مشکل کا کیا خدا کر کے خدا کا کلام عام لوگوں میں نہ پائی جاسے۔ یہ خیال غلط ہے۔ اس لئے کہ خدا کا کلام آپ ہی مطلق اور دل کو روشن کرتا ہے۔ اور جیسے وہ اپنی خودی کا نام ہی کو مشاہدتی ہے ویسے ہی خدا کا کلام دل کی تائید کی گود کرنا ہے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بغیر پاک کلام کی روشنی کے دل وادب کیا جاسکتا ہے۔ یہ جو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو خاص و سہلہ خدا کی پہچان حاصل کرنے کے لئے مقرر ہے وہ خدا کا کلام ہے۔ اس کو چھوڑ کر کسی اور طرح سے خدا کی پہچان یا حق شناسی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ خدا کے کلام میں چند جیسے عالموں کے لئے اور چند عام لوگوں کے لئے ہیں۔ جیسے روشنی اور پانی سب لوگوں کے لئے ضروری ہیں چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے اور خواہ کسی دوسرے کے کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح سے خدا کا کلام سب قوموں کے لئے ضروری ہے لہذا وہ کسی سے دینے نہ کیا جائے بلکہ سب کو دیا جائے۔ خدا کا کلام "ایک چرخ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے" جب تک کہ نہ چمکے اور چمکے کا شمار اعتبار نہ دلوں میں نہ کہے تو نہ نظر آئے گا۔ ۱۰: ۱۰۔ مسیح کی یہی کلیسیا کا یہ ایک نشان ہے کہ وہ اپنے ہر شریک کو خدا کا کلام سنائی اور سکھائی اور سمجھائی ہے۔ خدا کے ہم جس دوسرے کا یہ خط ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس میں ہر مہر کے لئے ایسی تعلیم و تفسیر پیش کی جاتی ہے کہ کوئی اس کے چمکنے اور چمکنے سے محروم نہ ہو جائے۔

اور اس امید اور مراد کے کہ میرے سبھی بھائی اس کے مستحق ہیں طرح سمجھ سکیں اور روحانی فائدہ اٹھاویں میں نے اس کی پر تفسیر کی ہے۔ اب میں تمہیں خدا اور اس کے مقصد کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری عزتی کر سکتا ہے۔ اور سارے مقاصد میں شریک کر کے ترقی دے سکتا ہے۔ اعمال ۲۰: ۳۲

تمام شد

مطبوعہ سن پریس الہ آباد